پھول

مصنفہ

لالہ دیوی دیال صاحب

جس کو

میسرز اے چند اینڈ کو بک سیلرز اینڈ پبلشرز دہلی نے طبع و شائع کیا

سنہ ۱۹۰۳ء

در مطبع امپیریل بک ڈپو۔ دہلی۔ بحسن اہتمام
لالہ جیونعل صاحب مہتمم کارخانہ طبع گردید

بار اول — تعداد جلد ۱۰۰۰ — قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک

Great Eastern Hotel Company
Calcutta.

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی۔ کلکتہ

یہ کارخانہ انگلستان کے مشہور و معروف سوداگرانِ تخم میسرز سٹن اینڈ سنز
کے کارخانہ کے پھولوں اور ترکاریوں وغیرہ کے بیج فروخت کرتا ہے۔
میسرز سٹن اینڈ سنز نے بیجوں کی تجارت میں بڑا بھاری نام پیدا
کیا ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کے تخم بہم پہنچانے کی وجہ سے اُنکی شہرت دُنیا کے
تمام حصّوں میں پھیل گئی ہے۔ بیجوں کی عمدگی کی بناء پر اس نامی گرامی
کارخانہ کے مالکوں کو فرمانروائے سلطنت انگلشیہ کی جانب سے ایک
خاص شاہی سند عطا ہوئی ہے۔ مندرجۂ عنوان گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی
کلکتہ صرف میسرز سٹن اینڈ سنز کے کارخانہ کے بیج فروخت کرتی ہے۔ ہر ایک
پھول۔ ترکاری اور مصالحہ کے بیج ایسی ڈبیوں میں بند کیئے جاتے ہیں کہ
جن میں ہوا کا بالکل گذر نہو سکے۔ محض اس غرض سے کہ بیجوں کی اصلی
طاقت اور قوتِ نمو بدرجۂ غایت قائم رہے۔ فہرستِ تخم اور خریداری تخم کی
فرمایشیں انگریزی میں ذیل کے پتہ پر ارسال کرنی چاہئیں۔

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی۔ کلکتہ

پودوں سے وہ آشنا تھے۔ پھولوں کو وہ کیونکر استعمال میں لاتے تھے اور کس کس تقریب میں پھولوں کی موجودگی لازمی سمجھی جاتی تھی۔ غرضیکہ پھولوں کا شوق اور اُن کی قدر دانی شائستگی کا ایک بدیہی خاصہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ فی الحقیقت ہر ایک قوم کے مذاق اور علمِ ادب پر پھولوں کے علم اور اُلفت کا نمایاں اثر ہوتا ہے اِس لئے پھولوں کو تہذیب و شائستگی کا جُزوِ اعظم کہنا بیجا نہیں ہوگا ✦

پھولوں کا علمِ ادب پر اثر اور اقتدار

یہ ایک امرِ مُسلّمہ ہے کہ کسی مُلک کے اقبال یا ادبار عُروج یا زوال کا باعث زیادہ تر اُس مُلک کا لٹریچر (علمِ ادب) ہوتا ہے۔ اگر کسی مُلک کے علمِ ادب میں بھدّی اور بُری باتیں پائی جاوینگی تو لازمی ہے کہ اُس کا اثر اُس مُلک کے باشندوں پر ویسا ہی ہو اور اُن کے خیالات بھی بیہودہ اور نکمّے پائے جاویں۔ دُوسری بات یہ ہے کہ لکھنے والوں کی جودتِ طبع یا زورِ قلم اُسوقت دیکھا جاتا ہے جبکہ وہ کسی قُدرتی نظّارے کو الفاظ کے ذریعہ پیش کرتے ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ علمِ ادب کی خوبصورتی اور طاقت اسی میں دیکھی جاتی ہے کہ اِس کے الفاظ ہر ایک قُدرت کے کارخانہ کی ہُوبہُو تصویر کھینچ سکیں اور ہر ایک قُدرتی شے کے طبعی خواص و فوائد اِس طرح سے منضبط اور منسلک کرسکیں کہ پڑھنے والے اُن کی ماہیئت سے بخوبی آگاہ ہوسکیں۔ قُدرتی نظاروں میں سب سے زیادہ حصّہ دشت و کوہسار۔ باغ و راغ گُل و گلزار اور آب رواں کا ہوتا ہے۔ ان کو

کبھی الفاظ کے ذریعہ بعینہٖ دکھایا نہیں جا سکتا جب تک کہ لکھنے
والوں کو پھولوں کا علم اور ان سے مَس نہو اور یہ بات کسی کو
اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ابتدا سے اِس
جانب میلانِ طبع نہو کسی فن کی جانب میلانِ طبع یا تو موروثی ہوتا
ہے یا اُس فن کے ماہروں کے ساتھ ربط و ضبط کے باعث۔ یا
اُس فن کے علمِ ادب کے مطالعہ سے اُس فن کے ساتھ طبیعت
کی وابستگی ہو جاتی ہے۔ بہر نوع یہ تجربہ اور مشاہدہ میں آیا ہے کہ علمِ
ادب کا طبیعت پر بہت زیادہ اور دیر پا اثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور
پر دیکھئے آج کل اہلِ یورپ میں پھولوں کا شوق کمال درجہ پایا جاتا
ہے۔ نتیجہ کیا ہے؟ علاوہ گورنمنٹ کے محکمۂ زراعت و باغات کی
رپورٹوں۔ رسالوں اور کاغذات کے جو کثرت سے شائع ہوتے رہتے
ہیں کثیر التعداد اخبارات رسالجات اور کتابیں اشاعت پذیر ہوتی رہتی
ہیں۔ مختلف اقسام کے پھولوں کی جداگانہ انجمنوں کے معمولی یا سالانہ
جلسوں میں بڑے اعلےٰ درجہ کے مضامین پڑھے جاتے ہیں جنہیں لوگ
بہت غور سے سنتے ہیں اور بعد میں وہ اُس انجمن کے رسالہ کو زیب
دیتے ہیں۔ ایک ایک پھول پر کئی کئی کتابیں نکلتی رہتی ہیں۔ اِس قسم
کے لٹریچر (علمِ ادب) کی اشاعت کا اُن ممالک کے تمام باشندوں کے
مذاق پر کم و بیش اثر پایا جاتا ہے۔ یعنی پھولوں کی کاشت پہ وہ لاکھوں
کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہیں اور پھولوں کی قدر دانی میں کوئی دقیقہ

فروگزاشت نہیں کرتے۔ زبان سنسکرت میں نظم و نثر لکھنے والے
حقیقت قدرتی نظاروں کو جس کمالیت کے ساتھ پیش کرتے ہیں
تعریف محال ہے۔ تشبیہات و استعارات بالکل قدرتی اور عین موزوں
ہوتے ہیں۔ معتبر ذرائع سے سُنا گیا ہے کہ سنسکرت میں باٹنی (علم
نباتات) کی کتابیں موجود ہیں۔ اس زبان کی کتب حکمت و طبابت
میں اکثر پھولوں اور پھلدار پودوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ سنسکرت کے
مختلف ڈراماز (ناٹکوں) میں کئی قسم کے خوشبودار اور خوشنما پھولوں،
بیلوں اور پست قامت پھولدار درختوں کا بیان آتا ہے مگر ان کے
انگریزی بالخصوص لاطینی نام تحقیق کر کے بالمقابل یکجا جمع کرنا آسان
کام نہیں ہے اور جب تک یہ بات حاصل نہیں ہوتی سنسکرت کے
علم نباتات کی فی زمانہ قدر و منزلت دو بالا نہیں ہو سکتی۔ میں نے
گُلِ گلاب کا سنسکرت نام کئی اصحاب سے دریافت کیا جن میں کاشی
کے پڑھے ہوئے پنڈت بھی تھے مگر وہ کچھ نہیں بتا سکے۔ اس سے ظاہر
ہے کہ سنسکرت دانوں کی اس جانب اِس وقت کس قدر توجہ ہے
ہندی بھاشا کی نظم و نثر میں بھی بلاشک قدرتی نظارے انتہا درجہ
صداقت اور نزاکت کے ساتھ دکھائے جاتے ہیں مگر اِس نازک خیالی اور
شیریں زبانی کا باعث یہ ہے کہ ہندی بھاشا کا دار و مدار سنسکرت پر
ہے اور اُس کا طرزِ بیان بہت کچھ سنسکرت سے مُشابہ ہے۔ بظاہر
یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت اور ہندی کی نظم و نثر لکھنے والوں کو

شاید بیلیں اور آبی پھول اور پودے زیادہ پسندِ خاطر تھے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کا یہ اکثر ذکر لاتے ہیں اور ان کی تشبیہات میں بھی غضب کرتے ہیں۔ انسان کے دل کو کنول سے تشبیہ دینے سے صاف ظاہر ہے کہ اُن کے مشاہدہ کی چشم کس قدر واقف تھی اور وہ جذباتِ دل کو کیسی اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔ میں نے ہندی کی بہاریہ اور موسمِ برسات کے گیتوں کو غور سے سُنا ہے اور اُن سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہندی کے معمولی شاعروں کو بھی قُدرتی نظاروں کے باندھنے میں سادگی قدم قدم پر مدِّ نظر رہتی ہے۔ یعنی نیرنگئ قُدرت کو جس طرح سے وہ دیکھتے ہیں اُسی طرح سے موزُوں الفاظ کے ذریعہ ادا کر دیتے ہیں۔ یہی خاص سبب ہے کہ اُن کے کلام میں تاثیر اور لوچ ہوتا ہے۔ اور اس کے سُننے یا پڑھنے سے معاً اُس کا پرتو دل پر پڑ جاتا ہے۔ ایک پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ کئی ہندی شاعروں نے سری کرشن جی کی استراحت کے لئے نظم میں پھولوں کے بنگلے طیار کئے ہیں جن میں تمام سامانِ عمارت پھولوں کا دکھایا ہے۔ کسی بنگلہ میں ڈھائی سو اقسام کے پھولوں کے نام ہیں۔ کسی میں سو کسی میں پچاس قسم کے پھولوں کا ذکر آتا ہے۔ ایک بنگلہ پنڈت صاحب نے مجھے بھی دکھایا تھا اُس میں جامن کے ساتھ کیوڑا۔ املی کے ساتھ گل مہندی مدن بان کے ساتھ جوہی شریفہ کے ساتھ موگرا اور گلاب کے ساتھ کروندا شامل کر دیا گیا ہے۔ اِس بنگلہ کے پڑھنے سے یہ تو

پایا جاتا ہے کہ یہ شاعر صاحب کچھ پھولوں کے پودوں کے نام جانتے تھے اور بعض درختانِ چوب - چند آرایشی اور میوہ دار اشجار سے بھی آشنا تھے - مگر شاید بری نباتات کی ترتیب اور فنِ عمارت میں مشّاق نہیں تھے ورنہ یہ خیال فرماتے کہ جس بنگلہ کی دیوار کروندوں کی ہوگی اُسمیں داخل یا بر آمد ہوتے ہوئے یا تو جسم میں کانٹے چبھینگے یا کپڑے پھٹینگے - زبانِ عربی میں مجھے اب تک ایسی نظم و نثر سُننے کا اتفاق نہیں ہوا جس میں باغات اور پھولوں کی کیفیت جیسی کہ چاہیئے بیان کی گئی ہو - یہ میں جانتا ہوں کہ عربی کا طرزِ بیان ایک خاص قسم کا ہے اور قدرت نے ریگستانِ عرب میں ایسے سامان بھی مہیّا نہیں کیئے ہیں کہ جن سے وہاں کے شعراء یا علماء کو اس جانب توجّہ کرنے کا موقعہ ملتا - فارسی زبان میں البتّہ قدرتی نظّاروں اور بالخصوص گُل و گلزار کی اصلی کیفیت موزوں الفاظ کے ذریعہ دکھانے کی بہت زیادہ قدرت پائی جاتی ہے - اور اِس مقدور کا ظہور فارسی نظم میں قابلِ تعریف ہوتا ہے - اگرچہ بعض مقامات میں اعتدال سے زیادہ تشبیہات - استعارات اور مُبالغہ سے کام لیا جاتا ہے - اور اکثر اچھی چیزوں کے ساتھ بُری چیزوں کو شامل کر دیا جاتا ہے - مگر تاہم اِس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اہلِ فارس قدرتی عطیّات کا استعمال اور پھولوں اور سبزہ سے حظّ حاصل کرنا جانتے تھے - مُلکِ ایران میں پانی کی تراوت اور آب و ہوا کی

موافقت کے باعث ہر قسم کی نباتات کثرت سے پیدا ہوتی ہے
ایسی حالت میں قدرتی امر ہے کہ اس بے بہا انعام الٰہی کا شکرو
اہل ایران کے دلوں میں پایا جاوے اور اُن کا مذاق خشک علاقوں
یا ریگستان کے باشندوں کی نسبت نہیں ہو۔ فارسی کی نظم و نثر میں
خصوصاً لطافت اور رنگینی زبان اُس جگہہ پائی جاتی ہے جہاں
لب جو۔ کنارِ آب۔ موج دریا۔ گلگشت چمن۔ گل و بلبل۔ سرو و قمری۔
سیر سبزہ۔ ابر۔ گلزار یا دامن کوہسار کا ذکر آتا ہے۔ اہل ایران
موسم بہار یا برسات میں اُس شخص کو خواہ وہ کیسا ہی عابد اور
متقی ہو خشک مزاج اور مُردہ دل سمجھتے تھے جو ان موسموں کے لُطف
سے بے خبر رہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شعر سے میرے بیان کی پوری پوری
تصدیق ہوتی ہے:۔

صوفی از صومعہ بگو خیمہ بزن در گلزار۔ وقت آن نیست کہ در خانہ نشینی بیکار

بس میری رائے میں اگر اہل ایران کے مذاق میں کچھ نقص ہے تو صرف
یہی کہ وہ اکثر پاکیزہ اشیاء کے ساتھ ممنوعات اور مکروہات کو بھی شامل
کر دیتے ہیں۔ مثلاً سبزہ کے ساتھ شراب و چنگ۔ آب رواں کے ساتھ
رُخِ نگار۔ گُل لالہ کو دیکھکر جام شراب کی یاد آوری۔ سنبل کو دیکھکر
ایک فرضی دلربا کی زلفوں کے تصور میں پیچ و تاب کھانا۔ گُلِ نرگس
کو ملاحظہ فرما کر کسی ذہنی شوخ کی چشم کے قصوں سے خواہ مخواہ بیمار
بنجانا۔ قطراتِ باراں کو قطرات مے دو آتشہ قرار دینا۔ علےٰ ہذا یہ مذاق اس

امر کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ جذبات لطیف کے ساتھ جذباتِ غلیظ آمیز کر دینے میں ذرہ عار نہیں سمجھتے تھے۔ فارسی کی نظم و نثر کے مطالعہ سے میں بطورِ خود یہ نتیجہ نکالا ہے کہ فردوسی۔ حافظ۔ سعدی اور نشاط وغیرہ کے زمانہ میں مندرجۂ ذیل پھول ضرور زیرِ کاشت تھے:۔
گلاب۔ یاسمن و یاسمین (اقسامِ چنبیلی) نیلوفر۔ بنفشہ۔ گل لالہ (پوست) سنبل و ریحان۔ نرگس۔ سوسن۔ بید مشک۔ صد برگ۔ (گیندا۔ ہزارہ) گل گاؤزبان۔ جہاں تک غور کیا جاتا ہے مختلف استعارات کے ساتھ انہیں کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ گو ایرانی شعراء میوہ دار اشجار کے پھولوں مثلاً گلنار و گل نارنجی کو بھی اپنے کلام میں لاتے ہیں۔ مگر اسوقت مجھے اِن سے بحث نہیں ہے۔ اردو زبان پر عربی کی نسبت فارسی کا بدرجہا زیادہ اثر پڑا ہے لہذا اُردو کے مستند شعراء اور مشہور ناثر بہاریہ یا گلشن کے ضلع میں قریب قریب اُنہیں تمام پھولوں کو لاتے ہیں جنہیں اہلِ ایران نے اپنے کلام میں لیا ہے۔ اِس طریق سے انحراف کرنا وہ بدعت سمجھتے ہیں۔ البتّہ زمانۂ حال میں زبانِ اُردو کو بہت کچھ وسعت اور رفعت حاصل ہوئی ہے اور کہیں کہیں نئے پھولوں اور نئے بیلدار پودوں کا بھی اشعار اور نثر میں ذکر ہوتا ہے مگر فی الجملہ یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ اِس صیغہ میں کوئی نمایاں یا قابلِ تذکرہ ترقی ظہور میں نہیں آئی۔ اب رہی زبانِ انگریزی سو اِس کا کہنا کیا ہے۔ جو

قدرت اس وقت اِس زبان کو ارضی و سماوی اشیاء کی الفاظ
میں عکسی تصویریں کھینچنے کے بارہ میں حاصل ہے وہ اِسی کا
حصّہ ہے۔ چند روز ہوئے ہیں ایک انگریزی کتاب موسومہ
"دی ویلی آف کشمیر" (وادیٔ کشمیر) مصنّفۂ جناب والٹر آر
لارنس صاحب۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق مہتمم
بندوبست ریاست جمّوں و کشمیر پڑھ رہا تھا۔ اِسکے شروع میں
مصنّف نے وادیٔ کشمیر کے پہاڑوں۔ مرغزاروں۔ دریاؤں چشموں
جھیلوں۔ میدانوں۔ جنگلوں۔ پھولوں۔ برف اور درختوں وغیرہ کی
صبح و شام کی کیفیت دکھائی ہے۔ بیان نہیں کیا جا سکتا کہ
اس میں کیسا کمال کیا ہے۔ جنہوں نے کبھی وادیٔ کشمیر کی
صورت بھی نہیں دیکھی اُن کی آنکھوں کے آگے بھی پڑھتے وقت
وہ سماں ہُو بہُو آجاتا ہے۔ اسی طرح جہاں کسی مقام کا حال
لکھا ہے بس ذرّہ ذرّہ اُس کا قلمبند کر دیا ہے۔ اب اندازہ لگایا
جا سکتا ہے کہ جب ایک مہتمم بندوبست کی قلم میں اِس درجہ
زور اور گویائی ہے تو اس زبان کے ذی رُتبہ مصنّف اور شاعر
کیا طلسم نہیں کرتے ہونگے۔ ہر سال پہاڑوں اور جنگلوں سے
شب و روز کی تلاش اور جستجو سے نئے پودے اور درخت سرکاری
محکمہ جات نباتات میں آتے رہتے ہیں۔ نام رکھنے اور داخلِ
کُتبِ نباتات کرنے کے لئے انہیں عالمانِ علمِ نباتات کی خدمت

میں بھیجا جاتا ہے۔ جب وہ انکا از رُوئے علمِ نباتات الفاظ میں مُرقع کھینچتے ہیں تو کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتے۔ ایک ایک پودے کے پتّوں کی رگوں اور تاروں تک کو پوست کندہ دکھا دیتے ہیں۔ اسی طرح سے جہاں انگریزی کے اعلےٰ درجہ کے ناولوں میں کسی چمن فضا پہاڑ۔ میدان۔ کھیت یا باغ کا چربہ لفظوں میں اُتارا جاتا ہے وہاں اس زبان کی قوتِ بیانیہ دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ غرضیکہ میری رائے میں پھُولوں کے شوق کا علمِ ادب پر نمایاں اثر ہوتا ہے +

ہندوستان کے پھُول

قدیم سنسکرت کی کتابوں میں انواع و اقسام کے پھُولوں بیلوں اور آبی پودوں کے نام بلا شک پائے جاتے ہیں مگر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں زیادہ تر خود رو ہیں۔ بعض سنسکرت کی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ ہوا ہے مُترجموں نے اپنی کوشش اور تحقیقات سے اُن پھُولوں کے لاطینی اور انگریزی نام بھی دئیے ہیں جن کا اُن کتابوں میں موقعہ بموقعہ ذکر ہے۔ مگر میں عرصہ سے اِس تلاش میں ہوں کہ آیا سنسکرت میں کوئی ایسی کتاب بھی ہے جس میں کُلّیتاً اِس مُلک کے خود رو اور زیرِ کاشت پھُولوں کا بیان ہو۔ ابھی تک مُجھے کسی ایسی کتاب کا پتہ نہیں ملا لیکن یہ امر صاف عیاں ہے کہ ہمارے مُلک میں علاوہ دیگر اقسام کی نباتات کے ہزاروں قسم کے خود رو پھُول

مختلف پہاڑوں ۔میدانوں جنگلوں اور دریاؤں کے کنارے پائے
جاتے ہیں۔ان کے بوٹانیکل ۔ سائنٹفک یا لیٹن (لاطینی)
نام تو علم نباتات کی انگریزی کتابوں میں پائے جاتے ہیں مگر انکے
سنسکرت نام بھی شاید کسی کتاب میں ہوں ۔ کم از کم مجھے اس کا کچھ
حال اسوقت تک معلوم نہیں ہے ۔خود رو پھولوں کے مقامی نام
تو بہت کچھ ملتے ہیں مگر یہ سراسر بے معنی اور گمراہی ہوتے
ہیں۔ یہ نام یہاں تک محدود ہوتے ہیں کہ ایک مقام سے دس
بارہ کوس نکل کر یہ بالکل اجنبی ہو جاتے ہیں ۔ اس طرح سے
سنسکرت کی بعض کتابوں میں جن پھولوں کی نسبت یہ ثابت ہوتا
ہے کہ وہ اُس زمانہ میں زیرِ کاشت تھے اُن کا حال بھی جیسا کہ
چاہیئے اس زمانہ میں معلوم نہیں ہوتا مثلاً کیتکی اور سیوتی اور
سوم لتا پُرانے زمانہ کے بہت مشہور پھول اور بیلیں ہیں ۔اسوقت
اکثر اصحاب کا یہ خیال ہے کہ کیتکی اور سوم لتا دونوں معدوم ہو گئی ہیں
کہیں پائی نہیں جاتیں ۔ اصل سیوتی بھی نایاب ہے ۔میں نے
اس بارہ میں باقاعدہ تحقیقات شروع کی اور نتیجہ سے مجھے بھی
کسی قدر حیرانی ہوئی ۔ عالمانِ علمِ نباتات ان کے نام قرار دینے
میں باہم اختلاف ظاہر کرتے ہیں ۔سیوتی کا نام ایک صاحب
روزا گلین ڈیولی فے را بتاتے ہیں ۔ دُوسرے کری سن تھی
مم کاروئے ری ام اور تیسرے سال وی آران ڈمی کا ۔

یعنی ایک اسے گلاب کی ایک قسم ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے
گُل داؤدی کی ایک قسم اور تیسرے ایک اور قسم کے پھول
کی ایک نوع۔ کیتکی کا نام ایک عالم علم نباتات نے مجھے لکھا ہے
کہ علم نباتات کی صرف ایک کتاب میں پایا جاتا ہے اور وہاں اسے
ان کمے ریا پے ڈی سل مے ڈا کے نام سے نامزد کیا گیا ہے
دوسرے صاحب اسے پین ڈے نس یعنی کیوڑہ کی ایک قسم
بتاتے ہیں۔ سوم لتا کو ایک ماہر علم نباتات سار کاسٹی بی ما
ایسی ڈم فرماتے ہیں اور دوسرے اسی علم کے فاضل کچھ اور۔
کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے ایک کاشی کے پڑھے ہوئے پنڈت صاحب
سے دریافت کیا کہ سنسکرت کی کئی کتابوں میں خاص خاص تقریبات
پر سوم لتا کے عرق پینے کی ہدایت ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ
سوم لتا کیا شے ہے؟ انھوں نے معًا جواب دیا کہ سوم لتا گلو
کو کہتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ پنڈت صاحب سوم لتا کے
معنی کہاں تک سمجھتے ہیں۔ یہ درحقیقت افسوس کی بات ہے
کہ جن پھولوں اور بیلدار پودوں سے ہمارے بزرگوں کو خاص شوق
تھا آج ہم ان کا نام و نشان بھی نہیں جانتے۔ میں نے سہارنپور
اور کلکتہ کے باغات سے دریافت کیا کہ آیا کیتکی یا سوم لتا کے
پودے مل سکتے ہیں مگر جواب نفی میں آیا۔ اگر ہم متواتر کوشش
اور تلاش و تجسس سے ان تمام پھولوں کی کاشت کو از سر نو

رائج کر سکیں جن کی پہلے یہاں کاشت ہوتی تھی اور اب وہ عام طور پر پائے نہیں جاتے تو یہ ایک تعریف کے قابل کام ہوگا۔ مگر یہ کام سہل نہیں ہے۔ اِسکے لئے لائق اشخاص چاہئیں نیز روپیہ اور وقت درکار ہے۔ علمِ نباتات کی بڑی بڑی ضخیم کتابوں کو غور سے مُطالعہ کرنا پڑیگا۔ بعض بعض کتابوں کی ضخامت پانچ پانچ ہزار صفحوں کے قریب ہے۔ ایک عالِم علمِ نباتات نے کلکتہ سے مجھے لکھا ہے کہ اگر صِرف ہندوستان کے خود رو پھولوں پر ہی موجُودہ علمِ نباتات کی کتابوں کو پڑھا جاوے تو پچاس ہزار صفحوں کا مُطالعہ کرنا ضرُوری ہو گا۔ علاوہ ازیں صدہا سنسکرت کی کتابوں کی چھان بین لازمی ہوگی۔ اور یہ تمام محنت اُس وقت کار آمد ہوگی جبکہ اُن پھُولوں کو بھی حالتِ گمُنامی سے نکال کر زیبِ باغات کیا جاوے۔ اِس امر کے ثبوُت میں کہ اِس وقت خاص اِس مُلک کے پھُولوں سے قطع نظر کر کے ممالک غیر کے پیوندی پھُولوں وغیرہ کی بہُت زیادہ کاشت کی جاتی ہے میں جناب لنکاسٹر صاحب سکریٹری اگیری کلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا۔ کلکتہ۔ کی ایک چٹھی میں سے جو اُنھوں نے مجھے لکھی تھی ایک فقرہ کا لفظی ترجمہ کر کے کتاب ہذا کو ناظرین کے مُلاحظہ کے لئے پیش کرتا ہوں:-

"ہندوستان کے بہُت کم درختوں۔ آرایشی اشجار اور بیلدار

پودوں کی اِس وقت کاشت کی جاتی ہے۔ زیادہ تر توجہ ممالکِ غیر کے پودوں کی جانب پائی جاتی ہے۔ حالانکہ کثیر التعداد ہندوستانی اشیاء اِس قابل ہیں کہ اُن کی کاشت کی جاوے،،

یہ رائے ایک عالمِ علمِ نباتات کی ہے جنہیں شب وروز پھولوں اور انواع و اقسام کے درختوں وغیرہ کی کاشت سے واسطہ رہتا ہے۔

ہندوستان کا زمانۂ سلف اور پھول

عالمِ علمِ نباتات جناب ایچ سنٹ جان جیکسن صاحب اڈیٹر رسالۂ انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ۔ کلکتہ۔ نے تھوڑا عرصہ ہوا اپنے بیش بہا رسالہ میں یہ تحریر فرمایا تھا کہ "جس زمانہ میں اہلِ انگلستان وحشیانہ طور پر درختوں کے اوپر اپنے ایام بسر کرتے تھے اُس زمانہ میں فنِ چمن بندی ہندوستان میں درجۂ کمالیت کو پہنچا ہوا تھا،،۔ اِس رائے کے صحیح اور بجا ہونے میں ذرہ شُبہ نہیں ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ اِس وقت اہلِ ہند کی جیسی کچھ توجہ فنِ چمن بندی کی جانب ہے اُسے مدِ نظر رکھکر یہ امر مشکل سے قیاس میں آتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ سلف جنکے وہ تھے خلف اُن کے یہ ہیں۔ ایک فرحت باغ میں سالہا سال سے صبح کے وقت روز مرہ میں سیر اور تفریح طبع کیلئے جایا کرتا ہوں وہاں مجھے یورپین افسروں کے بچے ملا کرتے ہیں کبھی کبھی اُنسے

گفتگو کا اتفاق ہوتا ہے۔ فنِّ چمن بندی کے متعلّق اُنکی معلومات
کو سُنکر بڑی حیرانی ہوتی ہے مگر در اصل یہ حیرانی کی کوئی بات
نہیں ہے اُن کی مائیں اُنہیں اپنے ساتھ باغ کی سیر کرایا کرتی
ہیں اور اثنائے سیر میں بہت سے پودوں اور پھولوں کے نام
اور اُن کے متعلّق کئی باتیں بتا دیا کرتی ہیں۔ یہی باعث ہے
کہ شروع سے اُنہیں اِس فن سے دلی شوق پیدا ہو جاتا ہے۔
اب اِن یورپین اصحاب کے بچّوں کا مُقابلہ ہمارے اعلیٰ درجہ
کے تعلیم یافتہ اصحاب سے کیا جاوے تو تفاوت دیکھا جاسکتا
ہے کہ کہاں سے کہاں تک ہے۔ اگر آپ تنخواہ بی اے۔ اور ایم اے
اصحاب کو کسی باغ میں لے چلیئے اور اُنسے فن چمن بندی یا نخلبندی
پر سلسلۂ سخن آغاز کیجیے۔ شاید اُنمیں پانچ سات اصحاب ایسے نکلیں کہ
جنہیں کچھ تھوڑا بہت سُنا سُنایا حال معلُوم ہو یا شاید دو چار ایسے
خوش مذاق اُن میں ہوں کہ اِس گفتگو کو شوق سے سُنیں
ورنہ باقی ایسے ہونگے کہ ایک چکّر لگا کر باغ سے باہر نکل جاوینگے
زمانۂ سلف کے رؤساء و اُمراء کے عالیشان محلوں اور بنگلوں کی کیفیت
اور عام دُنیا دار آدمیوں کے طرز تمدّن اور طرزِ معاشرت کو پُرانی
کتابوں میں پڑھنے سے یہ پایا جاتا ہے کہ اُس زمانہ میں وسیع
عمارات کے ساتھ فرحت باغ اور ایک معمولی مکان کے ساتھ چھوٹی سی
پھلواڑی لازمی تھی۔ گھر کی پھلواڑی کی خبر گیری زیادہ تر عورتوں اور

بچّوں کے حصّہ میں آیا کرتی تھی۔ وہی صبح و شام آبپاشی کیا کرتے تھے اور وہی بقدرِ ضرورت پھول توڑ کر بطریق موزوں مصرف میں لایا کرتے تھے۔ اب تک یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہماری ہر ایک مذہبی اور مجلسی تقریبات پر پھولوں کا ہونا ضروری اور مُبارک سمجھا جاتا ہے اور سب سے آخری منطقی دلیل یہ دی جا سکتی ہے کہ تہذیب و شائستگی اور پھولوں کا شوق لازم و ملزوم ہیں اگر زمانۂ سلف میں ہندوستان میں تہذیب و شائستگی کا ہونا امرِ مسلمہ ہے تو پھولوں کا شوق بھی امرِ مصدّقہ ہے +

زمانۂ حال میں پھولوں کا شوق اِسوقت یہ بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں سوائے خاص خاص مقامات کے ہر جگہہ لوگوں کو پھولوں کا شوق نہیں ہے اور نہ وہ ان کی مُناسب قدر و منزلت جانتے ہیں۔ پھولوں کا شوق میں اُسے نہیں سمجھتا کہ شام کے وقت سیرِ بازار میں کسی گُل فروش سے پیسہ دو پیسہ کے موگرے یا جُوہی کے ہار اور گجرے لیکر زیبِ گلو کرلیئے یا کلائی میں لپیٹ لیئے یا دو چار پھولوں کے غُنچے اور خُوبصورت پتّوں کا ایک چھوٹا سا گلدستہ بنا کر بوتام کے سُوراخ میں اٹکا لیا۔ پھولوں کا شوق اُنکو ہوتا ہے جنہیں پھولوں سے رُوحانی وابستگی ہوتی ہے ایسے اصحاب پھولوں کو دیکھکر صانعِ حقیقی کی قُدرت پر صدق دل سے فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ پھولوں کی موجودگی سے اُن کے دل کو

سرور حاصل ہوتا ہے۔ وہ ان کی کاشت میں زرخرچ کرتے ہیں وقت دیتے ہیں اور خود اِن کی غور و پرداخت کو مُقدّم سمجھتے ہیں۔ جو لوگ نا گفتہ بہ جلسوں اور صحبتوں میں شریک ہونیکے لئے پھولوں سے اپنے جسم کو آراستہ کرتے ہیں یا بُرے مطالب کے لیئے کسی جگہہ کی آرایش کے لئے پھولوں کو بھی طلب فرماتے ہیں وہ در اصل بہت زبُون کام کرتے ہیں۔ اگر ایسے اشخاص کی باطن کی آنکھیں کھلی ہوئی ہوں تو وہ دیکھیں کہ پھول اُن کے اِس جور و ظلم پر زبانِ حال سے فریاد کرتے ہیں۔ اِسکی مثال بجنسہٖ ایسی ہے جیسے کسی روشن ضمیر۔ نُورانی چہرہ عابد کی مُشکیں باندھ کر کسی ایسی صُحبت میں بٹھا دیا جاوے جہاں بد اعمال اور بے حیا جمع ہوں۔ شراب و کباب کا شغل جاری ہو اور فحش چیزیں گائی جا رہی ہوں جیسے اِس صورت میں اُس پارسا اور نیک مردِ کی حالت یکلخت تاریک ہو جاویگی اور موت سے بد تر عالم اُس پر طاری ہو جاویگا۔ اسیطرح سے پھولوں کا نقشہ ہے کارِ بد میں اُنہیں جبرًا شامل کرنا درحقیقت اُن پر انتہا درجہ جور و تعدّی کرنا ہے۔ میری رائے میں جو اشخاص درجۂ اخلاق سے گرے ہوئے اغراض و مقاصد کے لئے پھولوں کو استعمال کرتے ہیں اُنھیں ہرگز پھولوں کا قدر دان یا شائق نہیں کہنا چاہئے جن متموّل یا تعلیم یافتہ اشخاص کے مکانات یا کوٹھیوں میں

برائے نام باغیچہ ہوتا ہے اُن کے چند کمروں میں پھولوں کے گُلدستے بھی ہر روز دیکھے جاتے ہیں۔ اکثر اشخاص خوشبو یا اپنے کمرہ کی تزئین کی غرض سے پھولوں کے گُلدستے ڈالی کے طور پر بھی منگواتے ہیں۔ مگر میری رائے میں محض اسوجہ سے کہ اُنکے مکانات میں پھولوں کے پودے یا پھولوں کے گُلدستے پائے جاتے ہیں اُنہیں پھولوں کا شائق نہیں کہہ سکتے۔ یہ صحیح ہے کہ باغیچے اُن کے مکانات اور کوٹھیات میں ہوتے ہیں مگر وہ مہینہ میں ایک مرتبہ بھی اُنہیں نہیں دیکھتے کہ ان میں کیا ہے۔ کن اقسام کے پھول اِس وقت کِھلے ہوئے ہیں۔ کن اقسام کے مُرجھا گئے۔ پھولوں کی حیثیت کیا ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم نے پانچ سات روپیہ ماہوار کا مالی رکھا ہوا ہے وہ جانے اور اُس کا کام۔ سامنے گُلدستے رکھے ہوئے ہوں اُنہیں اتنی شناخت نہیں ہوتی کہ یہ وضعدار ہیں یا بد وضع۔ انمیں موزوں طریق سے پھولوں کا میل ملایا گیا ہے یا غیر موزوں طرح پھولوں کو باہم جکڑ دیا ہے۔ ہمارے مکانات میں تعمیر کے وقت بہت کم پھولوں کی کاشت کا التزام رکھا جاتا ہے۔ باوجود جگہہ ہونے کے اِن کا خیال نہیں کیا جاتا۔ گملوں میں پھولوں کی کاشت کی جانب توجہ نہیں کی جاتی۔ پھولوں کی نمائشوں میں ہم کوئی قابلِ تذکرہ حصّہ نہیں لیتے۔ نہ ہماری جانب سے معقول

تعداد میں انعام اور تمغے وغیرہ پیش ہوتے ہیں۔ نہ ہم دلی شوق سے بغرضِ مقابلہ پھول وغیرہ نمایشوں میں لیجاتے ہیں۔ جہاں اِن نمایشوں میں بڑے بڑے ذی حیثیت یورپین امراء اعلےٰ درجہ کے حکّام حتّٰے کہ لفٹنٹ گورنر۔ گورنر۔ اور حضور وایسرائے کشورِ ہند معہ اپنی خاتونوں اور لڑکیوں کے پانچ پانچ سات سات روپیہ کے انعام کے لئے مہینوں پہلے بڑی سرگرمی کے ساتھ طیّاریاں کرتے ہیں وہاں کسی کسی نمایش میں ہمارے مالی اپنی ڈالیاں یا بعض اقسام کے پھول لیجاتے ہیں۔ ان کی اصلی مُراد یہ ہوتی ہے کہ کچھ اپنی محنت کا معاوضہ انعام اکرام کی صُورت میں ملجاوے۔ شاذ و نادر کوئی مالی ہوگا جو انعام کے خیال کو نظر انداز کرکے اور اپنے شوق کو مُقدّم سمجھ کر پھول وغیرہ نمایشوں میں لیجاتا ہو۔ جہاں ممالکِ یورپ میں ہزاروں کاریگر مُختلف اقسام کے پھولوں کی نئی سے نئی قسمیں پیدا کرنے میں شب و روز مشغول رہتے ہیں اور اپنی محنت کا ثمرہ پُورا پُورا پاتے ہیں وہاں ہمارے ہاں اِس بات کا کسی کو شان و گمان تک نہیں ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یورپ میں درحقیقت پھولوں اور ترکاریوں وغیرہ کی ایک ایک نئی قسم کے پیدا کرنیوالے ہزارہا روپیہ چند ہفتوں کے اندر بآسانی کما لیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں پھولوں کے قدردان موجود ہیں۔ یہاں نئی اقسام پیدا کرنا تو درکنار۔ پُرانی

قسموں کو ہی نہیں جانتے۔ یورپ کے ہر ایک گاؤں۔ قصبہ اور
شہر میں۔ مردوں۔ عورتوں۔ بچّوں اور بوڑھوں کو پھولوں سے دلی
شوق ہوتا ہے اور وہ اپنے شوق کے پورا کرنے کے لئے اپنی آمدنی
میں سے گنجایش نکال لیتے ہیں۔ اگر کسی ضلع میں دس ہزار
اشخاص ایسے ہوتے ہیں جنہیں گُل گلاب سے خاص شوق ہوتا ہے
تو گلاب کی ایک نئی قسم پیدا کرنے والا یہ سمجھ لیتا ہے کہ
کم از کم آٹھ ہزار خریدار تو اشتہار دیتے ہی اُس علاقہ میں نکل
آوینگے۔ اگر وہ ایک روپیہ فی پودا بھی قیمت مقرر کرتا ہے تو اُسے
ہزاروں روپیہ کی آمدنی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے یورپ کے
ہر ایک حصّہ میں ہر ایک تقریب پر پھولوں کی موجودگی لازمی
سمجھی جاتی ہے۔ اگر لنچ کے طور پر پانچ سات اصحاب کو نقل ناشتہ
یا چاء ساتھ پینے کے لیئے بھی مدعو کیا جاتا ہے تو پھولوں کے
تازہ گلدستے پہلے مُہیّا کر لئے جاتے ہیں۔ یہاں بڑی بڑی
شادیاں ہو جاتی ہیں سوائے سہرہ یا دو ایک موقعوں پر معمولی
ہاروں کے پھولوں کا کسی کو خیال تک نہیں آتا۔ سہرے یا ہار
مالی اپنا حق لینے کے لئے لاتے ہیں۔ لہذا جہاں دیگر متعلقین
کو اُن کے حقُوق دیئے جاتے ہیں وہاں مالیوں کو بھی اُن کے
پھولوں کا معاوضہ دیدیا جاتا ہے۔ یہ ایک رسمی بات ہے۔ تقریب
شادی کی پھولوں سے رونق بڑھانے سے اِس امر کو کچھ سروکار

نہیں ہے۔ ایسے موقعوں پر ہار یا پھول ایک قدیم رسم پوری کرنے یا جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے صرف شگون منانے کے لیئے درکار ہوتے ہیں اُن کی حیثیت سے کچھ بحث نہیں ہوتی خواہ وہ دو دن کے مُرجھائے ہوئے ہوں یا بہت بھدّی طرح سے گوندھے ہوئے ہوں۔ یورپین اصحاب میں شادی کا تو کیا ذکر ہے اگر معمولی دعوت بھی ہوتی ہے تو دو دن پہلے گلدستے بنانے۔ کمروں اور میزوں کو پھولوں سے سجانے کے لیئے ایسی لیڈیاں انتخاب کی جاتی ہیں جنہیں اس فن میں کامل مہارت ہوتی ہے۔ موسم سرما اور بہار میں بالخصوص میں یہ دیکھتا ہوں کہ باغات میں یورپین لیڈیاں خود آتی ہیں اپنے سامنے خاص خاص اقسام کے پھول خاص ترکیب سے کٹواتی ہیں۔ اور اُنکی طیاری میں اپنے وقت کا بڑا حصّہ صرف کرتی ہیں۔ جلسہ کے موقعوں پر چونکہ شرکا پھولوں اور پھولوں کی چیزوں کے بڑے قدرداں ہوتے ہیں لہٰذا اُن لیڈیوں کو اپنے ہُنر کی پوری داد مِلجاتی ہے۔ ہر ایک اُنکی عقلمندی اور لطافت پسندی کی تعریف کرتا ہے اور ہمیشہ پھولوں اور آرایش کا اہتمام اُنکے ذمّہ کیا جاتا ہے۔ اِن امور میں اُنکی رائے مختتم سمجھی جاتی ہے۔ میںنے اِس بارہ میں غور کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ایسی مُمتاز لیڈیوں کو اپنی قدر و منزلت قائم رکھنے کے لیئے بہت کچھ اپنے دماغ پر زور دینا پڑتا ہے اور ہمیشہ کچھ نہ کچھ نئی بات اِس صیغہ میں نکالنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ موسم بہار میں میںنے دیکھا کہ ایک فوجی افسر کی میم صاحبہ کو ایک دعوت کے جلسہ

ہیں پھولوں کی آرائش کا اہتمام سپرد ہوا۔ انہوں نے میرے روبرو علاوہ
اور پھولوں کے پہین زہی کے پھول زیادہ کٹوائے۔ شاید دو ہفتہ
بعد پھر ایک جلسہ کے لیئے پھولوں کا کام انہیں کے تعلّق کیا گیا۔
اِس مرتبہ پھر میرے سامنے انہوں نے مالی کو ساتھ لیکر باغ میں
کئی چکّر لگائے مگر اُس وقت کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ حالانکہ
ہر قسم کے پھول کثرت سے کھلے ہوئے تھے۔ مالی نے بے ساختہ مگر
بڑے ادب کے ساتھ عرض کی کہ "حضور پچھلی مرتبہ آپ نے پہین زہی
کے پھول بہت سے تڑوائے تھے۔ اب بھی یہ پھول کچھ کم نہیں
ہیں" میم صاحبہ نے جواب دیا کہ کیا ہر ایک مرتبہ ایک ہی قسم کا سامان
آرایش ہونا چاہیئے" اِس سے صاف ظاہر ہے کہ انہیں اِس فن
میں ترقی کا کس درجہ خیال رہتا ہے۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے
ملک کی معزز خاتونیں بھی ہرگز اس فن میں ممالک غیر کی معزز خاتونوں
سے کمتر ثابت نہوں بشرطیکہ انہیں موقعہ دیا جاوے۔ مگر یہ موقعہ اُس
وقت تک ملنا محال ہے کہ جب تک ہمیں پھولوں کا شوق نہو۔
ہمارا مذاق پاکیزہ اور ہماری مجلسی حالت اصلاح پذیر نہو جاوے اِس
بارہ میں اِس موقعہ پر میں اپنے بعض ہموطنوں کے مذاق کا ذکر
کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بعض اوقات اپنے بھدّے مذاق کو ہی
مشہورِ عام نہیں کرتے بلکہ نا دانستہ اپنے ہموطنوں کی بھی سُبکی کا باعث
ہوا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حقیقی ماجرا پیش کیا جاتا ہے۔

مسنر آر ٹمپل رائٹ نے انگریزی میں ایک کتاب، چند اقسام کے پھولوں اور فرن وغیرہ کی کاشت پر لکھی ہے جس کی ہندوستان میں بڑی بھاری اشاعت ہوئی ہے۔ اِس میں واجب التعظیم میم صاحبہ نے ایک موقعہ پر یہ لکھا ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہندوستانی مالیوں کو اقسام فرن کی کاشت کا اہتمام سپرد نہیں کرنا چاہیئے۔ اِس کی وجہ وہ یہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہندوستانی صاحب میرے باغ میں تشریف لائے۔ اور میرے پھولوں کو دیکھکر بہت خوش ہوئے کمال تعریف کرنے لگے۔ مگر میری فرن کو دیکھکر یہ کہنے لگے کہ "آپ نے یہ کیا معمولی ساگ بھاجی لگا رکھی ہے۔ یہ ناحق کی سر دردی ہے" میم صاحبہ فرماتی ہیں کہ جب ایک شائستہ اور اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہندوستانی کا فرن کی نسبت یہ خیال ہے تو ایک جاہل مالی سے کیا خاک توقع کیجا سکتی ہے کہ وہ اِسکی کاشت میں توجہ کریگا۔ میری رائے میں جنھوں نے بلا تامل فرن کو ساگ بتا دیا۔ اگر انھیں یہ معلوم ہوتا کہ اہلِ یورپ فرن کو پھولوں سے کسی حالت میں کم نہیں چاہتے بلکہ بہت زیادہ اِسکی غور و پرداخت کرتے ہیں تو وہ ایسا فقرہ زبان سے نکالنے کی مبادرت نہ کرتے۔ بظاہر یہ بات تو کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ ایسی حرکت سے غیروں کے دلوں پر اِس ملک کے باشندوں کی بد تمیزی کا سکہ بیٹھ جاتا ہے ÷

پھولوں کا انسان کے اخلاق اور عادات پر اثر۔

اِس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ پھولوں کی کاشت یا پھولوں کے دیکھنے یا پاس رکھنے کا انسان کے اخلاق اور عادات پر کیا اثر ہوتا ہے۔ میں پہلے انگریزی کی ایک نظم کا ایک حصہ بجنسہ درج کرتا ہوں۔ ازاں بعد اِس کا خلاصہ مطلب عرض کیا جاویگا:۔

Gardening man's primeval work
Is a most blessed toil
It cheers a man,
Makes him kind hearted social, genial,
Forms a serene parenthesis from care,
And his whole nature raises and improves.

اِس انگریزی نظم کا مفہوم یہ ہے کہ چمن بندی انسان کا اصلی کام ہے اور یہ کام بہت ہی مبارک ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ انسان کو شاد اور بشاش کر دیتا ہے اور اُسے رحمدل۔ مہربان۔ ملنسار۔ خلیق اور خوش طبع بنا دیتا ہے۔ جس وقت وہ چمن بندی میں مشغول ہو جاتا ہے تو کم از کم اُسوقت کیلیئے دُنیا کے تردّدات اور تفکّرات سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اِس حالت میں اُس کے دل پر ایک قسم کی سنجیدگی آ جاتی ہے۔ اور اُس کی تمام خُو خصلتیں ترقی پذیر ہو کر اعلےٰ درجہ کی ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح سے سر ولیم ٹمپل صاحب کا قول ہے کہ:-

Gardening has been the inclination of kings, the choice of philosophers, the common favorite of public and private men, a pleasure of the greatest, and the care of the meanest, and indeed, an employment and a possession for which no man is too high, or two low"

Sir William Temple.

چمن بندی کی جانب بادشاہوں کی بھی رغبت رہی ہے اور حکماء
فلسفہ داں بھی اسے بہت پسند کرتے چلے آئے ہیں۔ مشہور و معروف
اور عوام کے رہبروں کو بھی یہ فن مرغوبِ طبع رہا ہے اور عام خانہ دار
اشخاص بھی اسے اُلفت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔ اُمراء و غُرباء
سب اِس سے فرحت حاصل کرتے ہیں غرضیکہ خواہ کوئی کتنا ہی بڑا
ہو یا چھوٹا ہو اس کام میں سب برابر ہیں۔

جن اصحاب کو پھولوں سے دلی شوق ہوتا ہے وہ علاوہ ان کی
ظاہری خوبصورتی سے محظوظ ہونے کے اِن سے رُوحانی سرور حاصل

کرتے ہیں۔اس حالت میں انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم پھولوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک ایک پھول اور پنکھڑی کی بناوٹ اور رنگ و بو میں وہ صانع حقیقی کے پرتو تجلّی کو تماشا کرتے ہیں اور صدق دل سے قائل ہو جاتے ہیں کہ انسان خواہ عمر بھر کوشش کرے غیر ممکن ہے کہ کسی پھول کی ایک رگ بھی طیار کر سکے۔ پھولوں کو دیکھ دیکھ کر وہ کیسے اعلےٰ درجہ کے اخلاقی سبق سیکھتے ہیں۔ بقول ایک انگریزی شاعر:۔

Not a tree
plant, a leaf, but contains
A folio volume, we may read and read
And read again, and still finding something new,
Something to please, & something to instruct
Even in the humble weed.

مطلب یہ ہے کہ ایک درخت کا تو کیا ذکر ہے۔ایک چھوٹے سے پودے بلکہ ایک ایک پتے پر ایک ایک صحیفہ لکھا ہوا ہے جسے چاہے ہم دو بارہ سہ بارہ پڑھیں پھر بھی ہمیں نئی سے نئی باتیں معلوم ہوتی چلی جاوینگی۔اِن میں سے بعض دل خوش کُن ہونگی اور بعض نصیحت آموز۔یہاں تک کہ ہم ادنےٰ خار و خس میں بھی یہ باتیں موجود پاتے ہیں +

اسی طرح سے ایک دانا کا مقولہ ہے کہ :-

If thou wouldest attain to thy highest, go look upon a flower what that does willessly that do thou willingly.

Schiller.

فی الحقیقت اگر ہم اشرف بننا چاہتے ہیں تو ہمکو پھولوں کی جانب غور کرنا چاہیئے۔ جو کام وہ عادتًا اور خاصیتًا کرتے ہیں وہی کام ہم ارادتًا کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ پھول اپنی طبیعت کے خاصہ کے مطابق اپنی خوشبو اور خوبصورتی سے سب کے دل کو شاد کرتے ہیں۔ مگر انسان بالعموم نیکی کے کام بھی اپنی کسی ذاتی غرض کو مدِ نظر رکھکر کرتا ہے۔ اِس کے برعکس پھول ہمیشہ بے غرضانہ اپنی ذات سے سب کو یکساں فیض پہنچاتے رہتے ہیں *

داناؤں نے اپنے تجربہ کی بناء پر رائے دی ہے کہ جن کو فنِ چمن بندی اور پھولوں سے دلی شوق ہوتا ہے وہ اپنے فرصت کے وقت کو سیرِ باغ اور اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ بُری صحبتوں اور گرے ہوئے مذاق کے آدمیوں سے اُنہیں خودبخود نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے لیئے سامان تفریح طبع ایسے تجویز

نہیں کرتے جو کسی پیرایہ میں مُخربِ اخلاق ثابت ہوں۔ اپنی دولت کو بھدّے اور بُرے کاموں میں صرف نہیں کرتے۔ان جُملہ امُور پر اگر لحاظ کیا جاوے تو یہ دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ فنِ چمن بندی اور پھولوں کے شوق کا انسان کے اخلاق پر بُہت اچھا اثر ہوتا ہے +

پھُولوں کا جرائم پیشہ اشخاص پر اثر۔

ابھی مینے یہ ظاہر کیا ہے کہ پھُولوں کے شوق کا انسان کے اخلاق پر اعلےٰ درجہ کا اثر ہوتا ہے اِس کے عملی ثبُوت میں ایک قابلِ تذکرہ امر بیان کرنا شاید غیر موزُوں نہ ہو گا۔ انگلستان کے۔جرائم پیشہ اور جیل خانوں کی سرکاری رپورٹوں کا خُلاصہ ہمارے اکثر انگریزی اخبارات میں وقتًا فوقتًا شائع ہوا کرتا ہے۔مینے ان میں پڑھا ہے کہ جرائم پیشہ مرد و زن اور بچّوں کے اخلاق درست کرنے کی غرض سے جیل خانوں میں پھُولوں کی کاشت کے مُتواتر تجربات کیئے گئے۔ اور اِن تجربات میں غیر مُتوقع کامیابی ہوئی۔یہاں تک کہ خُونخوار اور سینہ سیاہ مجُرموں کی حالت میں بھی حیرت انگیز تغیّر واقع ہو گیا۔ بالخصُوص عورتوں اور بچّوں کے اطوار و عادات اور خیالات میں نمایاں تفاوت نظر آنے لگا۔ اِس تبدیلی کا باعث گو کُلیتًا پھُول نہوں مگر یہ بالکُل صحیح ہے کہ اُنہیں نیک معاش بنانے میں زیادہ تر پھُولوں کا حصّہ تھا۔ سرکاری کیفیتوں سے یہ پایا گیا کہ خُوبصُورت اور خوشبُودار پھُولوں

سے گملے زندان خانہ کے دریچوں میں رکھوائے گئے تاکہ مجرم
قیدیوں کی نگاہ اکثر اُن پر پڑے اور انہیں دیکھکر وہ کچھ اپنے دل
میں غور کریں۔ بس غور کرنے کا سلسلہ جب آغاز ہو گیا تو رفتہ
رفتہ اُنہوں نے اپنی حالت پر بھی غور کرنا شروع کر دیا۔ عورتوں اور
بچوں کا دل چونکہ قدرتاً نرم ہوتا ہے۔ اِس لئے لازمی تھا کہ سب
سے پہلے اور سب سے زیادہ اثر اُن کی حالت میں ظہور پذیر ہوتا
یہ ظاہر ہے کہ جب انسان میں غور و فکر کا مادّہ پیدا ہو جاتا ہے
اُس وقت پند و نصائح بھی کارگر ہو جاتی ہیں ورنہ نتیجہ ؎
تربیت نا اہل را چوں گردکاں بر گنبد است۔ ہوا کرتا ہے۔ یہ نہیں
کہا جا سکتا کہ جرائم پیشہ اشخاص غور اور دُور اندیشی سے کام نہیں
لیتے۔ اکثر لیتے ہیں مگر عیب اور گناہ کرنے کے لئے۔ دانایانِ فرنگ
نے تجربہ کی غرض سے ایسے اشخاص کی توجّہ کو نیک کاموں کی جانب
منعطف کرانے کا ذریعہ پھولوں اور پھولوں کی کاشت کو قرار دیا اور
درحقیقت نتیجہ فہو المراد نکلا۔ یہ بات نہیں ہے کہ سب کے سب
تائب۔ پارسا اور متّقی ہو گئے بلکہ مُراد یہ ہے کہ مُقیّد مجرموں میں
سے اکثر کا میلانِ طبع نیک امور کی جانب ہو گیا۔ اور یہ بعد رہائی
اچھے اچھے کام کرنے لگ گئے۔ اِن میں سے بعض اپنی راستبازی
اور دیانت داری کے باعث ممتاز اور مشہور ہو گئے۔ غرضیکہ تجربہ کی
رُو سے پھول اُنکی زندگی کو پلٹانے اور مُفید بنانے کا ایک زبردست

ذریعہ ثابت ہوئے۔ یہ واقعات ہیں کہ جن سے انکار محال ہے*

پھولوں کا انسان کی صحت پر اثر

علاوہ انسان کے دل و دماغ کو تازہ کرنے اور فرحت دینے کے پھولوں کا کام بہت کچھ ہوا کو بھی صاف کرنا ہے۔ ہوا ایک ایسی شے ہے کہ جس کے بغیر ہم ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ ظاہر ہے کہ جس جگہہ کی ہوا بگڑ جاتی ہے وہاں کئی طرح کی خرابیاں برپا ہو جاتی ہیں اور جہاں ہوا اچھی ہوتی ہے وہاں کے رہنے والے تندرست و توانا ہوتے ہیں۔ صبح کے وقت کسی فرحت باغ میں ہوا خوری اس ارادہ سے کہ ہمارے خون کو روانی و تر و تازگی اور دل کو سرور حاصل ہو ہزار مفرح معجونوں اور یاقوتیوں سے زیادہ تاثیر رکھتی ہے۔ اکثر یوروپین اصحاب صبح کے وقت باغات میں ہوا خوری کو آکسی جن تناول کرنا سمجھتے ہیں۔ آکسیجن ایک ایسا عنصر ہوا ہے جسے سب سے زیادہ زندگی کا ممد شمار کیا جاتا ہے۔ جس وقت جسم کے اندر کثرتِ کار و بار۔ یا کم ہوا دار جگہہ میں دیر تک بیٹھنے کے باعث یا کسی اور وجہ سے یہ عنصر ہوائی کم ہو جاتا ہے تو اسی وقت تکان اور کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے جس قدر اس کی مقدار ہمارے جسم میں زیادہ داخل ہوتی ہے اسی قدر ہمیں فرحت اور چستی معلوم ہونے لگتی ہے۔ یہ عنصر ہوائی ہمیں بالخصوص صبح کے وقت طلوع آفتاب سے قبل کشادہ اور صاف میدانوں اور فرحت باغوں میں

بآسانی تمام مل سکتا ہے۔ جو اصحاب اِس شے کی ماہیت اور فوائد کو جانتے ہیں وہ اپنے فرائض مذہبی کے ادا کرنے کے بعد دوسرا مُقدّم کام اس چیز کو سانس کے ذریعہ اپنے جسم کے اندر داخل کرنا سمجھتے ہیں۔ اِس لطیف عنصر ہوائی کے ساتھ پھُولوں کی خوشبو انسان کی صحّت پر حسبِ دلخواہ اثر کرتی ہے۔ استراحت کے کمروں اور نشست گاہوں میں پھُولوں کے گُلدستے صحّت کی افزونی کا باعث ہوتے ہیں۔ غرضیکہ پھُول انسان کی صحّت پر بڑا بھاری اقتدار رکھتے ہیں ؂

پھُولوں کا دیہات کے باشندوں پر اثر

اِس وقت دیہات کے جاہل مرد و زن بالعمُوم پھُولوں کی قدر و منزلت اور فوائد سے نا واقف پائے جاتے ہیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ انہیں اپنی قوتِ مشاہدہ کو بڑھانے اور درست کرنے کا بُہت کم موقعہ ملتا ہے اِس نقص کی وجہ سے اکثر ان میں ایسے ہوتے ہیں کہ سوائے معمُولی گُلاب اور گیندے کے اور کسی پھُول کے نام اور صُورت تک سے آشنا نہیں ہوتے۔ اگر اِن کا کبھی کسی باغ میں سے گذر ہوتا ہے تو بس یہ ذرہ دیر پھُولوں اور چمنِ باغ کو حیرانی کی نگاہ سے دیکھکر نکل جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد انہیں کچھ خیال نہیں رہتا کہ ہم نے کیا دیکھا تھا۔ بعض دیہاتی کسی فرحت باغ میں سے گذرتے ہوئے زیادہ غور باغ کے رقبہ پر کرتے ہیں اور کسی چیز پر نہیں۔

آپس میں یہ شہروں قصبوں اور چھاونیوں کے باشندوں کی عقل پر افسوس ظاہر کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض برملا یہ کہنے میں تامل نہیں کرتے کہ اگر ہمارے پاس اتنی زمین اور اتنے نزدیک نزدیک کنوئیں ہوں تو ہم اس میں اتنے من گیہوں یا گنے پیدا کریں۔ سچ ہے ع فکرِ ہر کس بقدرِ ہمّتِ اوست۔ گویا یہ بیچارے یہہ سمجھتے ہیں کہ صبح سے شام تک نیم برہنہ حالت میں کھیتوں میں جسمانی محنت مشقت کرنا۔ موٹے اناج سے پیٹ بھر لینا اور گزی گاڑھے کا کپڑا پہن لینا ہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اسی حال میں یہ مست رہتے ہیں اور بوجہ کم فہمی اپنی ذاتی۔ خانگی اور مجلسی حالت کو ترقی دینا بدعت قرار دیتے ہیں۔ مدّتِ دراز کی عادات نے انہیں اس درجہ لکیر کا فقیر کر دیا ہے کہ اپنے صریح فائدے کی باتوں کو بھی یہ دلی توجہ سے نہیں سُنتے بلکہ اپنے ناصحِ مُشفق کو بیوقوف بنانے میں دریغ نہیں کرتے۔ ان کی یہ کیفیت سزاوارِ رحم اور قابلِ افسوس ہے لیکن ہرگز موجب تحقیر اور طنز نہیں ہے۔ چونکہ ان کے حواس اور ادراک کی باقاعدہ تربیت نہیں ہوئی ہے اِس لئے یہ قُدرت کی صنعتوں اور انسان کے ہنر میں خوبصورتیوں کو جیسا کہ چاہئے دیکھنے سے معذور ہیں۔ میری رائے میں ہر ایک تعلیم یافتہ اور شائستہ آدمی کا فرض ہے کہ دیہات کے باشندوں کی شخصی اور مجلسی

حالت کی اصلاح اور ترقی کو اپنا فرضِ عین سمجھے۔ اِس توجہ کے
بیشمار فوائد تھوڑے ہی عرصہ میں اُنہیں خود بخود معلوم ہو سکتے
ہیں۔ سب سے پہلے اِس تبدیلی کا اثر ہمارے ملک کی زراعت
کارخانجات اور تجارت پر پہنچیگا اور وہ فی الواقعہ بہت اچھا ہوگا
ہر ایک گانوں میں زراعت کی ترقی کے باعث لازمی ہوگا کہ
جا بجا کئی قسم کے کارخانے جاری ہو جاویں اور اُن کی رونق
سے تجارت کا چمک جانا بدیہی امر ہے۔ حال میں عقلاء نے رائے
دی ہے کہ دیہات کے باشندوں کے حواسِ خمسہ کی تربیت
سب سے پہلے ہونی چاہیئے۔ بعد ازاں یہ توقع کیجا سکتی ہے
کہ یہ اصلی اور مستقل ترقی کر سکینگے۔ حواسِ خمسہ کی تربیت کے لیئے
سب سے پہلے پھولوں کی کاشت کو رکھا گیا ہے۔ اِسوقت مدبّرانِ
ملک کا قیاس یہ ہے کہ اگر دیہات کے باشندوں کو پھولوں سے
کچھ شوق ہو جاوے تو اُن کا دل و دماغ تربیت پذیر ہونا شروع
ہو جاویگا۔ اور اِس تربیت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دیہات کے باشندے
رفتہ رفتہ باریک بیں۔ جرائم سے متنفر۔ دقیقہ رس اور معاملہ فہم
ہو جاوینگے۔ نیز شہروں کے باشندوں کے ساتھ وہ ہمسرانہ طریق سے
پیش آیا کرینگے۔ البتہ یہ کہنا داخلِ مبالغہ ہوگا کہ محض پھولوں کی
کاشت دیہات کے باشندوں کو بامِ عروج پر پہنچاویگی مگر یہ بلا خوفِ
تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ بہت کچھ اُن کی ترقی کی راہ میں

خوبصورتیاں پیدا کر دیگی۔ اور جلد وہ دن آ جاویگا کہ اُن سکلا نے بان
دیہاتی کی نسبت ذیل ضرب المثل پر عمل ہوگا۔

"Dum vivimus vivamus"

جبتک ہم زندہ ہیں ہمیں زندہ دلی سے بسر کرنا چاہیئے۔
میری رائے یہ ہے کہ دیہات کے باشندوں کے حواس خمسہ کی تربیت
کا ایک بڑا ذریعہ دیہاتی مدارس کے طلباء ہو سکتے ہیں۔ اگر اُنکے
پاس پھولوں کی کاشت کی کوئی کتاب ہو اور انہیں مختلف قسم کے
پھولوں کے بیج شروع میں مفت دئیے جاویں تو وہ خود بخود تجربات
کا سلسلہ آغاز کر سکتے ہیں۔ فنِ چمن بندی کی تحصیل کے لئے ابتدا
میں اوروں کی زبانی یا تحریری ہدایات سے کام چل سکتا ہے۔
بعد میں تجربہ۔ حوصلہ اور شوق کو خود بخود بڑھا دیتا ہے۔ کسی کام میں
چند سالوں کے تجربہ کے بعد ہر شخص اس قابل ہو جاتا ہے کہ
اس کام کے متعلق رائے دیسکے اور اس سے کوئی انکار نہیں
کر سکتا کہ تجربہ کاروں کی آرائے کو ہر جگہہ خاص وقعت دیجاتی
ہے۔ دیہات کے باشندوں کے حواس خمسہ کی تربیت کا مضمون
بذاتہٖ ایسا ہے کہ جسپر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اس دیباچہ
میں گنجایش نہیں ہے کہ تمام پہلوؤں پر بحث کیجاوے مگر اس سے
میں کلیتاً متفق ہوں کہ شروعات پھولوں کی کاشت سے ہونی چاہیئے
یوں تو ہر شخص گملوں۔ صندوقچوں وغیرہ میں اپنے اپنے مکان میں

پھولوں کی کاشت کر سکتا ہے مگر دیہات کے آسودہ حال اور
کاشتکاروں کے ہونہار نوجوان اگر چاہیں تو وہ اپنے کھیتوں میں
تھوڑی سی زمین کسی موزوں جگہ انتخاب کر کے فرحت بلاغ
کے لیئے درست کرا سکتے ہیں بوڑھے آدمیوں سے اس بارہ میں
بہت کم امید رکھنی چاہیئے۔ اگر کچا یا کچا پکا وسط باغ میں بنگلہ
بھی بنوا دیا جاوے تو کیا بات ہے۔ موسم بہار اور برسات میں
یہ خاص لطف دیگا۔ کام کے بعد آرام۔ مطالعہ اور مہمان نوازی
کے یہ عین مطلب کا ہوگا۔ اس وقت شہروں کے باشندوں
کو سوائے اشد ضروری کام کے دیہات میں شاذ و نادر جانیکا
اتفاق ہوتا ہے۔ مجوزہ صورت میں وہ شوق سے آب و ہوا تبدیل
کرنے یا تفریح طبع کی غرض سے جایا کرینگے۔ اس آمد و رفت اور
ارتباطِ باہمی کے نتائج مندرجۂ ذیل ظہور میں آوینگے :۔

(۱) شہروں اور دیہات کے باشندوں میں جو اس وقت مزاج اور
مذاق کے اختلاف و تفاوت کی وجہ سے مغایرت اور کشیدگی
نظر آتی ہے وہ بتدریج خود بخود دور ہو جاویگی۔

(ب) باہمی الفت و موانست کے ترقی پذیر ہونے کے سبب
اب سے بہت زیادہ سلسلۂ رشتہ و پیوند جاری ہو جاویگا۔ اس
قرابت کا اثر آیندہ نسل پر حسبِ دلخواہ ہوگا۔ یعنی بالعموم وہ
صحت ور۔ طاقتور اور ذہین ثابت ہوگی۔ شہر والوں کی ذہانت

اور دیہاتیوں کی جسمانی طاقت مشتعل ہو کر اس ملک کی بہتری کا باعث ہوگا *

(ج)۔ دیہات کے نوجوان یا مالدار اشخاص جو اسوقت چار حرف پڑھکر یا چاہیے پاکر دیہاتی زندگی سے متنفر ہو جاتے ہیں اور شہروں میں سکونت اختیار کر لیتے ہیں اس میں نمایاں فرق ہو جاویگا۔ تعلیم یافتہ اور اہلِ سرمایہ جب دیہات میں ہی لطف کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگ جاوینگے تو وہ اپنی جائداد اور ملکیت کا بوجہ احسن انتظام کر سکینگے اور انکی بدولت ہر قسم کا کاروبار چمک جاویگا۔ زمین کی پیداوار بہت بڑھ جاویگی۔ نئی نئی اشیاءِ قابلِ تجارت پیدا ہونے لگیگی۔ گرد و نواح میں زمین کی پیداوار سے مختلف چیزیں طیار کرنے کے لیئے کارخانجات کھل جاوینگے نیک کردار اور شائستہ اشخاص کی موجودگی کے سبب جرائم سازشوں اور جور و تعدی میں بہت کمی ہو جاویگی *

قصبوں اور شہروں کے باشندوں پر پھولوں کا اثر

قصبوں اور شہروں میں اسوقت مکانات بنوانے کے موقعہ پر بالعموم پھلواڑی کا التزام نہیں رکھتے۔ یہاں کے متموّل اشخاص چونہ قلعی اور شیشہ و بلّور کے سامان پر اعتدال سے زیادہ روپیہ صرف کر دیتے ہیں مگر باغیچہ کے نہونے اور پھولوں کی عدم موجودگی کے باعث جو بات وہ چاہتے ہیں انہیں ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ زمین کے محدود اور بیش قیمت ہونے کی وجہ سے شہروں میں ہر ایک کو اتنی وسعت

نہیں ہوتی کہ مکان میں باغیچہ کی جگہ نکال سکیں مگر اس میں شبہ نہیں ہے کہ اگر وہ چاہیں تو گملوں اور بالٹیوں وغیرہ میں پھولوں کی کاشت سے اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔ خوبصورت اور خوشبودار پھولوں کی بیلوں سے وہ کچی دیواروں اور نما مقامات کو خوش نما بنا سکتے ہیں (چھت پھیلنے اور گنجان ہو جانے والی بیلیں مکانات کے اندر نہیں لگانی چاہئیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان میں موذی کیڑے مکوڑوں کے مسکن بن جانے کا اندیشہ رہتا ہے) قصبوں اور شہروں میں پھولوں کی کاشت مکانات کی زیب و زینت کے علاوہ اُن میں رہنے والوں کی افزونیِ صحت اور حواسِ خمسہ کی تربیت کا باعث ہوتی ہے +

عورات اور پھولوں کی کاشت اس وقت ممالکِ یورپ میں عورتیں پھولوں کی کاشت میں سب سے بڑھ کر حصہ لیتی ہیں چنانچہ وہاں کے کئی ممتاز اُمراء کی خاتونیں محض اس وجہ سے عوام میں مشہور ہیں کہ اُن کے باغات میں قابلِ دید پھول اور پودے ہیں وہاں کے فنِ چمن بندی کے اخبارات و رسالجات میں عورات کی قلم سے نکلے ہوئے مضامین کچھ کم نہیں ہوتے۔ بالخصوص مکانات۔ کمروں۔ کھانے کی میزوں۔ جلسہ گاہوں کے در و دیواروں وغیرہ کو پھول پتوں کے سجانے کے بارہ میں عورتیں ہی زیادہ لکھتی ہیں۔ پھولوں کی کاشت پر وہاں کی عورتوں کی تصنیفات نہایت با وقعت ہیں۔ اور بعض نے

توفیق چمن بندی میں اپنے کمال کے باعث حد درجہ اعزاز حاصل کیا
ہے۔ پھولوں کی کاشت عورتوں کے لیئے عین موزوں ہے۔ چنانچہ
میڈم الزبتھ واٹس اپنی مشہور کتاب فلاورس اینڈ فلاور گارڈن
میں عورتوں کو خاص نصیحت کرتی ہیں کہ وہ اِس جانب دلی شوق سے
راغب ہوں۔ اُن کی نصائح کا خُلاصہ یہ ہے کہ اگر اپنے اپنے مکانات
کے باغیچوں کی غور و پرداخت عورتیں خود اچھی طرح سے کریں تو وہ
مکان نمونۂ بہشت بن جاویں۔ وہ لکھتی ہیں کہ جن عورتوں کو چمن بندی
کا دلی شوق ہوتا ہے اُن کے مزاج میں آراستگی۔ صفائی۔ گھر کی محبت۔
بچوں اور بڑوں کو خوش رکھنے کی خاصیت۔ امن پسندی اور محنت
کرنے کی عادت لازمی طور پر ہوتی ہے۔ میڈم صاحبہ کا قول ہے کہ
جن عورتوں کو پھولوں اور پھلوں کی کاشت سے شوق ہوتا ہے وہ
ناساز۔ علیل۔ ملول اور غمگین بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ اعتدال سے
زیادہ وہ آرام طلبی کی خواہاں نہیں ہوتیں اور کاہلی انکے پاس تک
نہیں آنے پاتی۔ میری رائے میں عورتوں میں چمن بندی کا شوق
بڑی عمر میں پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ اگر ابتداء سے لڑکیوں کو
چمن بندی کی کتابیں گھر پر اور زنانہ مدرسوں میں پڑھائی جاویں اور
انہیں مدرسہ یا گھر میں اِس فن کے متعلق دلچسپ کام عملی طور پر سکھائے
جاویں تو یہ ہوسکتا ہے کہ وہ عمر بھر انہیں فراموش نہ کریں +

بچے اور پھول بچوں کو پھولوں سے قدرتاً شوق ہوتا ہے۔ ذرہ

کسی بچّے کو پھُول دکھا دیجئے۔ دیکھتے ہی وہ اُچھل پڑیگا۔ گویا عین اُس کے مذاق کی شئے سامنے آگئی ہے۔ ایک میم صاحبہ کی یہ رائے ہے کہ اگر صحن مکان وسیع ہو تو بچّوں کو ایک ایک کیاری دیدینی چاہئے اوران کیاریوں کے نام علیحدہ علیحدہ ہر ایک بچّہ کے نام پر رکھدینے چاہئیں۔ ہر ایک بچّہ کو تھوڑے تھوڑے بیج تجربہ کے لئے دیدیئے جاویں۔ بعد ازاں مائیں اور خاندان کی عورتیں وقتاً فوقتاً انہیں ضروری ہدایات دیتی رہیں۔ اور اُنکی حوصلہ افزائی کرتی رہیں (مثلاً جب پھُول اچھی طرح سے کھِلجاویں تو سب بچّوں کی کارگزاری کا غور سے معاینہ کریں جس کا کام قابلِ تعریف ہو اُس کی کسی قدر انعام سے حوصلہ افزائی کی جاوے) اِس طریقِ عمل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچّے فنِ چمن بندی کے اصُولوں کو خوُب سمجھنے لگینگے +

ایّامِ پیری اور پھُول انگلستان کے ایک مُقتدر اخبار میں حال میں ایک صاحب نے ایک مضموُن لکھا تھا جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ بوڑھے اور سرکاری وظیفہ خوار مُلازمت سے کنارہ کش ہونے کے بعد عموُماً سوائے کھانے۔ سو رہنے اور اخبارات پڑھنے کے اور کچھ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جلد گزُر جاتے ہیں۔ اگر وہ مُلازمت یا کار و بار سے سُبکدوش ہو کر پھُولوں اور چمن بندی کی جانب مائل ہوں اور گھڑی دو گھڑی اپنے ہاتھ سے بھی کچھ کام کیا کریں تو اُن کی صحّت بہت اچھی حالت میں رہ سکتی ہے اور اُنکو وہ

فرحت حاصل ہو گی جو اور طرح ممکن نہیں ہے۔ ڈاکٹر بونے
وی آ صاحب نے اس تجویز کے بارہ میں ایک مضمون لکھا جسمیں
اصل بات کو مذاق میں اڑانے کی کوشش کی گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی
رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ فنِ چمن بندی کی تحصیل اگر ایام پیری میں
شروع کی جائے تو تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔ یہاں تک تو مضایقہ
نہیں تھا مگر زیادتی یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے بذاتہٖ اس تجویز کو
مذاق میں اڑانے کی کوشش کی ہے کہ "ایام پیری میں کار و بارِ تجارت
یا زراعت سے کنارہ کش ہو کر یا ملازمت سے سبکدوش ہونے پر
پھولوں اور چمن بندی سے شوق کیا جاوے"۔ ڈاکٹر صاحب یہ فرماتے
ہیں کہ دیگر علوم و فنون کی طرح فنِ چمن بندی بھی ایک فن ہے۔
اگر ایامِ طفولیت سے اس کی ابجد شروع نہ کی جاوے تو حصولِ استعداد
محال ہے۔ بڑھاپے میں قوائے ذہنی کمزور ہو جاتے ہیں۔ طبیعت کے
ولولے بیٹھ جاتے ہیں اور دل کی حرکت سست پڑ جاتی ہے۔ لہٰذا
کبرِ سنی میں پھولوں اور چمن بندی کا شغل اختیار کرنا ڈاکٹر صاحب کے
خیال میں فعلِ عبث ہے۔ دراصل میری رائے میں ڈاکٹر صاحب نے
اس موقعہ پر افراط تفریط سے کام لیا ہے۔ ہاں قیاس غالب یہ ہے
کہ ڈھلتی عمر میں اگر اس فن کی ابجد شروع کی جاوے تو کاملِ فن ہونا
بہت مشکل ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کہ ایام پیری میں پھولوں کا
شوق دل میں قطعی جاگزیں نہیں ہو سکتا اور چمن بندی سے دل و

دماغ کو فرحت اور جسم کو توانائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح سے
میں دیکھتا ہوں کہ ملک فارس میں بھی اس بارہ میں پیران دیرینہ
سال کے ساتھ سختی کی روا رکھا جاتا تھا چنانچہ حضرت نظامی کی ہدایت ہے

ہوا بہشت بارید بر پیر تیغ - نشاید چو بلبل تماشائے باغ

مراد یہ ہے کہ جب انسان کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال سفید
ہو جاویں تو باغ کی سیر نہیں کرنی چاہئے۔ میں پہلے یہ ثابت کر چکا
ہوں کہ اہلِ ایران باغ کو بے لطف سمجھتے ہیں اگر اسکا لوازمہ موجود
نہ ہو یعنی شراب۔ آب رواں اور روئے نگار۔ اہلِ ایران کے اقوال
سے یہ بھی صاف پایا جاتا ہے کہ شباب اُنہوں نے عیش و طرب
کے لئے مخصوص کیا ہے اور پیری زہد و تقوے اور یادِ الٰہی کیلئے
قرار دی ہے۔ لہذا سفید ریش بزرگوں کو باغات کے تماشوں میں
شریک ہونے کی ممانعت کرنا تعجب خیز امر نہیں ہے۔ باینہمہ بلالحاظ
سن و سال ایران میں گلگشت مصلےٰ سب کو یکساں مرغوب رہی
ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ ہندوستان میں بوڑھوں کو پھولوں اور
چمن بندی کے شوق سے روکا نہیں گیا ہے بلکہ اُنہیں اس جانب
مائل ہونے کی سخت تاکید ہے چنانچہ قدیم احکام مذہبی کی رو سے
انسان کی زندگی کے چار درجے قرار دیئے گئے ہیں۔ تیسری منزل
یا تیسرا درجہ وان پرستھ آشرم کہلاتا ہے۔ یہ وہ درجہ ہے
جس میں دُنیا دار اور قبیلدار اشخاص کاروبار دنیوی یا نظم و نسق

[illegible]

اور اپنے دل و دماغ [illegible] کو آرام و [illegible] کے ساتھ اپنے خوشبو [illegible] سے اور دلوں کو تسکین پہنچاتے ہیں [illegible] اشخاص [illegible] ہیں ان کے [illegible] آبادی سے دور [illegible] سر سبز پہاڑوں دریاؤں کے کنارے اور باغات میں [illegible] ایسے مقامات [illegible] پھولوں کی ساتھ [illegible]

پھولوں کا ساتھ بعدِ مردن

اب تک جس قدر پھولوں کا تعلق نوعِ انسان کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے وہ ایامِ زندگی کا ہے مگر یہی بات اس موقعہ پر یہ دکھانی مدِّنظر ہے کہ بعدِ مردن بھی پھول ایک حد تک ساتھ دیتے ہیں۔ اگر مشاہدہ کی آنکھ وا کی جاوے تو یہ نظر آویگا کہ زمانہ سلف سے ہندوستان میں یہ دستور چلا آتا ہے کہ مردگان کے جسم کو پانی سے صاف کرکے صندل و کافور وغیرہ سر و سینہ پر مَلا جاتا ہے۔ سفید پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔ اور روانگی کے وقت بھی پھولوں کی بکھیر کیجاتی ہے۔ یہ رسم بزرگوں کی صورت میں بالخصوص ادا کیجاتی ہے۔ عیسائیوں کی تجہیز و تکفین میں بھی پھولوں کا بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ پھولوں کے گلدستے پھولوں کے ہار اور پھولوں کی ٹہنیاں ایسے موقعہ پر افراط سے صرف میں آتی ہیں۔ اسلامی میّت میں گو اس وقت عام طور پر پھول مطلوب نہیں ہوتے مگر تاہم مزاروں اور تربتوں کو فارسی اور اردو علم ادب میں پھولوں کے ساتھ اکثر وابستہ کیا جاتا ہے۔ خانقاہوں اور تربتوں پر پھول رکھنے

کا اہلِ اسلام میں کچھ کم رواج نہیں پایا جاتا۔ بلکہ جہاں تک دریافت ہوا ہے فارس میں قبروں پر پھولوں کی کاشت اور مزاروں پر پھول چڑھانے کا رواج عام ہے۔ ذیل کا شعر گو سوز و حرمان اور کسرِ نفسی سے لبریز ہے اور اسے ایک طرح شاعر کی پُر حسرت وصیت سمجھنا چاہیئے مگر تاہم اس سے صاف ظاہر ہے کہ پھولوں کا خیال یہاں بھی دل سے دُور نہیں ہوا ؎

بر مزارِ ما غریباں نے چراغے نے گُلے
نے پرِ پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

پھولوں کا تجارت پر اثر بادی النظر میں یہ خیال دل میں گزرتا ہے کہ پھول تو محض فرحت کا سامان ہیں۔ تجارت سے انھیں کیا اثر ہو سکتا ہے مگر در اصل یہ بات نہیں ہے۔ پھولوں کا تجارت پر بھی بڑا بھاری اثر پایا جاتا ہے۔ مندرجۂ ذیل تجارتی اشیاء سے پھولوں کا بالواسطہ یا بلا واسطہ تعلق ہے :۔

بیج۔ پودے۔ بلب۔ کٹے ہوئے پھول۔ گلدستے۔ ہار۔ پھولوں کے زیور۔ پھولوں کی پوشاک۔ خشک پھول۔ عرق۔ شربت۔ تیل۔ عطر۔ رُوح۔ ادویات۔ گلقند وغیرہ وغیرہ۔ ذیل میں پھولوں کے متعلق ہر ایک تجارتی شے کی کچھ مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے :۔

بیج۔ میں برابر فنِ چمن بندی کے اخبارات و رسالجات میں پڑھتا ہوں کہ ممالکِ یورپ اور کئی جزائر میں پھولوں اور ترکاریوں وغیرہ کے بیجوں کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ سب کا تو ذکر کیا کروں صرف

انگلستان میں ہی ہر سال کروڑوں روپیہ کے بیج اِدھر سے اُدھر ہو جاتے ہیں۔ کئی متموّل کارخانے صرف بیجوں کی ہی تجارت کرتے ہیں۔ ان کارخانوں کے متعلق ہزاروں ایکڑ زمین ہے جس میں پھولوں کی کاشت محض بیجوں کی غرض سے کی جاتی ہے۔ ان کارخانوں کے نقشے بالعموم ان کی فہرستوں کے شروع میں ہوتے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں ہمارے ایک سے زیادہ گاؤں آباد ہو سکتے ہیں۔ اور پھر انتظام کی یہ خوبی ہے کہ ایک روپیہ کا مال بھی کارخانہ سے اُسی زودی اور خوش اسلوبی سے روانہ کیا جاتا ہے جیسا کہ دس ہزار روپیہ کا۔ ہمارے مُلک میں جہاں تک مجھے تحقیق ہوا ہے انگلستان۔ جرمن۔ امریکہ۔ فرانس۔ اٹلی اور کیپ سے پھولوں کے بیج زیادہ تر آتے ہیں۔ اور یہ ہزاروں روپیہ کے نہیں آتے بلکہ لاکھوں روپیہ کے۔ ہمارے سرکاری ونج کے باغات بھی ہر سال خاصی مقدار میں پھولوں کے بیج فروخت کر لیتے ہیں۔ یہ خالص دیسی خالص ولایتی اور ولایتی بیجوں کی فصل سے حاصل کئے ہوئے بیج ہوتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ جیسے جیسے عوام کو فنِ چمن بندی کی جانب توجّہ ہوتی جاتی ہے ویسے ہی بیجوں کی تجارت کو فروغ حاصل ہوتا جاتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایک دن ہمارے ملک میں بھی یہ تجارت عظیم ہو جاویگی پودے۔ جہاں تک مینے اندازہ لگایا ہے اِس وقت ہمارے ملک میں پھولوں کے بیجوں کی نسبت پھولوں کے پودوں کی تجارت کم

ہوتی ہے اور ہالینڈ سے بھی پھولوں کے پودے نسبتاً کم آتے
ہیں۔ باہر سے زیادہ تر گلاب۔ گلِ داؤدی۔ گلِ عشق پیچ۔ اقسام آرائشی
آرائشی اشجار آرائشی جھاڑیں غرض اور بعض بیلدار پودے آتے ہیں ۔
یہ بالخصوص انگلستان اور جاپان سے آتے ہیں۔ ان چیزوں کی اندرونی
تجارت بھی موجودہ حالت کے مطابق ہر سال مقبول ہو جاتی ہے ۔ اور
امید ہے کہ روز بروز ترقی پذیر ہوگی۔

بلب

میرا اندازہ یہ ہے کہ پھولوں کے پودوں کی نسبت بلب کی
تجارت بڑھا زیادہ ہوئی ہے گو خاص خاص اقسام بلب کی جرمن۔ فرانس
اور اٹلی میں تجارت کی غرض سے کاشت کی جاتی ہے مگر تمام روئے
زمین میں بلب کی تجارت میں ملک ہالینڈ سب سے بڑھا ہوا ہے
اس میں ذرہ شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ ہالینڈ کا نام تجارتی دُنیا سے
کبھی کا نیست و نابود ہو گیا تھا اگر ڈچ بلب درمیان میں نہوتیں۔
ڈچ (مراد اہلِ ہالینڈ) ہر سال دُنیا کے ہر ایک حصّہ سے کروڑوں روپیہ
کی بلب کی تجارت کرتے ہیں۔ اسوقت تمام دُنیا میں جسقدر باغات کے
شائق ہیں اُن سب کی یہ دلی خواہش ہوا کرتی ہے کہ اپنے اپنے باغ
میں ڈچ بلب لگادیں اور اس میں شک نہیں ہے کہ فی زمانہ ڈچ
بلب کی ہمسری دیگر مقامات کی بلب نہیں کرسکتیں مگر ساتھ ہی یہ
بات ہے کہ ڈچ بلب ایک سال سے زیادہ بہار نہیں دیتیں۔ یہ ایک
اور وجہ ہے کہ اہلِ ہالینڈ روز بروز اس تجارت کی بدولت مالا مال ہو رہے

ہیں یہ کہنا میری دانست میں بیجا نہیں ہوگا کہ تمام ملک ہالینڈ کا
دار و مدار ہی بلب کی تجارت پر ہے۔ ہمارے ملک میں بھی ہر سال
لاکھوں روپیہ کی تخم بلب آتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی
ہیں۔ اِس موقعہ پر میں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بہت تھوڑا
عرصہ ہوا ڈاکٹر یوٹنے وی آ صاحب ایم۔ڈی نے فنِ چمنبندی
کے رسالجات میں اپنے ذاتی تجربہ۔ تحقیقات اور مشاہدہ کی بناء پر یہ
ثابت کر دیا تھا کہ بلب کے پیدا کرنے کی جیسی صلاحیت ہمارے
کوہ نیلگری کو حاصل ہے ویسی دُنیا کے پردہ پر اور کسی مقام کو
نصیب نہیں ہے۔ غرض ڈاکٹر صاحب نے یہ مسئلہ قرار دیدیا ہے کہ کوہ
نیلگری ہالینڈ سے بلب کی کاشت میں سبقت لیجا سکتا ہے بشرطیکہ
کوئی اِس جانب توجہ کرے۔ اخیر میں ڈاکٹر صاحب نے یورپین اصحاب
کو رائے دی ہے کہ وہ نیلگری میں مسکن گزیں ہو کر بلب کی کاشت
اور تجارت شروع کرنے میں تساہل نہ کریں۔

تازہ کٹے ہوئے پھول تازہ کٹے ہوئے پھولوں کی تجارت کم و
بیش ہر جگہ ہوتی ہے مگر فی زمانہ یورپ کے خاص خاص ممالک مثلاً
انگلستان۔ اٹلی۔ فرانس۔ جرمن۔ اور امریکہ میں اِس تجارت کو بہت
بڑا فروغ حاصل ہوا ہے۔ اور یہ روز بروز ترقی پر ہے۔ میں نے
فن چمن بندی کے ایک انگریزی رسالہ میں تھوڑے دن ہوئے پڑھا
تھا کہ پچھلے سال انگلستان کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو

ایک پوری مال گاڑی تازہ کٹے ہوئے پھولوں کی بہت چھوٹی چھوٹی خوبصورت ٹوکریوں سے لد کر گئی تھی۔ اب اِس امر کا سرسری اندازہ بہ آسانی ہو سکتا ہے کہ اُس میں کِس قدر پھول ہونگے۔ یورپ کے قریب قریب ہر ایک حصہ میں تازہ کٹے ہوئے پھول کی روز مرّہ کی ضروریات میں شامل ہو گئے ہیں۔ نشست گاہ اور استراحت کے کمرہ میں پھولوں کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کھانے کی میز اِن کے بغیر غیر مکمّل قرار دی جاتی ہے۔ ہر ایک جلسہ ہر ایک دعوت اور ہر ایک شادی و غمی کی تقریب پر اِن کی موجودگی لازمی ہے۔ علاوہ ازیں تازہ کٹے ہوئے پھولوں کی بڑی بھاری ضرورت خاص خاص تہواروں پر ہر سال ہوتی ہے۔ اِن ایّام میں ایک ایک گلاب کے پھول کی قیمت دو دو اور تین تین روپیہ ہو جاتی ہے اور پھر بھی یہ بمشکل دستیاب ہوتے ہیں۔ مہینوں پہلے پھولوں کے تجّار دُور دراز کے ممالک سے پھولوں کے بہم پہنچانے کا ٹھیکہ کرتے ہیں جب کہیں جا کر وہ عوام کی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ اصلی پھولوں کی کمی پورا کرنے کے لیئے کاغذی پھول بنانے پڑتے ہیں۔ گو نقل میں کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی تاہم پھولوں کے شائق انہیں دیکھکر چیں بجبیں ہوا کرتے ہیں۔ ہمارے مُلک میں کٹے ہوئے پھولوں کی کسی قدر تجارت ہوتی ہے۔ زیادہ تر مندروں۔ مزاروں۔ اور مذہبی رسوم کے ادا کرنے میں یہ صرف ہوتے ہیں۔ خوشبو کی

غرض سے بھی یہ لیلیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مینے دیکھا ہے کہ لاہور
میں چند گل فروش سرِ شام خاص خاص گزرگاہوں پر موتیئے کے
ہار نوارٹسی کے پھول اور گجرے وغیرہ فروخت کرنے کے لیئے لاتے
ہیں۔ رات کے دس گیارہ بجے تک بیچتے رہتے ہیں۔ جسقدر مال
بچ رہتا ہے اُسے واپس لیجاتے ہیں۔ صبح اُسے گلی کوچوں میں
اناج اور روٹیوں کے عوض نکال دیتے ہیں۔ ممالکِ مُتحدہ آگرہ و
اودھ اور بنگال میں جوہی کے پھولوں کا بہت زیادہ صرف ہوتا
ہے۔ وجہ یہ ہے کہ علاوہ خوشبو دار ہونے کے یہ نہایت خوشنما ہوتے
ہیں اور ان سے ہار اور پھولوں کے زیور انتہا درجہ خوبصورت طیّار
کیئے جاتے ہیں۔ میرے ایک دوست فرماتے تھے کہ خاص شہر کلکتہ
میں ہر روز کئی ہزار روپیہ کے جوہی کے پھول فروخت ہوجاتے ہیں
تازہ کٹے ہوئے پھولوں سے گلقند و مُربّہ وغیرہ بھی طیّار کیا جاتا ہے
اور اِس مصرف کے لیئے اِن کی معقول تجارت ہوتی ہے۔ غرضکہ
کٹے ہوئے تازہ پھولوں کی تجارت دُنیا میں کچھ کم نہیں ہوتی۔

خشک پھول بعض خاص اقسام کے خشک پھولوں کی یورپ میں
کمروں کی زیب و زینت کے لیئے ایک حد تک تجارت ہوتی ہے مگر
ہمارے ملک میں انکی خاص تجارت ادویات کے طور پر ہوتی ہے۔

گلدستے۔ ہار۔ پھولوں کے زیور۔ پھولوں کی پوشاک وغیرہ

اہلِ ہند تو ایسے کم نظر آتے ہیں جو روز مرّہ پھولوں کے گلدستے خریدیں

مگر یورپین اصحاب انکے خریدنے میں بہت کچھ گرہ سے خرچ کرتے ہیں۔ اگر انکی کوٹھیوں اور بنگلوں میں پھول نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں تو وہ جہاں سے مل سکیں ضرور منگواتے ہیں۔ کمیٹیوں اور سرکاری باغات کو گلدستوں کی تجارت کی بدولت خاصی آمدنی ہوجاتی ہے۔ چھاونیوں میں مالی چھوٹے چھوٹے گلدستے بناکر انگریز سپاہیوں اور انکی بیویوں اور بچّوں کے ہاتھ بہ آسانی کثیر تعداد میں فروخت کردیتے ہیں اور اچھے خاصے دام کھرے کر لیتے ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے شہروں میں جہاں اعلےٰ درجہ کے یورپین اصحاب کی تعداد زیادہ ہے وہاں اکثر قیمتی گلدستوں کی فرمائشیں ہوا کرتی ہیں۔ بہت زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ کلکتہ میں حضور وایسرائے کے محل معلےٰ میں ایک خاص جلسہ تھا۔ اِس جلسہ میں لازمی تھا کہ ہر ایک لیڈی کے ہاتھ میں پھولوں کا ایک ایک گلدستہ ہو۔ چنانچہ اِس جلسہ میں جسقدر لیڈیاں مدعو کی گئی تھیں اُنہوں نے نئی نئی وضع کے گلدستے طیّار کرانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ خاص حضور وائسرائے کی لیڈی صاحبہ کے لیئے ایک گلدستہ ایک گل فروش بنگالی بابو صاحب کے باغ سے طیار ہو کر آیا تھا۔ جسکی قیمت اُنہوں نے اپنے بل میں ڈیڑھ سو روپیہ لگائی تھی۔ شاید بعض اصحاب کے دل میں اِسوقت یہ خیال گزرے کہ چونکہ حضور وائسرائے تمام ہندوستان کے فرمانروا اور بڑے امیر کبیر آدمی ہیں اِس لئے ایک گلدستہ کے اُنکی حیثیت کے مُوافق ڈیڑھ سو روپئے بڑی کرامات نہیں ہوسکتی مگر

در اصل یہ بات نہیں ہے۔ اِس گُلدستہ میں کئی چیزیں ایسی تھیں
کہ ہر جگہہ دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ نیز باغوں میں انہیں زندہ اور
سر سبز رکھنے کے لیئے علاوہ صَرف کثیر کے شب و روز تردد اور نگرانی
کرنی پڑتی ہے۔ ایک خاص قسم کے گُلدستے جنہیں فرانسیسی زبان میں
بوُکے، (Bouquet) کہتے ہیں۔ یورپین اصحاب کے
خاص خاص جلسوں میں بہُت زیادہ صَرف ہوتے ہیں۔ اسی طرح
بُوتام کے گُلدستوں (Button holes) کے بھی زیادہ تر
شائق یورپین ہی ہوتے ہیں۔ ہاروں اور پھُولوں کے زیور دلا
کا صرف بالخصوص ہندوستانیوں میں ہوتا ہے۔ اِن زیورات کی
ساخت میں جہاں تک مینے دیکھا ہے اقسامِ چنبیلی کی کلیوں اور
پھُولوں کا زیادہ استعمال ہوتا ہے مگر اِس میں ذرہ شُبھہ نہیں ہے کہ
بعض کاریگر پھُولوں کے زیور بنانے میں کمال کرتے ہیں اور اِنکے
ہُنر کی داد دیئے بغیر ایک خُشک مزاج بھی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح
سے پھُولوں کی چھڑیاں پھُولوں کے پنکھے اور پھُولوں کے طُرّے
اور کلغیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ پھُولوں کی پوشاک بالعموم
یورپین اصحاب کی خاص تقریبات مین طیار ہوتی ہے۔ اِسمیں کئی قسم
کے پھُول صرف ہوتے ہیں اور اِسکے بنانے کے لیئے بڑی لیاقت درکار
ہے۔ حسبِ موقعہ یورپین لیڈیاں بڑی محنت سے انہیں مکمّل کرتی
ہیں۔ اور انہیں اپنے ہُنر کی پُوری داد ملتی ہے۔ بائی سی کل

اور ڈائی سی کلوں (پیپر گاڑیوں) کو پھولوں سے منڈھ کر لیوپین لیڈیاں پھولوں کی نمایش گاہ میں لاتی ہیں۔ بچوں کو از سر تا پا پھولوں کا لباس پہنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ پھولوں میں ہنر وروں کو ہنر دکھلانے اور اُس ہنر کی بدولت دولت پیدا کرنے کی کچھ کم گنجائش نہیں ہے بشرطیکہ وہ اِس جانب مُتوجہ ہوں۔

پھولوں کے شربت۔ عرق۔ تیل۔ عطر۔ رُوح وغیرہ

کئی قسم کے پھولوں سے مفرح۔ خوش ذائقہ اور صحت افزاء شربت اور عرق طیار کیئے جاتے ہیں۔ علاوہ روز مرّہ پینے کے یہ ادویات کے طور پر بھی استعمال میں آتے ہیں۔ بعض عرق خوشبو کی غرض سے لباس پر چھڑکے جاتے ہیں کئی قسم کے خوشبودار پھولوں سے بالوں میں لگانے کے تیل بنتے ہیں بعض تیل قیمت میں سولہ روپیہ سیر تک ہوتے ہیں۔ بعض خوشبودار پھولوں کی رُوح نکالی جاتی ہے اور یہ سفوف پانی میں آمیز کرنے سے خاصہ اُس شے کا عرق بن جاتا ہے۔ اِس کی تجارت بھی کچھ کم نہیں ہوتی۔ عطر کی تجارت ایک مشہور تجارت ہے۔ گو ہمارے مُلک میں بھی عطریات کے کئی مشہور کارخانے ہیں مگر ممالکِ یورپ میں یہ بہت ترقی پر ہیں۔ ہر سال ایک ایک کارخانہ میں کروڑوں روپیہ کا مال طیّار ہوتا ہے اور فروخت ہو جاتا ہے۔ اِس موقعہ پر اگر عطریات کے استعمال کے فوائد و ضرر کی کسی قدر تشریح کر دی جاوے تو شاید غیر موزوں کام نہیں ہوگا۔ اِس سے کم از کم یہ سمجھ میں آجاویگا کہ آیا

ہمیں عطریات استعمال کرنے چاہئیں یا نہیں اور آیا عطریات کی تجارت اس قابل ہے کہ اسے فروغ دیا جاوے یا اسے مسدود کرانے کی کوشش کی جاوے۔ بہت تھوڑا عرصہ ہوا یورپ میں یہہ سوال پیدا ہوا تھا کہ عطریات کا استعمال زنانہ پن میں داخل ہے اس مسئلہ کو وہاں کے عالمانِ علمِ طبعی نے اِس طرح پر حل کیا کہ عطر کے خلاف جس قدر تعصبات ہیں وہ بیجا ہیں۔ عطر بذاتہٖ عمدہ شئے ہے اور اِسکا استعمال ایک مُناسب حد تک ضرور ہونا چاہیئے۔ وہ نظیر دیتے ہیں کہ قُدرتًا آنکھوں کو خوبصورت اور پاکیزہ اشیاء پسند ہیں اسلیئے ہم زرِ کثیر کے صَرف سے اعلےٰ سے اعلےٰ مکان اور محل بنواتے ہیں۔ ان میں باغ اور فوارے لگواتے ہیں۔ قیمتی اسباب سے کمروں کو آراستہ کرتے ہیں۔ تصاویر پر بہت کچھ خرچ کرتے ہیں۔ دُور دراز کا سفر طے کرتے۔ پہاڑوں اور دریاؤں پر پہنچتے ہیں محض اِسلیئے کہ وہاں کے خوش نما منظر سے آنکھوں کو تر و تازہ کریں۔ علم موسیقی کی تحصیل میں محنت برداشت کرتے ہیں اِس غرض سے کہ اپنے اور اوروں کے کانوں کو خوش کریں۔ خوش الحان اشخاص کی قدر و منزلت کرتے ہیں اِس وجہ سے کہ اُن کا گانا ہمارے کانوں کو خوش آیند معلوم ہوتا ہے۔ اچھّے سے اچھّے کھانے پکواتے ہیں صِرف اِس لئے کہ ہماری زبان اُن کے ذائقہ سے خوش ہو۔ جب یہ بات ہے تو ناک نے کیا قصُور کیا ہے کہ اُسے اُسکی مرغوب شئے سے محرُوم رکھا

جاوے۔ناک کو ہمیشہ خوشبو گوارا ہوتی ہے۔پس خوشبو کا پاس رکھنا
عیب میں داخل نہیں ہے۔ایک ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ جو
اصحاب اپنے رومال میں عطریات یا خوشبودار تیل رکھتے ہیں وہ اپنی
صحت کو قائم رکھنے کے علاوہ ایک طرح رفاہ عام کا کام کرتے ہیں۔
انکی رائے ہے کہ خراب ہوا میں کئی طرح کے موذی کرم ہوتے ہیں جنہیں
مختلف امراض متعدی کے باعث کہہ سکتے ہیں۔جہاں خوشبو ہوتی
ہے وہاں وہ موذی کرم ذرہ نہیں ٹھہر سکتے۔خوشبو میں ایک جوہر لطیف
ہوتا ہے جسے انگریزی میں (اسن شل) کہتے ہیں۔یہ چاروں طرف
محیط ہوکر ہوا کے موذی کرم کو ہلاک کر دیتا ہے۔پس علم طب کی رو
سے بھی خوشبو بری چیز نہیں قرار دیجا سکتی۔اب عطریات کی مروجہ صورت
پر غور کرنا چاہئیے۔یہ صحیح ہے کہ اگر ہندوستانی ساخت کے عطریات ملکر
کوئی صاحب انگریزوں کی ملاقات کو جاویں تو اکثر انگریز ناخوش ہوتے
ہیں۔مگر اسکے برعکس اگر یورپ کی ساخت کا کوئی عطر رومال میں
ہو تو وہ کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے بلکہ یہ تصور کرتے ہیں کہ یہہ
شخص بڑے نفیس مذاق کا آدمی ہے۔اس بارہ میں شائد بعض
سے اصحاب کا یہ خیال ہوکر یہ رعایت ولایت کے مال کی ہے ورنہ
عطر عطر سب برابر ہیں۔میری رائے میں یہ خیال صحیح نہیں ہے میں نے
ایک عرصہ کے غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ عطریات کا خوشگوار
یا ناگوار طبع ہونا مزاج۔مذاق اور دماغ کی موافقت یا ناموافقت پر منحصر ہے۔کچھ

عرصہ ہوا کہ مینے ایک اخبار میں یہ پڑھا تھا کہ ایک صاحب ہندوستان سے یورپ کی سیر کو تشریف لیگئے تھے۔ یہ اپنے ہمراہ کسی قدر ہندوستانی عطریات بھی درجۂ اعلےٰ کے لیتے گئے تھے۔ پیرس (دارالخلافہ ملک فرانس) کے ایک ہوٹل میں یہ ایک دن اپنا عطردان کھلا چھوڑ کر ہوا خوری کو چلے گئے۔ انکے تشریف لیجانے کے بعد ہوٹل کے ملازم کمرہ میں اپنا اپنا کارِ منصبی انجام دینے کے لئے گئے جاتے ہی سب کے سب بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر بعد انکی خبر کو کچھ اور اسی ہوٹل کے آدمی گئے۔ انپر بھی جاتے ہی غشی کا عالم طاری ہو گیا۔ یہ کیفیت دیکھکر تمام ہوٹل میں غل مچگیا اور چشم زدن میں کئی ڈاکٹر آموجود ہوئے بالآخر یہ تحقیق ہوا کہ ہندوستانی عطر نے ہوٹل کے ملازموں کے حواس کو مغلوب کر دیا ہے۔ جب انہیں خاص احتیاط سے باہر ہوا میں لایا گیا اور عطردان کو باہر نکلوا دیا گیا تو سب کے سب غش خوردہ اپنے ہوش و حواس میں آگئے۔ اس واقعہ سے جو کچھ نتیجہ برآمد ہوتا ہے وہ میری رائے کی تائید کرتا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ ہر ایک انگریز کو ہر ایک انگریزی عطر یکساں پسند ہے۔ ایک انگریز ایک عطر کو پسند کرتا ہے دوسرا اُسکے نام سے چیں بجبیں ہو جاتا ہے۔ یہی کیفیت اہلِ ہند کی ہے۔ ایک صاحب گلاب کے عطر کے شائق ہیں ہر وقت اس میں بسے رہتے ہیں دوسرے کو اسکی خوشبو پہنچتے ہی چھینکیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ دماغ ہل جاتا ہے۔ ایک صاحب عطر حنا اور مولسری کو پسند کرتے ہیں دوسرے صرف جوہی اور فتنہ کے مداح پائے جاتے ہیں۔ مینے خود اپنے ملک

کے قریب قریب تمام عطر اور کئی مشہور ولایتی عطر اور خوشبودار غازے وقتاً فوقتاً استعمال کئے ہیں اور اب میری قطعی رائے یہ ہے کہ ہمارے اکثر عطریات از سرتاپا اصلاح کے محتاج ہیں اور ولایتی عطریات انسے بدرجہا بہتر ہیں۔ ہمارے عطریات میں تین نقص خاص ہیں۔ اول انمیں اصلی خوشبو نہیں ہوتی یعنی جن پھولوں کے یہ عطر کہلاتے ہیں اُن پھولوں کی خالص خوشبو انمیں نہیں پائی جاتی۔ دوم یہ مرکب ہوتے ہیں۔ سوم یہ بہت تیز ہوتے ہیں اسیوجہ سے عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ عطریات کے استعمال سے نزلہ جلد آتر آتا ہے اور بال بہت جلد سفید ہوجاتے ہیں۔ درحقیقت ایسے عطریات جو دماغ کو کمزور کردیں قابل تعریف نہیں ہوسکتے۔ ہمارے بعض عطریات مثلاً فتنہ و عروس وغیرہ ایسے تیز ہوتے ہیں کہ انکے پاس آتے ہی دل و دماغ پراگندہ اور منتشر ہو جاتا ہے۔ اور غلیظ جذبات سر اٹھانے لگجاتے ہیں۔ میں ناقص عطریات اور نشہ آور اشیاء میں کچھ زیادہ فرق نہیں سمجھتا۔ جس طرح نشۂ مئے میں مخمور اشخاص سے تہذیب و اخلاق کے خلاف حرکات ظہور میں آجاتی ہیں اُسی طرح تیز عطریات میں ڈوبے ہوئے بھی اپنے دل و دماغ کو مشکل سے پاکیزہ اور اصلی حالت میں رکھ سکتے ہیں۔ غرضیکہ جب تک ہمارے اکثر عطریات کا اصولِ ساخت تبدیل نہیں کیا جائیگا ہرگز یہ عطریات شرفاء کے استعمال کے قابل قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ ایک ڈاکٹر صاحب کا قول ہے کہ پھولوں کی خوشبو چرائی جاسکتی ہے دبا کر نکالی نہیں جاسکتی۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر دو چینی کی یکساں طشتریوں پر مکھن پھیلا کر اوپر سے خوشبودار پھول بچھا دئے جاویں

اور پھر ایک طشتری پر دُوسری ڈھک دی جاوے اور وسط کے جوڑ کو آٹے یا کسی اور شئے سے بند کر دیا جاوے تا کہ ہوا اندر نہ جا سکے تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر پھُولوں کی خوشبُو مکھن میں بس جاویگی۔ اسی طرح سے دو تین مرتبہ عمل کرنے سے اُس مکھن میں اُن پھُولوں کی اصلی خوشبُو آجاویگی۔ یہ خوشبُو کسی طرح مُضر ثابت نہیں ہو سکتی۔ یورُپ کے عطر ساز اکثر عطریات کی طیّاری میں اسی اصُول کو مدّ نظر رکھتے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ وہ بجائے مکھن کے چربی جیسی مکرُوہ شئے کو استعمال کرتے ہیں یعنی چربی کو صاف شفاف کرکے میزوں پر پھیلا دیتے ہیں انکے اُوپر سینٹ فارمس (Scent tarms) (مُراد اُن کھیتوں سے ہے جہاں محض خوشبُودار پھُولوں کی کاشت عطریات طیّار کرنے کی غرض سے کیجاتی ہے) سے تازہ پھُول آتے ہیں اور اِن صاف چربی کے ٹکڑوں پر بچھاوئیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں اُن پر شیشہ کے چوکھٹے اور قالب رکھدیئے جاتے ہیں۔ جب اِن چربی کے ٹکڑوں میں اچھی طرح سے خوشبُو سرایت کر جاتی ہے تو اُنہیں مُقطّر شراب (Spirit Wine) کی بوتلوں میں ڈال کر عطر کے کارخانجات کو روانہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ بعض خاص اقسام کے پھُول ایسے ہیں کہ جنکی خوشبُو کو چرایا نہیں جا سکتا بلکہ آگ اور پانی کی امداد سے کشید کیا جا سکتا ہے۔ اور اِس اصُول پر بھی یورُپ میں کئی عطریات طیّار ہوتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جب سے مجھے تحقیق طور پر یہ معلوم

ہوا ہے کہ ممالک یورپ میں اکثر عطریات طیار کرنے کے لیئے پھولوں جیسی
خوبصورت اور پاکیزہ شے کے ساتھ حیوانات کی چربی اور شراب شامل
کی جاتی ہے اسوقت سے مجھے ان سے نفرت ہو گئی ہے۔ المختصر
عطریات کا استعمال برا نہیں بلکہ سراسر مفید ہے بشرطیکہ عطر عطر ہو۔
جہاں تک میں نے دیکھا ہے شرع کے پابند مولوی صاحبان خود عطریات
کا استعمال نہیں کرتے اور اوروں کو بھی اسے پاس رکھنے کی اجازت
نہیں دیتے۔ حضرت شیخ سعدی گلستاں میں صندل۔ عود۔ اور خوشبو
(مراد عطریات) کو زینتِ زناں فرماتے ہیں۔ مگر باینہمہ عطریات اور
خوشبو کے خلاف اِس قسم کی تعلیم مؤثر نہیں ہو سکی۔ اہلِ اسلام
میں خوشبو اور عطریات کا استعمال ہمیشہ سے جاری ہے۔ البتہ یہ
پایا جاتا ہے کہ انکو پھولوں اور نباتات کی خوشبو کی نسبت دیگر
اقسام کی خوشبویات زیادہ مرغوب رہی ہیں۔ فارسی کے علم ادب میں
خوشبو کے تلازمہ و ضلع میں مشک نافہ۔ مشک عنبر۔ صندل۔ عود۔
اگر۔ لخلخہ اور خوشبودار قرصوں کا زیادہ تر ذکر آتا ہے۔ عطریات
کا بہت کم۔ اگر کہیں آتا ہے تو صرف عطر کے لفظ پر اکتفا کی جاتی
ہے اِن کی تشریح نہیں ہوتی۔ عرق گلاب کا البتہ عطریات کے
تناسب سے زیادہ مذکور ہوتا ہے مگر حصولِ خوشبو کے بارہ میں فارسی
علم ادب کے مطالعہ سے میں نے بطورِ خود یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اہلِ فارس
کو پھولوں اور عطریات کی نسبت بادِ صبا۔ شمیم اور نسیم سحری سے

زیادہ اُنس رہا ہے اور اسی مذاق کا پرتو اُردو علم ادب پر پڑا ہے۔
گو اہلِ یورپ بھی صبح کی ٹھنڈی ہوا کے ثنا خواں ہیں مگر جس نسیم
کے اہلِ فارس دلدادہ ہیں وہ نسیم اہلِ یورپ کو اپنے اپنے وطن
میں شاذ و نادر نصیب ہوتی ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ زیادہ ٹھنڈ اور صبح
کی عبادت کا ٹھیک وقت مُعیّن نہ ہونے کی وجہ سے یورپین اصحاب
میں بالعموم دن چڑھے سو کر اُٹھنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اِس کے
برعکس اہلِ اسلام اپنے فرائض مذہبی انجام دینے کی غرض سے تُور کے
تڑکے جاگتے ہیں۔ لازمی تھا کہ اِس وقت کی کیفیت کا بیان اُنکے علم ادب
میں بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہو۔ غرضیکہ ہوا کے ذریعہ پھولوں کی
خوشبو حاصل کرنے کے اہلِ فارس ہمیشہ سے شائق رہے ہیں۔ اہلِ ہند
ابتداء سے خوشبو کو پاس رکھنے اور خوشبو کو پھیلانے میں آجتک تمام
دُنیا میں مُمتاز ہیں۔ علی الصّباح اُٹھکر غسل اور عبادتِ الٰہی کے بعد اعلےٰ
درجہ کی خوشبودار اشیاء کو آگ میں جلانے کی انہیں احکام مذہبی کی رُو
سے تاکید ہے۔ یہی عمل پھر سرِ شام کرنے کی ہدایت ہے۔ غرضیکہ خوشبو
سے اپنے دماغ اپنے مکان اور گرد و نواح کو رات دن مُعطّر رکھنے۔ ہوا کو
صاف کرنے۔ امراضِ مُتعدّی سے محفوظ رہنے اور اپنی صحّتِ جسمانی کو
ترقی دینے کا اِس سے بہتر ذریعہ مجھے اب تک دریافت نہیں ہوا۔ علاوہ
ازیں عطریات کے استعمال کی سوائے طلباء کے اور کسی کو مُمانعت نہیں
ہے بلکہ خاص خاص موسموں میں عطریات پاس رکھنے کی تاکید پائی جاتی

ہے۔طلباء کو اگر عطریات سے شوق کرنے کی ممانعت کی گئی ہے تو اسکی وجوہات ہیں ورنہ خوشبو کے استعمال سے انہیں منع نہیں کیا گیا ہے۔بلکہ ایک طرح حصولِ خوشبو اُن کے لئے لازمی ہے۔علی الصباح غسل کے بعد انکے لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ زعفران اور کافور صندل کے ساتھ گھس کر تمام پیشانی پر بطور ضماد لگادیں تاکہ کبھی پڑھتے وقت دردسر کی شکایت نہو اور دل و دماغ کو اس کی خوشبو سے فرحت حاصل ہو۔ازاں بعد ہون کرنا (یعنی آگ میں خوشبودار نباتات کو جلانا) اُن کا مذہبی فرض ہے۔سیر گلزار ان کے اشغال تفریح طبع میں سے ایک ہے۔ان امور سے صاف عیاں ہے کہ طلباء کے لیئے خوشبو سے مانوس ہونے کی کہاں تک تاکید ہے۔
البتہ تیز عطریات سے انہیں سروکار نہیں رکھنا چاہیئے۔اس کی وجوہات میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔نیز طلباء کو خاص ہدایت ہے کہ ایام طالبعلمی میں انتہا درجہ سادگی پسند رہیں۔یہ اصول انگریزی کے اصول
(Plain living and high Thinking) کے مطابق ہے۔مراد یہ ہے کہ طلباء کو اپنا وقت تحصیلِ علوم و فنون میں صرف کرنا چاہیئے۔آرائش اور وضعداری کے پھیر میں نہیں پڑنا چاہیئے۔عطر کچھ کم قیمت کی شے نہیں ہے۔لہٰذا اِسکا مُہیا کرنا ایسے طلباء کی بساط سے باہر ہے جنہیں نقد و جنس اپنے پاس رکھنے کی قطعی ممانعت ہو۔جن طالب علموں کی کل کائنات صرف سامانِ نوشت و خواند اور ایک بوریا ہو وہ عطردان کہاں رکھ سکتے ہیں۔عطر لگانا اُس وقت زیب دیتا ہے جبکہ جُملہ اشیاء موزوں

ہوں۔ موٹے اور کرخت کپڑوں پر دو چار چھ ماشہ عطر کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ پس اگر بزرگان ہند نے طلباء کو ایام طالب علمی میں عطر کی جانب ملتفت نہونے کی ہدایت کی ہے تو یہ سراسر واجبی ہے۔ غرضیکہ پھولوں کا بالواسطہ یا بلا واسطہ جسقدر تجارت پر اثر پڑتا ہے اسکی مختصر کیفیت مینے پیش کر دی ہے۔

چمن بندی اور پھولوں کا صنعت و حرفت پر اثر

جہاں تک مینے غور کیا ہے چمن بندی کا کارخانجات صنعت و حرفت پر کچھ کم اثر نہیں پڑتا۔ روز مرہ میری نظر سے انگریزی اخبارات و رسالجات میں سوداگروں کے ایسے اشتہارات گزرتے رہتے ہیں جنمیں کلیتاً چمن بندی کے ضروری آلات اور باغات کی مصرف کی چیزیں مشتہر کی جاتی ہیں۔ طرح طرح کے چاقو۔ قسم قسم کی قینچیاں۔ پہیے دار گھاس کاٹنے کی کلیں۔ بیلن۔ فوارے۔ چھڑکاؤ کے نل۔ آبپاشی کی پچکاریاں۔ درانتیاں۔ کدالیں۔ کھرپے۔ کھرپیاں۔ وغیرہ بیسیوں چیزیں ایسی ہیں کہ جنکی روز مرہ باغات میں ضرورت پڑتی ہے۔ جو سوداگر باغات کے ضروری سامان اپنی دکانوں میں رکھتے ہیں انکی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ فن چمن بندی کے متعلق ہر ایک چیز دکان میں ہو تاکہ خریدار کو جواب نہ دینا پڑے۔ باغات کے مفید مطلب جسقدر ایجادیں ہوتی رہتی ہیں اُن کا وہ خاص خیال رکھتے ہیں اور کم وبیش ہر ایک نئی چیز مہیا کر کے اشتہار دیدیتے ہیں۔ اسی طرح محض پھولوں کی اشیاء

کا بھی صنعت و حرفت پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہر شخص خوبصورت
گلدستے۔ ہار۔ پھولوں کے زیور اور پھولوں کی پوشاک طیار نہیں
کر سکتا۔ ہر شخص میں یہ قابلیت نہیں ہوتی کہ میزوں اور کمروں کو
موزوں طریق سے آراستہ کر دے۔ علےٰ ہذا۔ اِس دستکاری کو محنت
سے سیکھنا پڑتا ہے۔ روزمرہ اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے اِس کام
میں نئی سے نئی بات پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہیں
کام چلتا ہے۔ فی زمانہ میں دیکھتا ہوں کہ انہیں باغبانوں کی تنخواہیں
بیش قرار ہوتی ہیں جن کے ہاتھ میں کچھ صنعت ہوتی ہے۔ جن کو
پھولوں کا باہم میل ملانا بھی نہیں آتا اُنکی کیا کشش اور قدر ہو سکتی ہے

چمن بندی اور پھولوں کا عوام کی مجلسی حالت پر اثر

میری رائے یہ ہے کہ جیسے جیسے عوام کو
چمن بندی اور پھولوں سے شوق ہوتا
جاویگا۔ فرحت باغ زیادہ سے زیادہ ہوتے چلے جاوینگے۔ اِن باغات
کی وجہ سے لازمی ہے کہ عوام کو سیرِ گلزار اور شائستہ پیرایوں میں ورزشِ
جسمانی کا زیادہ موقعہ ملے۔ ایسی صورت میں باہمی ملاقات۔ تبادلۂ خیالات
اور رابطۂ اتحاد سے باہمی ہمدردی اور یگانگت کی ترقی ایک قدرتی امر
ہے۔ جب یہ بات حاصل ہو جاوے تو مجلسی اور اخلاقی اصلاح اور ترقی
کے لیئے میدان صاف ہو جاتا ہے۔ اِسوقت صرف ایک خطرہ ہوتا ہے
اور وہ یہ ہے کہ اِس منزل میں اگر بد کردار اور بد قماش آدمیوں کا
زیادہ اقتدار ہو جاوے تو وہ بہت سے اشخاص کو بُرائی کی جانب مائل

کر دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بجائے اخلاقی اصلاح کے مخرب اخلاق عمل شروع ہو جاتے ہیں اور مجلسی ترقی کی جگہ مجلسی تنزّل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس امر کی تشریح کے لیئے اگر ضرورت ہو تو میں ممالکِ یورپ اور ہندوستان کے ایسے واقعات کا حوالہ دیسکتا ہوں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر عقلمندوں کے لیئے اشارہ کافی ہے۔ اتنا کہدینا کافی ہے کہ جہاں بد وضع۔ خدائی خوار۔ اوباش اور بد اخلاق شخصوں کا مُقدّس صحنِ باغ میں دخل ہوا وہاں ضرور کسی طرح کی خرابیاں برپا ہو جاوینگی۔ اِس خطرہ سے محفوظ رہنے کے لیئے باغات کی بُنیاد ڈالنے سے پیشتر ایسی تدابیر ضرور سوچ لینی چاہئیں کہ جن سے باغات لگانے کا اصل مقصد ہمیشہ قائم رہے۔ اور کسی طرح کا نقص عائد نہ ہو سکے۔ ورنہ ع نیکی برباد گنہ لازم کی مثل صادق آویگی۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ہمارے مُلک کے کئی نیک دل۔ فیّاض اور متموّل اشخاص کارِ ثواب اور رفاہ عام کی غرض سے بڑے بڑے عالیشان باغ لگوا گئے ہیں اور اُنہیں عوام کے لئے وقف کر گئے ہیں مگر افسوس ہے کہ مستقل انتظام اور نگرانی کی معقول تدابیر نکرنے کی وجہ سے اُنکا اصل منشاء حاصل نہیں ہوا۔ اگر اُنکی ذات سے اِس بارہ میں سہل انگاری ظہور میں نہ آتی تو درحقیقت اُن کے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں فرق نہ آتا۔ وہ باغ جنکی بناء اعلےٰ درجہ کے اصُولوں کو مدِّ نظر رکھکر ڈالی گئی تھی آج وہاں وہ وہ کام ہوتے ہیں کہ ناگفتہ بہ۔ جرائم پیشہ اشخاص

اپنی پناہیں سمجھتے ہیں۔ قمار باز اور ہر قسم کے نشہ باز انہیں اپنے اشغال کے لئے عین موزوں تصور کرتے ہیں۔ بدکاریوں اور فحش راگ و رنگ کے لیئے وہ خصوصیت کے ساتھ انتخاب کیئے جاتے ہیں۔ ان تمام خرابیوں کی اصل وجہ وہی ہے جو میں ابھی عرض کر چکا ہوں ۔

پھولوں کی کاشت کا عوام کو شوق دلانے کی تدابیر۔

سب سے عمدہ طریق عوام کو پھولوں سے مانوس کرانے کا یہ ہے کہ جا بجا پھولوں کی نمایشیں کی جاویں۔ ان نمایشوں میں چونکہ باہمی مقابلہ ہوتا ہے انعام۔ تمغے اور سندات ملتی ہیں اس لیئے شائقین جن پھولوں کو نمایشوں میں لیجانا چاہتے ہیں۔ اُن پر خاص توجہ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے ملک میں عوام کو پھولوں سے شوق ہو جاوے تو یقیناً موسم بہار میں پھولوں کی نمائشیں ہوا کریں۔ جن میں دور دور سے لوگ شریک ہونے کے لئے آیا کریں۔ رفتہ رفتہ یہی نمایشیں اچھے خاصے میلے ہو سکتی ہیں اور ان میں علاوہ پھولوں کے سبز ترکاریوں۔ پھلوں اور ہر قسم کی زراعتی پیداوار کو جگہہ دیجانی ممکن ہے۔ اگر انتظام معقول ہو تو یہ نمایشیں مہذب تفریح طبع کا بڑا بھاری ذریعہ ہو سکتی ہیں میری رائے میں پھولوں کی کاشت پر توجہ دلانے کے لئے تعلیم یافتہ زمینداروں کو چاہئیے کہ پھولوں کے بیج خرید کر اپنے اپنے گاؤں میں دیہاتی طلباء کو کاشت

کے لئے دیں شہروں اور قصبوں میں۔ میونسپل کمیٹیوں کو چاہئے کہ اعلے
درجہ کے پھولوں کے بیج اور بلب خرید کر لڑکوں بالخصوص لڑکیوں
کے مدرسوں میں کاشت کی غرض سے تقسیم کریں۔ اور کم از کم سال
میں ایک مرتبہ میونسپل گارڈن میں پھولوں کی نمایش کیا کریں۔ اگر
عوام کی توجہ پھولوں کی کاشت کی جانب ہو جاوے تو میونسپل کمیٹیوں کو
انتظام صفائی میں بہت بڑی مدد ملا کریگی۔ جنہیں پھولوں سے شوق
ہو جاویگا وہ غلاظت اور بھدی چیزوں سے خود بخود نفرت کرنے
لگ جاویں گے۔ ابھی تک تعلیم نسوان کی ترقی کے لئے جا بجا تقسیم
انعام کے جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ اگر فہرست انعامات میں پھولوں
کے بیج اور خوبصورت گملے بھی شامل کر لئے جایا کریں تو بہت بہتر ہو

پھولوں کی کاشت کی تعلیم میں نے پڑھا ہے کہ اکثر ممالک یورپ
میں پھولوں کی کاشت کی تعلیم لڑکے لڑکیوں کو مدرسوں میں دیجاتی
ہے اور اُسپر بہت کچھ صرف کیا جاتا ہے مگر موجودہ صورت میں اِس
قسم کا انتظام ہمارے دیہاتی یا شہروں کے مدرسہ میں مشکل نظر آتا
ہے۔ ڈاکٹر سائم صاحب سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب سے اُنکے
ملازمت سے سبکدوش ہونے سے ایک سال قبل مجھے دیر تک تعلیم
زراعت و چمن بندی کے سوال پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ ڈاکٹر صاحب
فرماتے تھے کہ کئی پشت سے ہمارے خاندان میں زمینداری کا کام
ہوتا چلا آیا ہے اور ایام طفولیت میں مجھے فن زراعت و چمن بندی

و پرورش مویشیان کا کمال شوق رہا ہے۔ اِن کی تقریر کا خُلاصہ یہ تھا
کہ میں صدق دل سے چاہتا ہوں کہ یہاں کی زراعت اور اُس کی
مُختلف شاخوں کو خُوب ترقی ہو مگر مدرسوں میں ہم سوائے اِسکے
کہ زراعت کے اصُول کتابوں کے ذریعہ پڑھا دیں اور کچھ عملی طور پر
نہیں کر سکتے۔ نیز آپ فرماتے تھے کہ سر ڈینس فٹنر پیٹرک بالقابہ سابق
لفٹنٹ گورنر پنجاب کے رُوبرُو ایک مرتبہ یہ سوال پیش ہوا تھا کہ مدرسوں
کے ساتھ باغیچہ شامل کیئے جاویں اور طلباء کو فنّ چمن بندی میں کچھ
عملی تعلیم دیجاوے مگر انہوں نے اِس تجویز کو قطعی ناپسند فرمایا۔ وہ
فرماتے تھے کہ ممالکِ مُتوسّط میں مدرسوں کے ساتھ کہیں کہیں یہ ڈھکوسلہ
پایا جاتا ہے مگر یہ ایک محض لغو حیلہ ہے در اصل کچھ بات نہیں ہے۔
گورنمنٹ مدرسوں کے باغیچوں کے اخراجات کو برداشت کرنے کی گنجائش
نہیں دیکھتی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ بالعموم روپیہ کی کمی کی وجہ سے ضروری امُور
کو بھی انجام دینے میں قاصر رہتے ہیں پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ مدرسوں
کے باغیچہ کسی طرح مُفید ہو سکیں۔ دو چار دس پودے ہر شخص اگر چاہے
تو اپنے مکان میں لگا سکتا ہے۔ اِس میں مدرسوں کی کیا خصُوصیت
ہے۔ غرض سر دست یہ بہت مشکل نظر آتا ہے کہ ہر ایک مدرسہ کے ساتھ
باغیچہ فنِّ چمن بندی کی تعلیم کی غرض سے شامل کیا جاوے۔ اِس تعلیم
کی توسیع اگر تہ دل سے مدِّ نظر ہے تو بہتر ترکیب یہی ہے کہ سب سے پہلے
اِس فن کی مُفید اور عمدہ کتابوں کی ترقی اشاعت میں امداد دی جاوے

سالانہ نمایشوں میں مستحق اشخاص کو انعام و تمغے وغیرہ دیئے جاویں - سمجھدار
بچوں کو شوق دلایا جاوے کہ وہ اپنے گھروں میں پھولوں کے پودے لگاویں
تجربہ کاروں کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً انہیں مناسب ہدایات دیتے رہیں - ان
طریقوں سے مجھے کامل امید ہے کہ بہت جلد پھولوں کی کاشت کا شوق
ترقی پذیر ہو جاویگا - مینے ایک انگریزی رسالہ میں پڑھا تھا کہ ملک روس میں
بڑی بڑی کشتیوں میں پھولوں اور ترکاریوں وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے اور
جب یخ بستہ دریا روانی پر آجاتے ہیں تو علم نباتات کے پروفیسر اُن میں سوار
ہو کر دُور دراز تک سفر کرتے ہیں - دریاؤں کے کنارے جسقدر دیہات اور
شہر آباد ہوتے ہیں انہیں قبل از وقت آمد کی اطلاع دیدی جاتی ہے -
پھولوں اور کئی قسم کی زراعتی پیداوار کی جگہہ جگہہ نمایش ہوتی چلی جاتی ہے
ساتھ ہی پروفیسر صاحبان عوام کو مختلف اشیاء کے پیدا کرنے کے اصول
سکھاتے چلے جاتے ہیں - نیز اُن کی مشکلات متعلقۂ زراعت و چمن بندی
حل کر دی جاتی ہیں - جہاں جہاں یہ طویل کشتیاں ٹھہرتی ہیں وہاں میلا
لگ جاتا ہے - یہ بھی تعلیم زراعت و چمن بندی کا ایک طریق ہے -

ولایتی پھولوں کے ہندوستانی نام

اس کتاب میں سوائے خاص خاص پھولوں کے باقی
پھولوں کے نام زیادہ تر لاطینی ہیں - اکثر پھولوں کے
انگریزی نام بھی ہیں مگر ایسا کوئی نہیں جسکا لاطینی نام نہو - اب میں ایک
عرصہ سے یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر انکی باقاعدہ کاشت عوام نے شروع کی تو
غیر انگریزی داں اصحاب کو انکے صحیح نام لینے میں دقت پیش آویگی - اور

بلاشبہ ویسی ہی کیفیت ہوگی جیسیکہ آجکل بالعموم ہمارے مالیوں کی ہے۔ یہ بیچارے
می نی اونٹ کو برابر مینامنٹ اور جی بے نی ام کو جرمین اور وایولٹ
کو ویلٹ کہتے ہیں۔ علےٰ ہٰذا اور بہت سے ایسے نام ہیں کہ جنکا صحیح طور پر
ادا کرنا غیر انگریزی داں اشخاص کے امکان سے باہر ہے۔ مینے جہانتک تحقیق
کیا ہے سوائے خاص خاص کے زیادہ تعداد ولایتی پھولوں کی ایسی ہے جنہیں
ایک جنس مگر مختلف اقسام کے باہمی پیوند سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے
کہ ان کے ہندوستانی نام کیا ہو سکتے ہیں۔ میری یہ رائے ہے کہ جب تک ان
تمام پھولوں کے جن کا بیان اس کتاب میں ہے ہندوستانی نام نہوں ان کی
کاشت ہر دل عزیز نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوے کہ ولایتی پھولوں
کے ضرور ہندوستانی نام ہونے چاہئیں تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان
میں ایک زبان مروج نہیں ہے کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ نام کس زبان
میں ہوں اور انہیں کون مقرر کرے۔ در اصل یہ مسئلہ بہت غور طلب ہے اور
اسی کے حل ہونے پر یہ سوال قابل اطمینان طور پر حل ہو سکتا ہے۔ میں نے
جہاں تک غور کیا ہے لاطینی نام پھولوں کی زیادہ تر قدرتی ساخت پر رکھے جاتے
ہیں اور انگریزی نام پھولوں کی شکل و شباہت پر۔ اگر انگریزی ناموں کا بھاشا
اور اردو میں موزوں ترجمہ کر لیا جاوے تو بہت کچھ کام نکل سکتا ہے۔ جن
پھولوں کے ناموں کا موزوں ترجمہ نہو سکے انکے نام خود تجویز کر لینے میں کچھ عیب
نہیں ہے۔ بھاشائی زمانہ ایک ایسی زبان ہے جسے ہر ایک صوبہ کے اہل ہنود
باآسانی سمجھ سکتے ہیں اور بول سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسکا انحصار زبان سنسکرت

پر ہے۔ اُردو کا اسوقت دارومدار زبانِ عربی و فارسی پر ہے۔ اگر صرف بھاشا یا محض اُردو میں نام رکھے جاوینگے تب بھی کام نہیں چلیگا۔ پھر وہی دقّت پیش آویگی جیسی کہ ایک غیر انگریزی داں کو انگریزی الفاظ کے صحیح ادا کرنے میں پیش آتی ہے۔ اگر یہ حجت اُٹھائی جاوے کہ ہمارے مالی بالعموم جاہل ہوتے ہیں وہ کسی زبان کو نہیں جانتے وہ کیونکر پھولوں کے نام لے سکینگے تو اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ کوئی جہلا سے صحیح تلفّظ کی توقّع نہیں کر سکتا۔ مگر پھر بھی وہ غیر ممالک کی زبانوں مثلاً لاطینی۔ انگریزی۔ فرانسیسی کی نسبت دیسی زبانوں کو زیادہ صفائی کے ساتھ زبان سے ادا کر سکینگے۔ اُردو گو زیادہ تر عربی اور فارسی زبان کے الفاظ سے مشتمل ہے مگر عرصۂ دراز کی مشق اور استعمال نے عوام کے کانوں کو ان سے آشنا کر دیا ہے۔ اسکا یہی ثبوت یہ ہے کہ پنجاب یا اودھ کے دیہات کے ناخواندہ اشخاص جہاں انگریزی کی تقریر کا ایک لفظ نہیں سمجھتے وہاں اُردو کی تقریر کا خلاصۂ مطلب بطور خود نکال لیتے ہیں۔ غرضکہ میری رائے یہ ہے کہ ولایتی پھولوں کے نام بھاشا اور اُردو دونوں میں رکھنے چاہئیں۔ اِس بحث میں آخری نکتہ یہ ہے کہ پھولوں کے نام کون رکھے۔ اِسکا جواب آسانی سے نہیں دیا جا سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ اُردو کی ایک کتاب میری نظر سے گزری تھی جس میں علاوہ دیگر اقسام کی نباتات کے ذکر کے چند ولایتی پھولوں کا بھی نقشہ دیا گیا تھا۔ اِس نقشہ میں مصنّف نے اُنکے ہندوستانی نام بھی خود تجویز کر دیئے تھے مصنّف صاحب نے یہ بھی لکھدیا تھا کہ مینے اپنے باغیچہ میں یہی نام رائج کر دیے

ہیں۔ اور ایک موقعہ پر یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ علمِ نباتات کی تاریخ میں میرا نام کم از کم اس کارگزاری کے لیئے ہمیشہ یادگار رہیگا کہ مینے ولایتی پھولوں کے ہندوستانی نام رکھدیئے ہیں۔ بایںہمہ تعجب ہے کہ سوائے مجوز صاحب کے باغیچہ کے وہ اور کہیں مروّج نہیں ہوئے۔ پھولوں کے کسی کیٹلاگ (فہرست) میں اُنکا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ مالیوں کو اُن کا علم نہیں ہے اور نہ عوام کو اُنکا کچھ سان و گمان ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ یہ کام ایسا آسان نہیں ہے جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ میری رائے میں اِس مطلب کے لیئے ایک انجمن مُقرر ہونی چاہیئے جس میں پانچ قسم کے اصحاب ضرور شامل ہوں۔ اول علمِ نباتات کے ماہر دوم جنہیں پھولوں سے دلی شوق ہو اور اِسکے علاوہ اُنکی کاشت کا معقول تجربہ بھی حاصل ہو۔ سوئم۔ زباندان۔ چہارم۔ شاعر۔ اور شاعرانہ مذاق کے آدمی۔ پنجم۔ ایسے اشخاص جنہیں مُختلف پھولوں کے قدیم ناموں سے نسبتاً زیادہ واقفیت ہو۔ اِس انجمن کی کئی ماتحت انجمنیں ہونی چاہئیں جن میں بتدریج ہر ایک نگفتہ پر بحث ہو۔ جب صدرِ انجمن نئے نام منظور کرلے تو اُنکی فہرست چھپکر ہندوستان کے تمام سرکاری باغات۔ تمام تخم فروشوں۔ تمام مشہور باغات کے مالکوں اور مُہتموں اور پھولوں کی کتابوں کے مُصنّفوں کے پاس بھیجدینی چاہئیں۔ اِس وقت تک نئے نام رکھنے کا صرف یہی ایک عُمدہ طریق میری سمجھ میں آیا ہے ممکن ہے کہ دیگر اصحاب اِس سے کوئی

بہتر تجویز پیش کرسکیں۔ غرض حصولِ مُدعا سے ہے۔ طریقِ عمل پر ضد نہیں ہونی چاہئیے۔ افضل طریق سب کو اختیار کرنا واجب ہے
اخیر میں میں یہ امر بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ قریب قریب ہر ایک ولایتی پھول دین عیسوی کے مختلف پیشواؤں کے نام سے منسوب کیئے گئے ہیں مثلاً ہائپیریکم (گلِ مہندی) کے معنی ہیں (بیقراری) یہ پھول سینٹ لارنس سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اسی طرح کرسن تھیمم (گلِ داودی) سینٹ سیمن اور پوپ سنٹ مارک کے اسماء سے وابستہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر نسرین و نسترن خیری و خطمی کی یہ کیفیت نہیں ہے

چند امور واجب الاظہار اخیر میں اس امر کا انکشاف بھی میں بیجا نہیں سمجھتا کہ قریب سات سال سے پھولوں کی کاشت کا میں باقاعدہ علمی اور عملی طور پر مطالعہ کر رہا ہوں۔ جسقدر پھولوں کا اس کتاب میں ذکر ہے قریب قریب اُن سب کی کاشت کا مجھے ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اس تجربہ میں سوائے توجہ کے گرہ سے صرفِ زر نہیں کرنا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے میں وقتاً فوقتاً بعض معاملات میں رائے لینے یا خاص امور کی نسبت دریافت کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی رہی ہے۔ میں صدقِ دل سے مسٹر ڈبلیو گولن سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ بوٹانیکل گارڈنز سہارنپور اور مسٹر پی لنکاسٹر سکرٹری اگیری کلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا۔ کلکتہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے خط وکتابت کے ذریعہ میری معلومات کو وسعت دی

ہے۔ رسالہ انڈین گارڈننگ ۔ ویلینٹنگ ۔ کلکتہ۔ فن چمن بندی بالخصوص پھولوں کی کاشت کی نسبت مجھے ہر ہفتہ نئی سے نئی بتاتا رہتا ہے۔ مسٹر مِٹیل اِٹے ۔ کیٹلاگ چھاپہ سید نوین مشعوری ۔ مسٹر الفریجہ والش ۔ لن ڈودی کس ۔ پروفیسر ارشل وڈرو اور مسٹر ڈروری کی کتابوں سے بھی مجھے بہت کچھ مدد ملی ہے۔ انجام میں یہ امر بھی گزارش کردینا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میرا شروع سے ارادہ تھا کہ اِس کتاب میں پھولوں کی تصویریں بھی دی جاویں مگر کتاب کی ضخامت بہت بڑھ جانے کی وجہ سے یہ تمنائے دل پوری نہیں ہو سکی۔ اچھی چیز بغیر لاگت کے طیار نہیں ہو سکتی۔ اور لاگت لگانے میں دور اندیشی سے کام لینا عین مناسب ہے طبع ثانی میں اِس کمی کا پورا ہو جانا عوام کی قدر دانی پر منحصر ہے ✣

دیوی دیال

پھولوں کی کیاریوں

کے

نقشے

پھولوں کی کیاریوں کے نقشے

Diagrams of flower beds

حاشیہ۔ فرحت باغ کے مختلف خطّوں میں انواع و اقسام
کی کیاریاں بنوانی چاہئیں تاکہ باغ ہر طرف سے خوبصورت نظر
آوے زمین پر کیاریوں کے نقشے کھینچنے میں بالعموم صرف ایک
رسّی اور ایک چوبی یا آہنی میخ سے کام لیا جاتا ہے۔ میخ کو
مرکز قرار دے کر دائرے اور نصف دائرے وغیرہ کھینچے جاتے
ہیں۔ نمونے کے طور پر چند اقسام کی کیاریوں کے نقشے اِس
کتاب میں دیئے جاتے ہیں٭

علاوہ ازیں ہر ایک زبان کی نظم و نثر زمین پر کندہ کرکے
اُس میں موزوں پھول کیاریوں کے طور پر بوسکتے ہیں٭

نقشہ نمبر (۱)
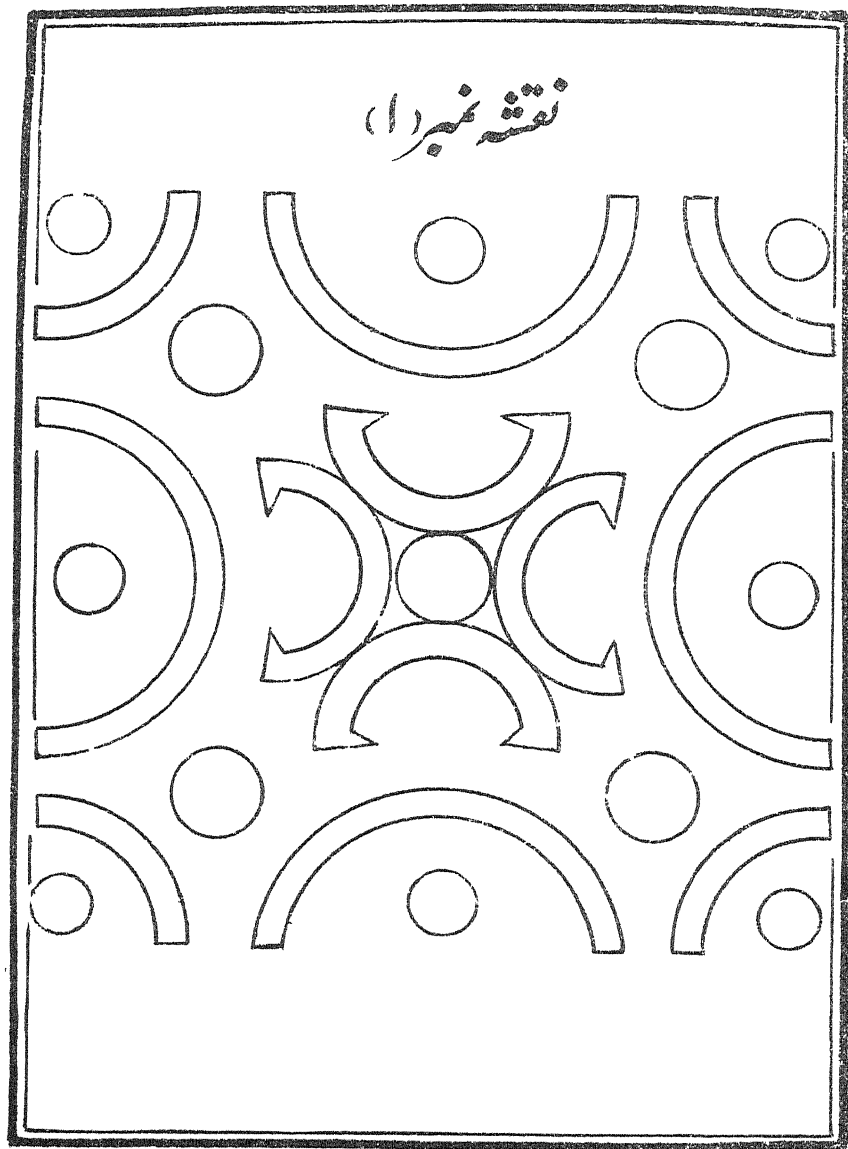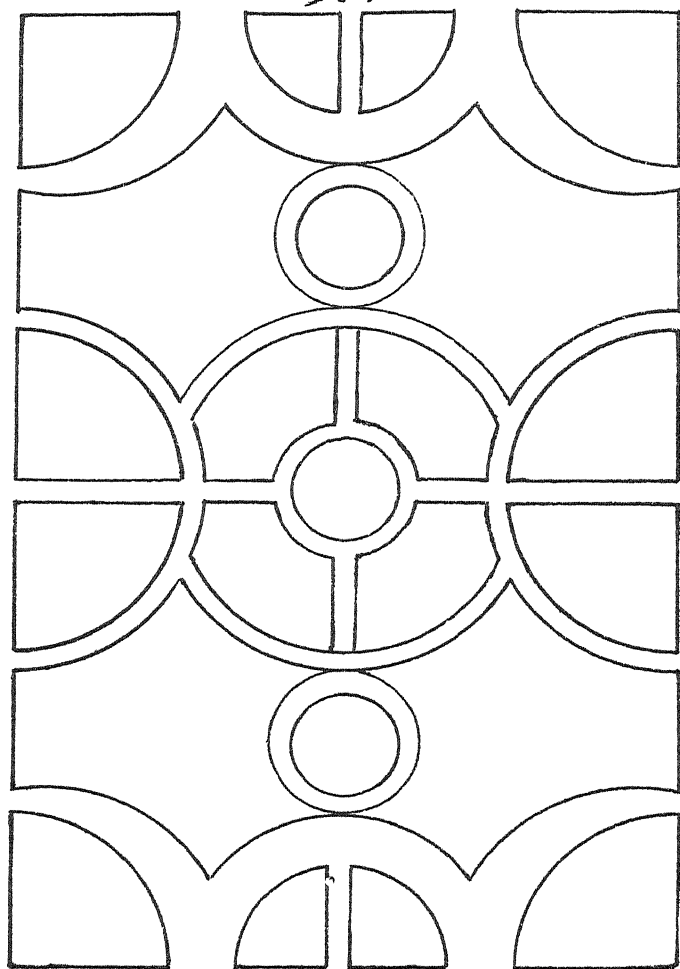
نقشہ نمبر (۲)

نقشہ نمبر (۳)

نقشہ نمبر (۴)

نقشہ نمبر (۵)

نقشہ نمبر (٦)

نقشہ نمبر (۷)

نقشہ نمبر (۸)

نقشہ نمبر (۱۰)
نقشہ نمبر (۹)
نقشہ نمبر (۱۱)

نقشہ نمبر (۱۲)
نقشہ نمبر (۱۳)
نقشہ نمبر (۱۴)
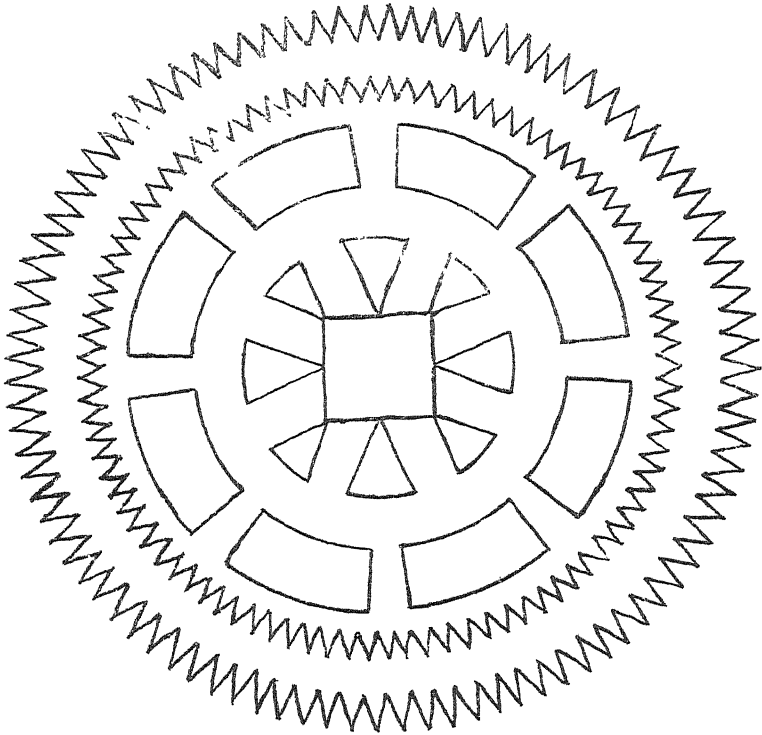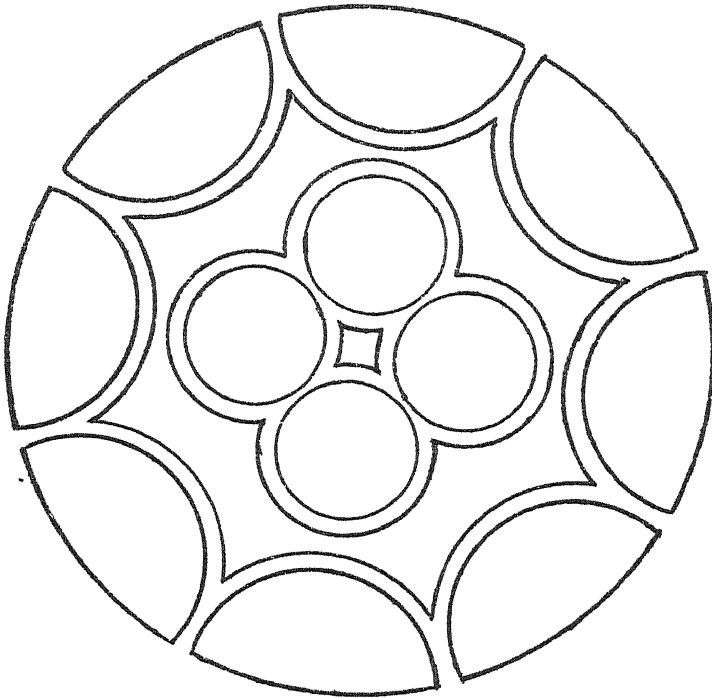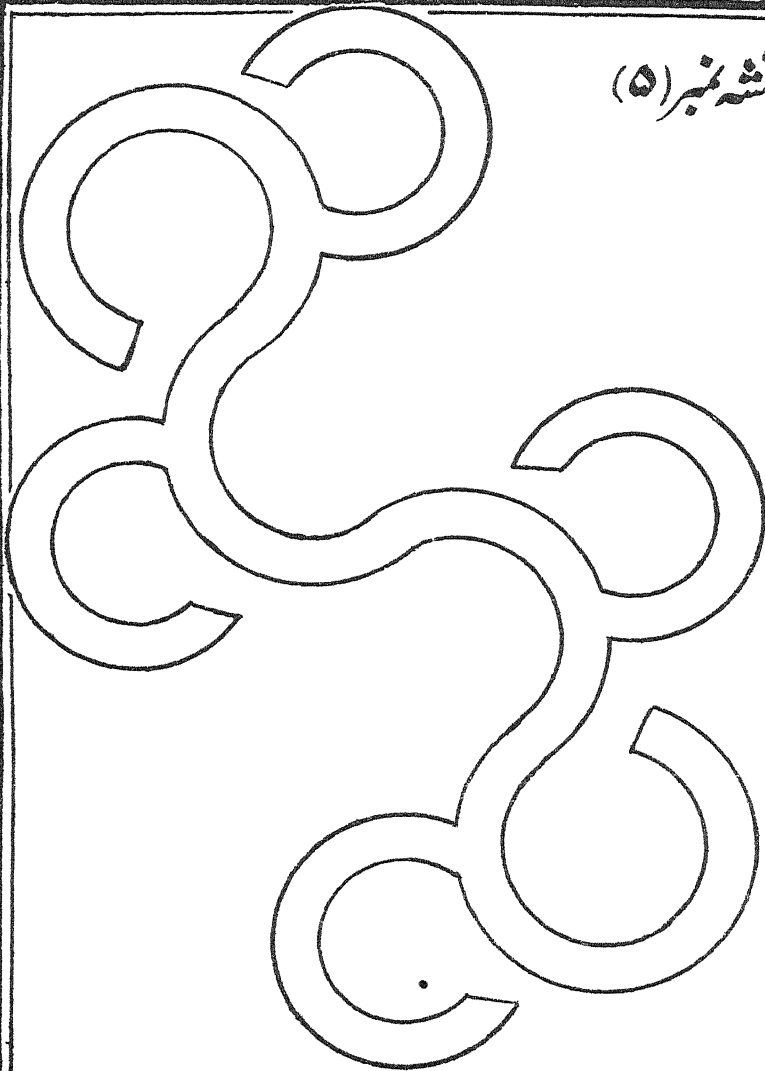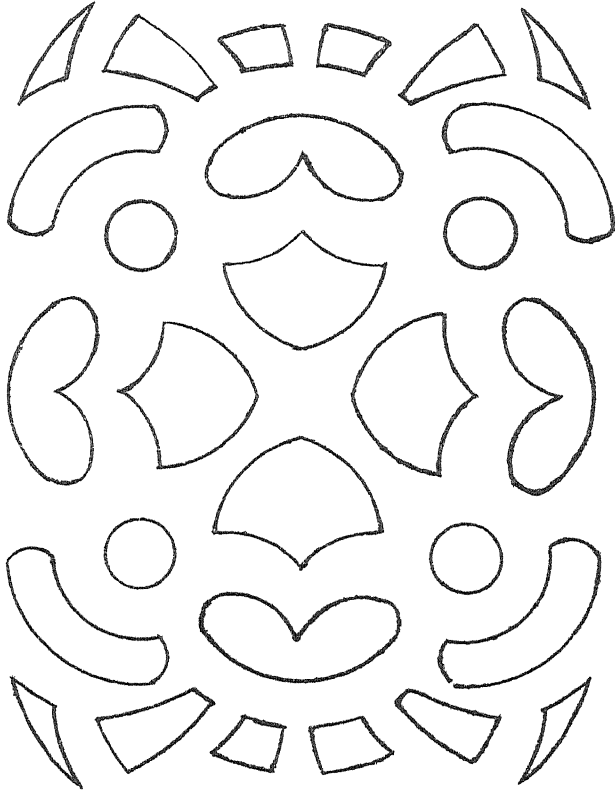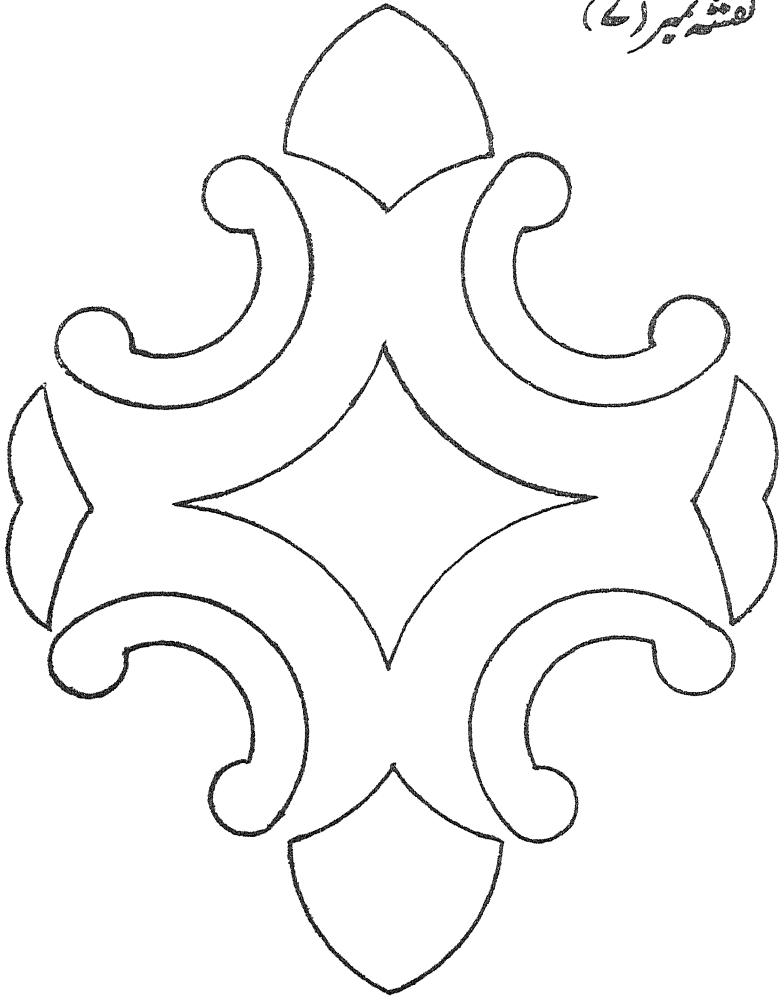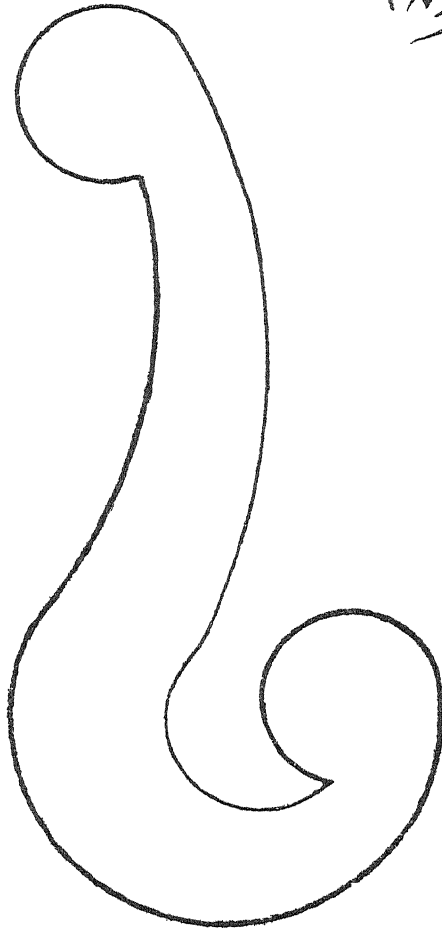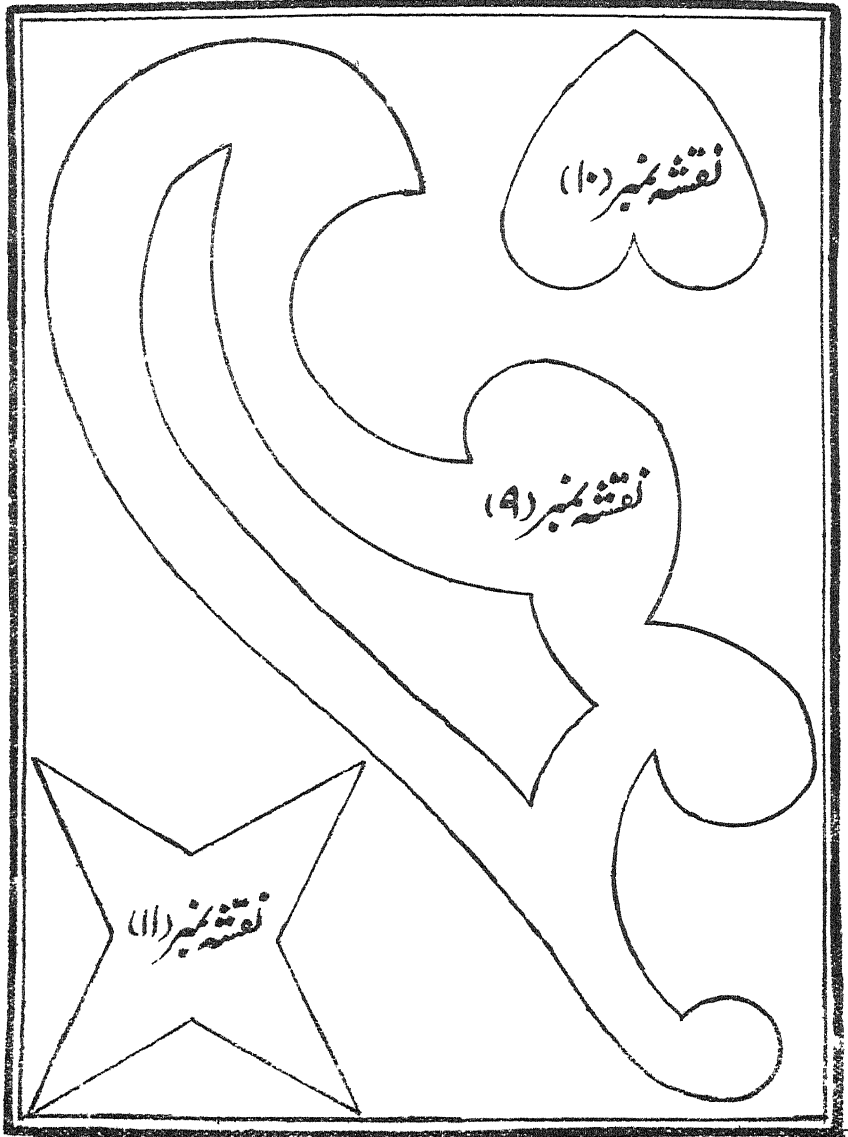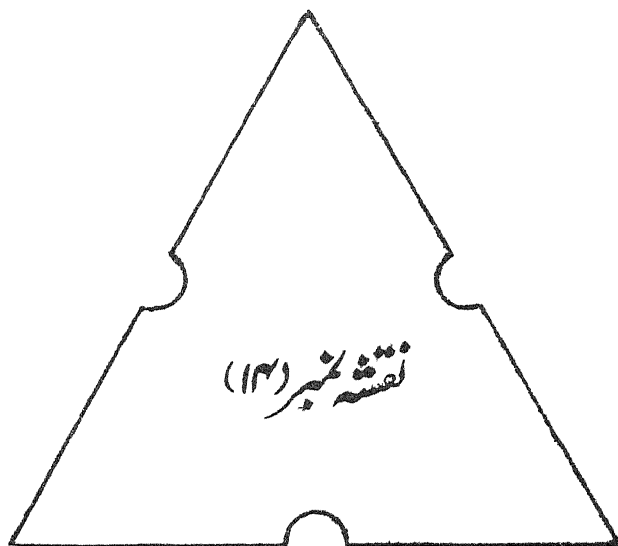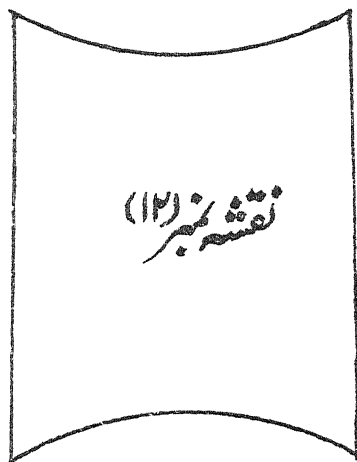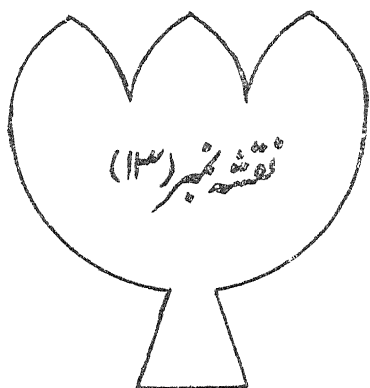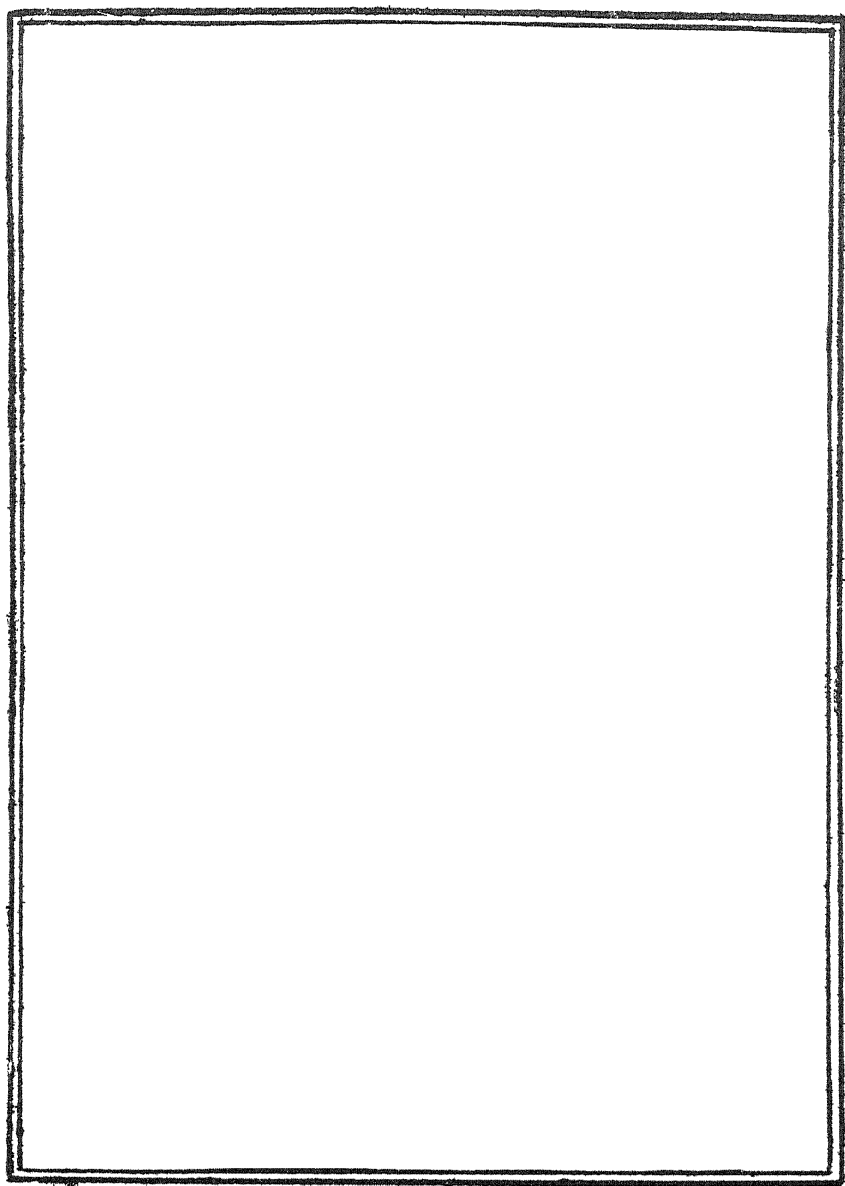
Flower garden or Pleasure garden.

گلستان۔ گلزار۔ پھلواڑی یا فرحت باغ

عام طور پر اُس خطّۂ زمین کو جس میں درخت۔ پھل۔ پھول۔ ترکاریاں
اور سبزہ وغیرہ ہوتا ہے۔ باغ کہدیتے ہیں۔ مگر باغ کے در اصل کئی جداگانہ
حصّے ہوتے ہیں۔ جب تک توضیح نہ کی جاوے یہ سمجھنا مُشکل ہے کہ
کِس قسم کے باغ سے مُراد ہے۔ بعض ایسے باغ ہوتے ہیں کہ جنمیں قریب قریب
تمام پھلوں کے ہی درخت ہوتے ہیں۔ اور کسی چیز کا نام تک نہیں ہوتا۔
بعض ایسے باغ ہیں کہ جن میں کہیں کہیں میوہ دار درخت۔ درختانِ چوب
یا آرائشی اشجار ہوتے ہیں۔ باقی ترکاریاں بوئی جاتی ہیں۔ ان کو بھی باغ
کہتے ہیں۔ بعض ایسے باغ ہوتے ہیں کہ جنمیں کئی قسم کے درخت ہوتے
ہیں مگر زیادہ تر اُنمیں پھولوں کے پودے ہوتے ہیں یہ بھی باغ کہلاتے ہیں

اِس سے ظاہر ہے کہ جبتک باغات کے مخصوص حصّوں کو مخصوص ناموں سے ظاہر نہ کیا جاوے اصل مُدّعا ذہن نشین ہونا دشوار ہے۔ مجھے اِس کتاب میں بد وضع۔ مخلوط۔ بے ترتیب۔ بے قاعدہ اور غیر آراستہ باغوں سے کچھ سروکار نہیں ہوگا۔ بلکہ جیسا کہ عنوان سے نمودار ہے صرف پھلواڑی یا **فرحت باغ** سے بحث ہو گی۔ اگرچہ پھولوں سے بھی قیمتی تجارتی اشیا طیار ہو سکتی ہیں اور محض پھولوں کی تجارت سے معقول منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پھول بالخصوص فرحتِ دل و دماغ اور تازگی نگاہ کے لیئے بوئے اور لگائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گلستان و گلزار کو فرحت باغ کہتے ہیں۔ مُراد یہ ہے کہ اِس کی موجودگی سے دراصل تفریح طبع مقصود ہوتی ہے۔ اور وہ فرحت و سرور جو اسکا ماحصل ہے گراں بہا نہیں۔ بے بہا ہے۔ حقیقت نگر آنکھ کے لیئے چمنستان سے بڑھکر اور کونسی جگہ مسرت افزا ہو سکتی ہے۔ قدرتِ حق کا مشاہدہ کرنے والوں کے لیئے گل و گلزار سے بڑھکر اور کونسا مقام دلکش اور دلچسپ ہو سکتا ہے۔ تمام صغیر و کبیر جس مقام کی سیر سے خود بخود شاداں و فرحاں ہو جاتے ہیں وہ گلستان کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ مسافروں کا تکان۔ تھکے ماندے اشخاص کی کوفت۔ سرسبز باغ میں پہنچکر آپ سے آپ دُور ہو جاتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مریض اور نقاہت مجسّم اشخاص چمن میں داخل ہوتے ہی گل و بلبل کی داستان اور پرندوں

کی خوش الحانی سُنکر کم از کم تھوڑی دیر کے لئے اپنی سب شکایت بھُول جاتے ہیں۔ زمانہ کے شاکی۔ مُصیبت زدہ۔ تازہ آفت رسیدہ۔ جور و تعدّی کے شکار۔ تنگدست۔ مظلوم و بیکس اشخاص بھی گُلگشتِ چمن میں کچھ دیر کے لئے اپنا دُکھ درد۔ اور رنج و آلام فراموش کر دیتے ہیں۔ غم و فکر میں ڈوبے ہوئے اشخاص زیر بار اور گراں بار اشخاص بھی ایک ساعت کے لئے باغ میں آکر سبکسار ہو جاتے ہیں۔ ایک پُر بہار باغ میں ٹہلتے ہوئے ہوا و ہوس کے بندوں کے ہاتھ پاؤں سے بھی مذمُوم عادات کی بیڑیاں کٹ جاتی ہیں اور وہ دفعتًا آزاد ہو جاتے ہیں۔ گو بعد میں وہ پھر اپنی اصلی حالت پر آ جاویں۔ آج کل کے زرد رُو۔ قبیلدار۔ پست قامت۔ کوزہ پُشت۔ مُنحنی۔ ضُعفِ بصارت ضُعفِ معدہ۔ دردِ سر اور امراضِ سینہ کے ہاتھوں نالاں۔ تنگ و تار مکانوں اور مُتعفّن گلی کُوچوں میں رہنے والے طالب علم صُبح کے وقت اگر کسی طرح اپنے جسمِ ناتوان کو لیکر کسی فرحت باغ میں پہنچ جاتے ہیں تو اِس میں ذرہ شُبھہ نہیں ہے کہ وہ چند لمحوں کے لئے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم کسی نئی دُنیا میں آ گئے ہیں جہاں ہمارا کالبدِ خاکی اور اعضائے جسمانی سب کے سب یک لخت تبدیل ہو گئے ہیں۔ دُنیوی خلجان میں مُبتلا۔ سارے دن ایک جگہہ جمے رہنے والے۔ کار و بار کے تردّدات میں مُستغرق اشخاص کا بھی اگر اتفاقیہ کسی لہلہاتے ہوئے گلشن میں گُزر ہو جاتا ہے تو اُن کے دل سے بے ساختہ واہ واہ کی صدا نکل جاتی ہے۔ محض کُندۂ ناتراش۔ سنگ دل۔ طمعی۔ خود ستا۔ خود بیں اور

خود غرض سے خود غرض بھی **فرحت باغ** کے اندر پھولوں کی بناوٹ اور اُن کی خوبصورتی دیکھ کر عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ فی الواقعہ ہمیں کسقدر قدرتی نازک خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تجربہ میں آیا ہے کہ بڑے بڑے منقبض مزاج اور صم بکم اصحاب بھی سیر گلزار میں شگفتہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ اب ارباب دانش و بینش خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا اِن باتوں کی کچھ قیمت ہو سکتی ہے؟ *

گلستان یا فرحت باغ کے لوازمات

فرحت باغ کے لوازمات بہت زیادہ ہیں اور جتنے بڑھانا چاہیں بڑھ سکتے ہیں۔ اِس چھوٹی سی کتاب میں اُن سب کا بیان محال ہے مگر حسب موقعہ ضروری امور کا ذکر ضرور کیا جاویگا۔ فرحت باغ چھوٹا سا بھی ہوتا ہے اور بہت بڑا بھی۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ بڑے باغوں میں بوجہ وُسعت زیادہ چیزیں مُہیّا کر سکتے ہیں۔ مثلاً کئی قسم کی خوبصورت کیاریاں[1]۔ پہاڑ[2]۔ فوارے دار پہاڑ[3] اور چٹان۔ آئینہ گھر[4]۔ بنگلے[5]۔ پختہ چکر[6]۔ سایہ دار روشیں[7]

ع[1] (Beds) ع[2] (Rockeries.)

ع[3] (Rockeries with fountains.)

ع[4] (Conservatory or glass house.)

ع[5] (Bungalows.)

ع[6] (Circular stands.) ع[7] (Pergola.)

نشستگاہیں[ع۸] بیلوں سے چھائے ہوئے منڈپ - پھولوں کی کٹی[ع۹] اور جھونپڑیاں[ع۱۰] - گھاس[ع۱۱] کے تختے - گپھائیں[ع۱۲] - نخلستان[ع۱۳] - انگورستان[ع۱۴] - خوش نما[ع۱۵] جھاڑیاں - سایہ دار[ع۱۶] راستے - حوض[ع۱۷] - تالاب[ع۱۸] - مصنوعی[ع۱۹] جھیلیں - پانی کی[ع۲۰] چادریں وغیرہ بنوا سکتے ہیں - مگر چھوٹے چھوٹے باغیچوں - مکانات یا کوٹھیوں کے احاطوں میں بھی اگر غور - علم اور تجربہ سے کام لیا جاوے تو بہت کچھ نزہت اور افزودگی صحت کا سامان فراہم کر سکتے ہیں - یہاں تک کہ جن مکانات میں بالشت بھر زمین بھی ایسی نہیں ہے کہ جہاں کچھ بو سکیں یا لگا سکیں وہاں بھی گملوں - معلق ٹوکریوں - صندوقچوں اور طشتریوں وغیرہ میں بیسیوں قسم کے پھول بیلیں - آرائشی گھاسیں - خوش نما پتّوں کے پودے - اور آرائشی تاڑ و کھجوریں وغیرہ لگا سکتے ہیں - یہ ہرگز خیال نہیں کرنا چاہئے کہ چمنستان میں صرف چھوٹے چھوٹے پھولوں کے پودے ہی ہونے چاہئیں - نہیں بلکہ پست اور میانہ قد کے اشجار[ع۲۱] منظر باغ کو خوش نما اور روح افزا کرنے کی غرض سے لگانے چاہئیں خاص خاص موقعہ پر میوہ[ع۲۲] دار درخت -

ع۸ (Shaded seats.) ع۹ (Flower Pandals.)

ع۱۰ (Flower Cottages.) ع۱۱ (Lawns.) ع۱۲ (Grottoes.)

ع۱۳ (Palm avenue.) ع۱۴ (Vineyards.)

ع۱۵ (Beautiful Thickets.) ع۱۶ (Shaded Avenues.)

ع۱۷ (Reservoirs.) ع۱۸ (Tanks.) ع۱۹ (Artificial Lakes.)

ع۲۰ (Water sheets.) ع۲۱ (Shrubs.) ع۲۲ (Fruit trees.)

کہیں کہیں بلند قامت درختان[عہ۱] چوب۔ طرح طرح کی بیلیں[عہ۲] قسم قسم کی
اورچڈ[عہ۳] (اورچڈ انگریزی نام ہے۔ یہ پودے نازک اور قیمتی ہوتے ہیں
اِن کی جڑیں گداز اور گانٹھ دار ہوتی ہیں۔ بالعموم جنگلوں اور پہاڑوں
میں درختوں کی کھوؤں میں خود رو پائے جاتے ہیں جنہیں فریفتہ
چمن بندی سے خاص شوق ہے وہ اپنے باغوں میں کاشت کرتے
ہیں مگر ہر ایک اورچڈ ہر جگہہ نہیں لگ سکتی۔ تر اور سرد
مقامات میں یہ پودے خوب نشو و نما ہوتے ہیں۔ ان کے پھول
اور ان کے پتے وغیرہ دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں) زیبایشی[عہ۴] تاڑ
و کھجوریں۔ کئی قسم کی ناگ[عہ۵] پھنی۔ عجیب و غریب شکلوں کے
مختلف اقسام کی فرن[عہ۷] (فرن انگریزی نام ہے۔ ناگر موتھا جو کنوؤں
کی اندرونی دیواروں پر اکثر اُگ آتا ہے۔ اقسام فرن میں سے ایک ہے)
خوبصورت پتوں[عہ۸] کے پودے۔ آرایشی گھاسیں[عہ۹]۔ انواع و اقسام کے
گداز تنہ کے درخت[عہ۱۰]۔ رنگ برنگ کی بلب[عہ۱۱] (بلب انگریزی نام
ہے جسکے معنے گانٹھ یا گٹھیوں کے ہیں۔ ان کی جڑیں پیاز کی مانند ہوتی ہیں۔

عہ۱ (Timber Trees,) عہ۲ (Creepers,) عہ۳ (Orchids.)

عہ۴ (Ornamental palms.) عہ۵ (Cacti of sorts.)

عہ۶ (Ornamental gourds.) عہ۷ (Ferns.)

عہ۸ (Beautiful Foliage plants.) عہ۹ (Ornamental grasses.)

عہ۱۰ (Plants with fleshy rhizomes.) عہ۱۱ (Bulbs.)

بلب کی بہت سی قسمیں پائی جاتی ہیں اور فی الحقیقت اُنکے پھولوں
کے رنگ اور خوشبو کی جس قدر تعریف کی جاوے بجا ہے۔ جُداگانہ
اقسامِ سوسن[۱]۔ کئی وضع کے بیت[۲] کئی قسم کے خوش رنگ۔
دھاری دار اور مختلف جسامت کے بانس[۳]۔ صدہا قسم کے آبی پودے[۴]
و بیلیں وغیرہ سب گلشن یا فرحت باغ کے لوازمات ہیں۔ اور اُنکے
باغ کی زیب و زینت متصوّر ہے۔ غرضیکہ گلستان یا فرحت باغ وہی
ہے جس میں چھٹوں موسموں کا سامانِ تفریحِ طبع موجود ہو۔

گو اِس وقت عام رواج جاتا رہا ہے مگر تاہم کہیں کہیں ایسے
باغ موجود ہیں جن کے کئی طبقے یا تختے ہوتے ہیں مگر باہر سے
ایک نگاہ میں سب طبقے ہموار نظر آتے ہیں۔ انگریزی زبان میں
اِس قسم کے باغات کو **لینڈسکیپ[۵] گارڈن** کہتے ہیں۔
حال میں ممالکِ یورپ میں اِس قسم کے باغات بنوانے پر خاص توجہ
عوام کی جانب سے ہوئی ہے۔ ہندوستان میں چند تجربہ کار ایسے موجود
ہیں جو اپنے اہتمام میں ایسے باغ بنوا سکتے ہیں ؞

ح۱ (Lily.)   ح۲ (Canes.)

ح۳ (Ornamental Bamboos.)

ح۴ (Aquatic plants.)

ح۵ (Landscape garden.)

پھولوں کی کاشت کے مقام

سب سے پہلے ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ ہم پھولوں کی کس کس جگہہ کامیابی کے ساتھ کاشت کر سکتے ہیں۔ ذرہ توجہ کرنے سے خود بخود واضح ہو جاویگا کہ پھولوں کی کاشت زمین میں ہی کی جا سکتی ہے۔ خواہ وہ زمین میدانوں کی ہو یا پہاڑوں کی۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ضرورت امّ الایجاد ہے۔ چنانچہ انسان نے اپنا شوق پورا کرنے کی غرض سے زمین کو کہیں گملوں میں بھر دیا ہے۔ کہیں صندوق اور صندوقچوں میں بند کر دیا ہے۔ کہیں ٹوکریوں میں ڈالکر آویزاں کر دیا ہے۔ کہیں اپنی جودت طبع سے درختوں کی کھوؤں[۱] میں جماکر اپنا کام لے لیا ہے۔ اور کہیں پانی کے اوپر بچھا کر اپنا مطلب حل کر لیا ہے۔ غرضیکہ پھولوں کی کاشت۔ زمین[۲]۔ گملوں[۳]۔ طشتریوں[۴]۔ منقش گلدانوں[۵] مصنوعی پہاڑوں[۶]۔ تپائیوں[۷] سیڑھی دار چبوتروں[۸] گول چکروں[۹]۔ معلق ٹوکریوں[۱۰]۔ گپھاؤں[۱۱]۔ آہنی جالیوں[۱۲] بانس[۱۳] کی جعفریوں

---

[۱] (Hollows of trees.) [۲] (Soil)

[۳] (Pots.) [۴] (Pans.) [۵] (Vases.) [۶] (Rockeries.)

[۷] (Wooden stands.) [۸] (Flower Galleries.)

[۹] (Circular platforms.) [۱۰] (Hanging baskets.)

[۱۱] (Grottoes.) [۱۲] (Iron netting.) [۱۳] (Bamboo Trellis work.)

کیاریوں[1]۔گرم کیاریوں[2] اور آئینہ گھروں[3] وغیرہ میں کی جا سکتی ہے۔

زمین[4]۔ درستی زمین[5]۔گملے بھرنا[6]۔پانی کی نالیاں[7]

پھولوں کی کاشت کے لیئے وہ زمین موزوں اور عمدہ شمار کیجاتی ہے جس میں معدنی جزو کی نسبت نباتاتی جزو زیادہ ہو۔کیسی ہی طاقتور اور درجۂ اعلےٰ کی زمین ہو جب تک اُسے درست نہ کیا جاوے پھولوں کی کاشت بدرجۂ اکمل اُس میں نہیں کر سکتے۔ پھولوں اور نازک پتّوں کو پیدا کرنے اور اُنہیں سرسبز رکھنے کی صلاحیت اُسی زمین میں ہو سکتی تھی کہ جس میں نباتاتی جزو ہونے کے علاوہ ہوا اور روشنی کا گزر بسہولیت تمام ہو سکے۔ بالعموم **دومٹ** زمین جس میں دو حصّے چکنی مٹّی اور ایک حصّۂ ریت ہوتا ہے۔پھلواڑی کے لئے اچھی خیال کی جاتی ہے۔ بہت چکنی۔بہت ریتلی یا سخت زمین پھولوں کی کاشت کے قابل نہیں ہوتی۔تا وقتیکہ اُسے درست نہ کیا جاوے۔درستی زمین کے دو طریق ہیں۔ اوّل تبدیلِ مٹّی۔ دوم کئی طرح کی کھادوں کے ذریعہ

---

۱ (Beds.) ۲ (Hot beds.)
۳ (Conservatories.) ۴ (Soil.)
۵ (Preparation of the soil.) ۶ (Potting and Potting soil.)
۷ (Drainage.)

اُسے درست کرنا۔ اگر کسی خاص جگہہ فرحت باغ بنانا مدِ نظر ہو مگر وہاں کی زمین کی مٹی کمزور یا ناقص ہو تو بہترین ترکیب یہ ہے کہ دریا یا ندی نالوں کے کناروں کی وہ مٹی جو پانی اُترنے سے رہ جاتی ہے منگواکر زمین کے اُوپر خوب پھیلوا دیں۔ اِس مٹی کو **کچھار** کہتے ہیں۔ اِس میں چکنی مٹی۔ ریتا۔ معدنی اور نباتاتی اجزاء وغیرہ سب ہوتے ہیں۔ دریا اور ندیاں پہاڑوں اور مختلف قسم کی زمینوں سے یہ سب چیزیں اپنے ساتھہ موسم برسات میں بہا لاتی ہیں۔ چڑھتے وقت یہ قیمتی اشیاء آس پاس کی زمینوں کے نذر کر دیتی ہیں۔ اُترنے کے بعد ایسی بیش بہا اجزاء سے معمور مٹی کو اُٹھواکر جہاں ڈال دیا جاویگا سبزہ لہلہانے لگیگا۔ اگر کسی وجہ سے یہ مٹی نہ ملے تو تالابوں کی سیاہ اور چکنی مٹی بہت مُفید ثابت ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اِس میں نباتاتی جزو زیادہ ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی مُہیّا نہو سکے تو اچھے کھیتوں کی مٹی یا پُرانی کچی دیواروں اور چھتوں کی مٹی سے کام لے سکتے ہیں۔ اگر اِس میں بھی دقت محسُوس ہو تو اُسی زمین کو جس میں باغ لگانا منظُور ہے کھاد کے ذریعہ درست کر لیں۔ خواہ کیسی ہی زمین ہو مُقدّم امر یہ ہے کہ اِس میں خُوب بوسیدہ پتّوں کی کھاد دی جاوے۔ اگر زمین بہت چکنی ہو تو اُس میں بوسیدہ پتّوں کی کھاد کے علاوہ پُرانی رلید کی کھاد اور پُرانی گوبر کی کھاد دی جاوے۔ نیز ایک حصّہ موٹا بالُو ریتا

پیلی اینٹوں کی سُرخی۔کسی قدر پتّوں یا لکڑی کی راکھ اور اَن بجھے کوئلوں کا چورا دینا انتہا درجہ فائدہ مند ہوگا۔سخت زمین میں بھی بجنسہ یہی عمل کارگر ہوتا ہے۔ البتہ جہاں زمین ریتیلی یا بہت ریتیلی ہو وہاں اُس کی درستی کی یہ ترکیب ہے کہ ایک حصّہ چکنی مٹّی۔ دو حصّے پتّوں کی بوسیدہ کھاد دیکر ہل چلوا دیں۔ بعد ازاں راکھ۔ پُرانے گوبر کی کھاد۔ اور کسی قدر پیلی اینٹوں کی سُرخی کو ملا کر سطح پر پھیلوا دیں۔ ازاں بعد دو بارہ ہل چلوا کر سُہاگہ پھروا دیں اگر زمین کا ٹکڑا بہت چھوٹا ہو اور ہل چلنے کی اُس میں گنجایش نہو تو پھاوڑوں سے بھی یہی عمل کر سکتے ہیں۔ گلشن کی زمین کو طاقت ور کرنے کی ایک سہل اور افضل ترکیب یہ ہے کہ کاشت سے دو تین مہینے پہلے ناکارہ روئیدگی۔ سبز گھاس۔جنگلی بیلیں اور خار و خس وغیرہ کو جمع کرا کے زمین میں بچھوا دیں اور اُوپر سے مٹّی سے دبوا دیں درستی زمین کے متعلق ایک اور بڑا اصول ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ کاشت سے ایک عرصہ پہلے موسم گرما میں جوتائی یا کھدائی کرائی جاوے اور کچھ وقفہ دیکر پانچ چار مرتبہ پھر کرائی جاوے تاکہ زمین ہوا اور دھوپ کی تاثیرات سے خوب مستفید ہو جاوے۔ اِس طرح سے زمین کی مٹّی کے اجزاء فی الفور نرم و نازک پودوں کو پوری خوراک دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اگر تازہ جُتی یا کھدی ہوئی زمین میں پھولوں کی کاشت کی جاویگی تو جیسی کہ چاہیئے کامیابی

ہرگز نصیب نہیں ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ اس مٹی میں پودوں کو یک لخت پرورش کرنے کی قابلیت بہت کم ہوگی۔ پھولوں کی کاشت کے لئے درستیٔ زمین کے بارہ میں ایک اور خاص لحاظ یہ رکھنا چاہیئے کہ کھدائی یا جتائی ہر حالت میں گہری ہو۔ وجہ یہ ہے کہ کھدائی یا جتائی سے مٹی نرم اور بھربھری ہو جاتی ہے۔ لہٰذا نرم و نازک پودوں کی جڑیں بآسانی زمین کے اندر چلی جاتی ہیں۔ جہانکہ اُنہیں طراوت ملتی رہتی ہے اور تپش آفتاب کے گزند سے وہ بہت کچھ محفوظ رہتی ہیں +

گملے دو مطالب کے لئے بھرے جاتے ہیں ایک پنیری اور دوسرے پھولوں وغیرہ کے لگانے کے لئے۔ اِس عمل میں خاص احتیاط صرف دو باتوں کی رکھنی چاہیئے۔ اوّل یہ کہ مٹی بھرنے سے پہلے پانی کے نکلنے کا التزام رکھ لیا جاوے۔ دوم یہ کہ مٹی درست ہو گملے بھرنے سے پہلے یہ کرنا چاہیئے کہ اندر کی جانب سے گملے کے پیندے کے سوراخ پر ایک ٹھیکری رکھکر اُس کے اُوپر تھوڑی سی نارجیل کی جٹا یا چیڑھ کے خشک پتے یا اگر یہ دونوں چیزیں موجود نہوں تو درختوں کے خشک پتے ڈال دیں۔ پھر مٹی بھرنی شروع کردیں ٹھیکری رکھنے سے مراد یہ ہے کہ سوراخ کے اندر سے گملے کا زائد پانی بآسانی نکل جاوے۔ اور نارجیل کی جٹا یا پتے رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ پانی کے ساتھ بکھر کر گملے کی مٹی بہ نہ جاوے۔ اگر گملے میں

زائد پانی جمع رہیگا تو پودوں کی جڑوں کو سخت نقصان پہنچیگا۔ اور اگر مٹی رفتہ رفتہ سوراخ کی راہ خارج ہوتی رہیگی تو لازمی طور پر پودے کمزور ہوتے جاوینگے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ جب پودوں کی خوراک روز بروز کم ہوتی جاویگی تو وہ کیونکر اپنی اصلی حالت پر رہ سکتے ہیں۔ ٹھیکریاں کسی پرانے گھڑے یا صراحیوں وغیرہ کی ہونی چاہئیں جن میں کسی قدر جھکاؤ ہوتا ہے۔ بالکل ہموار ٹھیکریاں پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہیں۔ اگر پنیری لگانے کے لئے گملے بھرنے ہوں تو اُن میں وہ مٹی بھرنی چاہیئے جس کے تیار کرنے کی ترکیب ذیل میں لکھی جاتی ہے :-

دو حصے باغیچہ کی عمدہ مٹی۔ ایک حصہ موٹا بالو ریت اور ایک حصہ بوسیدہ پتوں کی کھاد۔ (جس میں کوڑا کرکٹ بالکل نہو اور وہ ملنے سے باریک ہو گئی ہو) ان سب کو ملا کر ایک کر دیں حسب ضرورت اس مرکب مٹی کو پنیری کے گملوں میں بھر سکتے ہیں مگر یہ مرکب مٹی گملے بھرنے سے بہت عرصہ پہلے نہیں بنانی چاہیئے۔

جن گملوں میں پنیری لگانی ہو اُن میں ہرگز اور کوئی کھاد نہیں دینی چاہیئے۔ زیادہ طاقت ور مٹی یا تیز کھاد سے بیج یا تو پھوٹنے سے رہ جاتے ہیں یا قبل از وقت پھوٹ کر جل جاتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ پنیری کے گملوں میں سادہ مٹی۔ موٹا ریت اور پتوں کی بوسیدہ کھاد عین مفید ثابت ہوتی ہے +

پھول۔ پتے وغیرہ لگانے کی غرض سے گملے بھرنے کے لئے
مرکب مٹی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پرانے گملوں کی مٹی
(جس میں پودوں کا بالعموم سوت کی مانند باریک جالا شامل ہوتا
ہے) نکلوا کر ایک جگہ ڈھیر کرا دیں۔ ایک حصہ یہ ہو تو دو حصے
باغیچہ کی عمدہ طاقت ور مٹی اس میں شامل کرا دیں۔ مگر یہ خیال
رہے کہ یہ مٹی سطح زمین کی ہو۔ نیچے کی نہ ہو۔ خواہ پنیری اگانے کے
لئے گملے بھرنے ہوں یا پھول لگانے کے لئے۔ مٹی دونوں صورتوں
میں سطح کی ہو۔ سطح کی مٹی کی نسبت اس لئے تاکید ہے کہ زمین
کی اوپر کی مٹی کو ہوا اور دھوپ اپنی تاثیر سے ایسا کر دیتی ہے کہ
یہ نرم و نازک پودوں کو فی الفور خوراک بہم پہنچانے کے قابل
ہو جاتی ہے۔ سطح زمین کے بہت نیچے کی مٹی میں یہ بات شروع
میں نہیں ہوتی۔ کاشت سے پہلے زمین میں قلبہ رانی کرنے کا بھی
اصل مدعا یہی ہوتا ہے کہ زمین کی مٹی ہوا اور دھوپ کے اثر سے
فیض یاب ہو کر فصل کو یک لخت پرورش کرنیکے قابل ہو جاوے
غرضیکہ پھولوں کی کاشت کے لئے گملوں کی مٹی میں ایک حصہ پرانے
گملوں کی مٹی۔ دو حصہ باغیچہ کے سطح کی طاقت ور مٹی۔ ایک حصہ
بوسیدہ پتوں کی کھاد۔ اور ایک حصہ بوسیدہ گائے بھینسوں کے گوبر
کی کھاد ہونی چاہئے۔ ان سب کو خوب آمیز کر کے لوہے یا بانس
کے چھلنے سے چھان لیں تا کہ ٹھیکریاں وغیرہ علیحدہ ہو جاویں۔

زاں بعد گملوں میں بھر دیں مگر مٹّی کناروں سے ذرہ نیچی رہنی چاہئے
بعض اصحاب گملوں میں مٹّی بھرنے کے لئے دو خاص ترکیبوں سے کام لیتے ہیں مگر ان میں کچھ زیادہ تفاوت نہیں ہے۔ ایک یہ کہ بارش ہونے کے بعد گھاس۔ ناکارہ خار و خس اور جنگلی بیلیں وغیرہ جڑ سمیت اُکھڑواتے رہتے ہیں۔ اِس طرح پر کہ جڑوں کے ساتھ کچھ مٹّی بھی چلی آوے۔ اِس قسم کی روئیدگی کو جس کے ساتھ کسی قدر مٹّی بھی وابستہ ہوتی ہے ایک گڑھے میں ڈلواتے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی درختوں کے پتّے اور خشک مٹّی کا اُوپر سے بتدریج غلاف دیتے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ گڑھے کو بند کر دیتے ہیں۔ چھ سات مہینہ بعد مٹّی اِس قابل ہو جاتی ہے کہ اُسے پانچ سات دن دُھوپ میں رکھ کر گملوں میں بھر دی جاسے۔ دُوسری خاص ترکیب یہ ہے کہ گھاس کو اِس طرح سے چھلواتے ہیں کہ اُس کے ساتھ ایک ایک دو دو انچہ مٹّی چلی آتی ہے۔ یا گھاس والی مٹّی کے ڈلے نکلوا نکلوا کر ایک جگہہ جمع کراتے جاتے ہیں۔ اِس طرح پر کہ گھاس کا رُخ نیچے کو رہے اور مٹّی کا اُوپر کو۔ ساتھ کے ساتھ کچھ پتّے اور مٹّی اَور ڈلواتے چلے جاتے ہیں۔ پانچ چھ مہینہ میں بارش کی نمی اور حرارتِ آفتاب کے باعث گھاس اور پتّیاں گل کر مٹّی میں مل جاتی ہیں۔
اِس مٹّی کو باریک کر کے گملوں میں بھر دیتے ہیں۔

بند پانی کا خطرہ جسقدر فرحت باغ میں ہوتا ہے اور کہیں نہیں۔ باعث عیاں ہے کہ پھولوں سے بڑھکر نازک شے اور کیا ہو سکتی ہے باغ لگواتے وقت مقدم لحاظ اس امر کا رکھنا چاہئے کہ نالیوں کا سلسلہ بہت درست رہے تاکہ فالتو پانی کو جس وقت نکالنا چاہیں بآسانی نکال سکیں۔ باغ کے چاروں طرف کسی قدر گہری نالی ہونی چاہئے جسمیں پانی سرعت کے ساتھ جا سکے۔ اگر باغ میں نشیب و فراز ہو تو بہتر ہے کہ سطح کو یا تو ہموار کر دیں۔ یا بیچ بیچ ونیز اگر اونچے نیچے تختات خوبصورتی کی غرض سے رکھے گئے ہیں تو اونچی جگہ پانی کے چڑھانے کا اور نیچی جگہ سے حسب ضرورت نکالنے کا بندوبست کر لینا چاہئے۔ غرض یہ ہے کہ بارش کا پانی دیر تک کیاریوں میں رکا نہ رہے۔ ورنہ پھولوں کی کاشت کو سخت نقصان پہنچیگا۔ جب پودے اور بیلیں غرقاب ہو جاتی ہیں اور دیر تک اسی حالت میں رہتی ہیں تو وہ اس حد سے زیادہ تراوت کو برداشت نہیں کر سکتیں اور نتیجہ مایوسی ہوتا ہے۔ زیادہ پانی جڑوں میں ہونے کے باعث پودے اپنی خوراک بخوبی ٹھیک طور پر جذب نہیں کر سکتے (آبی پودوں کا اس جگہ ذکر نہیں ہے) نیز مٹی کے بہت سے اجزاء جن پر پودوں کی پرورش کا حصر ہوتا ہے۔ پانی میں گھل کر شربت کی مانند ہو جاتے ہیں۔ اور تمازتِ آفتاب سے پانی کے ساتھ اڑ جاتے ہیں۔ جب تک

بارش ہوتی رہتی ہے یا ابر چھایا ہوا ہوتا ہے بند پانی سرد رہتا ہے مگر دھوپ نکلتے ہی وہ گرم ہو جاتا ہے۔ اور بہت جلد نرم و نازک پودوں کو اُبال دیتا ہے۔ بارش کے بعد باغبانوں کا فرض ہے کہ کیاریوں کے گوشے کاٹ کر زائد پانی نکال دیں اور گملوں کو ٹیڑھا کر کے پانی گرا دیں۔ جہاں بند پانی کئی کئی دن کھڑا رہتا ہے وہاں کی ہوا خراب ہو جاتی ہے اور پانی میں کئی قسم کے زہریلے مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں باغ کی سیر بجائے فرحت دینے کے صحت کو بگاڑ دیتی ہے۔ پھولوں کی کاشت کے لئے گملوں میں مٹی بھرنے اور اُسے طیار کرنے کی ترکیب لکھی جا چکی ہے۔ اگر اس میں اینٹوں کی سُرخی اور آن بجھے کوئلوں کا چُورہ کسی قدر اَور شامل کر دیا جاوے تو زائد پانی گملوں سے خود بخود بہت جلد خارج ہو جاتا ہے۔ اگر اینٹوں کی سُرخی بہ آسانی مہیا نہ ہو سکے تو موٹا بالُو ریت کافی ہو گا ✤

پھُولوں کی کاشت کے لئے کھاد[1]

تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ پھُولوں کی کاشت کے لئے ہر ایک
قسم کی کھاد مُفید نہیں ہو سکتی۔ یوں تو مُختلف قسم کے پھُولوں
کی بدرجۂ اعلےٰ کاشت کرنے کے لئے خاص قسم کی کھادیں طیار
کیجاتی ہیں۔ مگر ایسی کھاد جو ہر حالت میں بلا تأمّل دی جا سکتی ہے
بوسیدہ پتّوں اور بوسیدہ گوبر کی کھاد ہے۔ اس میں حسبِ ضرورت
کسی قدر بالُو ریت اور اَن بُجھے کوئلوں کا چُورہ بھی شامل کر سکتے
ہیں۔ سوداگرانِ کھاد کے اشتہارات بہت دلکش نکلتے ہیں۔ یک بیک
اُن کی ترغیب میں نہیں آجانا چاہیئے۔ بہت کم اُن کا مال ایسا
ہوتا ہے جو پھُولوں کی کاشت کے لئے فائدہ مند ہو۔ اگر کچھ فائدہ
ہوتا ہے تو وہ جُزوی جسے کسی شمار قطار میں نہیں لا سکتے۔ اُس
سے بڑھکر بات معمُولی کھادوں سے حاصل ہو جاتی ہے۔ سوداگروں کی
کھادیں بالعموم بہت قیمتی ہوتی ہیں اور اُنمیں فضُول روپیہ ضائع کرنا دانشمندی
کا کام نہیں ہے۔ البتّہ بعض بعض مُعتبر کارخانوں کی کھادیں
ایک حد تک مُفید ہوتی ہیں مگر اُن کا استعمال ہوشیار اور تجربہ کار
اصحاب کا کام ہے۔ اگر یہ مُقرّرہ مقدار سے کم دی جاویں تو
چنداں فائدہ نہیں دیتیں۔ اگر اعتدال سے زیادہ دی جاویں تو بجائے

[1] (Manuring.)

فائدہ کے سخت نقصان ہو جاتا ہے۔ اِس لئے بہتر ہے کہ نو آموز محتاط رہیں ٭

فرحت باغ میں جس قدر کھادیں بلا خوف ضرر حسب موقعہ و محل استعمال کی جاتی ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(۱) پتّوں کی کھاد[۱]۔ پتّوں کی کھاد ہر حالت میں گڑھے کے اندر بنانی چاہیئے ورنہ اِس کی طاقت زائل ہو جاتی ہے ایک اچھے گڑھے میں جس کی مٹّی کسی قدر سخت ہو۔ موسم خزاں کے جھڑے ہوئے پتّے۔ ترکاریوں اور پھولوں کی بیلیں اور پتّے جن کا موسم ہو چکا ہو جمع کرا کے ڈالتے جاویں۔ اُوپر دو ایک مشک پانی کی چاروں طرف ڈلوا دیں (اگر پانی کو مویشیوں کے بول کے ساتھ ملا کر ڈالا جاوے تو زیادہ مفید ہے)۔ پانی ڈلوانے کے بعد اعتدال کے مطابق عمدہ باغیچہ کی مٹّی کا غلاف ڈلوا دیں تاکہ پتّوں کی تبخیر سے ہوا خراب نہو اور نہ کھاد کی قوّت زائل ہو۔ بتدریج تہ بہ تہ پتّے وغیرہ ڈالتے اور اُوپر سے پانی چھڑکتے اور مٹّی کا غلاف دیتے چلے جاویں۔ چھ سات مہینہ کے بعد یہ کھاد قابلِ استعمال ہو جاویگی ٭

(۲) گوبر کی کھاد[۲]۔ گائے اور بھینسوں کا گوبر پھولوں کی کاشت کے لئے بہت عمدہ کھاد بن سکتا ہے۔ اِس کے بنانے کی ترکیب

---

[۱] (Leaf mould.)

[۲] (Cattle Dung manure.)

معمولی ہے۔ایک گڑھے میں گوبر ڈالتے جاویں اور اُوپر خشک پتوں اور خشک مٹی کا غلاف چڑھاتے چلے جاویں۔جب گڑھا پُر ہو جاوے تو چھ سات مہینہ ہاتھ نہ لگاویں۔بعدہٗ کھاد کام میں لا سکتے ہیں ؛

(۳) لید کی کھاد[1]۔گھوڑوں کی لید کی کھاد۔اصل بہت تیز اور گرم ہوتی ہے۔اس لئے پھولوں کے نازک پودوں کے لئے اُس وقت تک کار آمد نہیں ہوتی جب تک کہ پُرانی ہو کر ٹھنڈی نہ ہو جاوے۔لید کی کھاد گوبر کی کھاد کی طرح سے طیار کی جا سکتی ہے مگر اُسے گڑھے سے سال سوا سال سے پہلے نہ نکالیں ؛

(۴) تالاب[2] کے سیاہ کیچڑ یا گاد کی کھاد۔بعض اوقات خاص خاص قسم کے پھولوں کے پودوں کو تالاب کا سیاہ کیچڑ یا گاد جس میں تالاب کی چکنی مٹی اور گلے ہوئے پتے وغیرہ ہوتے ہیں بطور کھاد دیا جاتا ہے۔یہ آس پاس کے کسی جوہڑ یا تالاب سے منگوایا جا سکتا ہے ؛

(۵) دیمک[3] کے ٹیلوں کی مٹی۔فرحت باغ کیا ہر ایک باغ۔احاطہ۔مکان اور راستہ میں دیمک کی مٹی کے ٹیلے بُرے معلوم ہوتے ہیں۔اکثر ناواقف اشخاص ان ٹیلوں کی مٹی کو اُٹھوا کر یُونہی

---

[1] (Horse Dung Manure.)

[2] (Tank mud manure.)

[3] (White-ant-hill soil manure.)

پھینکوا دیتے ہیں۔ اسے پھینکنا نہیں چاہئے بلکہ جمع کرانا چاہئے وجہ یہ ہے کہ یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ کئی قسم کے پھولوں کے گملوں میں اسے بطورِ کھاد ڈال سکتے ہیں +

(۶) **کھاد مُرکّب**[1]۔ کھاد مرکّب میں یہ چیزیں شامل ہوتی ہیں بوسیدہ پتّوں کی کھاد۔ اس کا چوتھا حصّہ موٹا بالو ریت (بعض اشخاص بالو ریت کی جگہہ پکّی اینٹوں کی باریک سُرخی ڈال دیتے ہیں) اور ایک حصّہ کوئلوں کا چُورہ۔ یہ کھاد پنیری اُگانے کے لئے بالعموم استعمال کی جاتی ہے۔ اگر اس میں بجائے چوتھائی حصّہ کے قریب نصف کے بالو ریت شامل کر دی جاوے تو یہ کھاد مرکّب قلمیں لگانے کے لئے بہت مُفید مطلب ہو جاتی ہے۔ مُراد یہ ہے کہ جہاں پھولوں کے پودوں کی قلمیں لگانی ہوں وہاں یہ کھاد دینی چاہئے +

(۷) **ہری کھاد**[2]۔ ہرے پتّوں اور سبز خار و خس کو باغ سے اُکھڑواکر اور کسی دُرمٹ سے ذرہ کُچلواکر کیاریوں میں چھے انچ گہرا دبوا دیں۔ کیاریوں کو کبھی کبھی پانی سے تر کرا دینا چاہئے۔ زمین اس ہری کھاد سے بہت طاقت ور ہو جاتی ہے۔ پھولوں کی کاشت کے لئے اس قدر تردّد کچھ مشکل نہیں ہے +

---

[1] (Compost.)

[2] (Green Manure.)

(۸) **کوئلوں کا چورہ**۔ کوئلوں کا چورہ پھولوں کی کاشت میں اکثر بطور کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں بڑا وصف یہ ہے کہ یہ مٹی کو کشادہ رکھتا ہے جس کی وجہ سے ہوا اور روشنی کا اسمیں گزر ہوتا رہتا ہے۔ نیز یہ اور کھادوں سے جو نوسادر کا جزو خارج ہوتا ہے اسے خود جاذب کر لیتا ہے۔ اڑنے اور ضائع ہونے نہیں دیتا بوقت ضرورت اسی نوسادر کے جزو کو پودوں کی پرورش کے لئے پیش کرتا رہتا ہے۔ نوسادر پودوں کی خوراک کا جزو اعظم ہے۔ یہ چورہ کوئلہ والوں سے بہت ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ ورنہ کوئلوں کو دمٹ سے کٹوا کر چورہ کرا سکتے ہیں ✣

(۹) **اینٹوں کی سرخی۔ اپلوں کی راکھ۔ لکڑی** اور **پتوں کی راکھ** اور **پتھر کے کوئلوں کی راکھ**

ان تمام چیزوں کی راکھ پھولوں کی کاشت میں حسب موقعہ بطور کھاد استعمال کی جاتی ہے اور نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ پتھر کے کوئلہ کی راکھ میں تو یہ وصف ہے کہ اگر اس میں اور کچھ بھی نہ ملایا جاوے خالص راکھ میں گیہوں بو دیئے جاویں تو وہ اگ آتے ہیں۔ راکھ کی کھاد بالخصوص سخت اور حدِ اعتدال سے زیادہ مرطوب زمینوں

۱۔ (Charcoal Dust.) ۲۔ (Pounded bricks.)
۳۔ (Cowdung cake ashes.) ۴۔ (Wood ashes.)
۵۔ (Leaf ashes.) ۶۔ (Coal ashes.)

کے لئے نہایت کار آمد ثابت ہوتی ہے ✣

(۱۰) کنکر کا چورہ[1] - پسی ہوئی گندھک[2] - نوسادر[3] - نمک[4] - شورہ[5] - یہ جملہ اشیاء حسب موقعہ وحسب ضرورت پھولوں کی کاشت میں بطور کھاد استعمال کی جاتی ہیں - بعض اوقات پانی میں گھول کر اور بعض اوقات خشک - ان کا اثر پھولوں کے رنگ اور بُو پر بہت اچھا ہوتا ہے ✣

(۱۱) صابون[6] اور ریٹھوں کا پانی[7] - بعض اقسام کے پھولوں کے پودوں کو جبکہ وہ عالم شباب پر ہوتے ہیں صابون اور ریٹھوں کا پانی بطور کھاد دیا جاتا ہے - صابون اور ریٹھوں کو پانی میں گھول لینا معمولی بات ہے - یہ پانی ٹین کے فوارے سے دینا چاہئے - اس پانی سے ایک یہ بھی فائدہ متصور ہے کہ علاوہ کھاد کا کام دینے کے یہ موذی کرم اور کیڑے مکوڑوں کو پودوں سے دور کر دیتا ہے ✣

(۱۲) نہر کی گدلی کھاد[8] - بعض اقسام کے پھولوں کے پودوں کے لئے نہر کی گدلی گاد جو نہر کی صفائی کے وقت کناروں پر نکال کر پھینک دی جاتی ہے بطور کھاد استعمال کی جاتی ہے - یہ کھاد پودوں

---

[1] (Kunkar Dust.) [2] (Pounded sulphar.)

[3] (Ammonia.) [4] (Salt.)

[5] (Saltpetre.) [6] (Soapsud.)

[7] (Vegetable Soapsud.) [8] (Canal silt.)

کی جڑوں میں مٹی کے ساتھ آمیز کر کے دی جاتی ہے۔ اور درحقیقت بہت کچھ فائدہ دیتی ہے؛

(۱۳) رقیق یا پتلی کھاد۔ رقیق یا پتلی کھاد سے مراد گھلے ہوئے گوبر کا نترا ہوا پانی ہے۔ یہ کھاد پنیری یا بہت چھوٹے پودوں کو ہرگز نہیں دیجاتی بلکہ جب وہ طاقتور ہو جاتے ہیں تب دی جاتی ہے۔ اس کھاد کے دینے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پودے جلد جلد بڑھنے لگیں اور پھول عمدہ دیں۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کسی گوشۂ باغ میں ایک پیپے یا بڑی ناند یا مٹی کی کول میں گائے بھینسوں کا تازہ گوبر ڈلوا کر اتنا پانی چھڑوا دیں کہ گوبر خوب گھل کر پتلا ہو جاوے۔ کسی بانس کے ٹکڑے یا لکڑی سے تھوڑی دیر خوب گھولتے رہیں۔ بعض اصحاب اس میں پرندوں کی بیٹ اور کسی قدر مویشیوں کا بول بھی شامل کر دیتے ہیں مگر یہ کچھ ضروری نہیں ہے۔ اس گھلے ہوئے گوبر کو دس بارہ دن پیپے یا کول میں رہنے دیں۔ چھیڑیں نہیں۔ دس بارہ دن بعد نترے ہوئے پانی کو کسی مٹی کی چوڑے منہ کی ہانڈی سے آہستہ آہستہ نکال لیں تا کہ گاد نہ آ جاوے۔ اگر یہ دیکھیں کہ نترا ہوا پانی بہت تیز ہے تو اسمیں اور سادہ پانی ملا دیں تیز پانی پودوں کو دینا مضر ثابت ہو گا۔ اگر ضرورت ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ کی جگہہ دو مرتبہ دیدیں مگر دیں ہلکا۔ یہ بھی خیال رہے

عـ۱ (Liqnid Manure.)

کہ گاد گملوں یا پھولوں کی کیاریوں میں نہ پڑنے پاوے۔ ورنہ یہ زمین پر پلستر یا لپائی کا کام دیگی۔ اس طرح ہوا۔ روشنی اور حرارت آفتاب کا گزر زمین کے اندر کم ہوگا۔ پانی بھی اچھی طرح سے نفوذ نہیں کر سکیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پودے مُرجھانے شروع ہو جاوینگے۔ بہتر یہ ہے کہ پتلی کھاد کی گاد کو نکلوا کر پتّوں کی کھاد کے گڑھے میں پھینکوا دیں۔ نترا ہوا پانی پودوں کی جڑوں میں ٹین کے فوارے سے دیا جاتا ہے۔ رقیق یا پتلی کھاد دینے سے ایک دن پہلے گملوں یا کیاریوں کو گوڈ دینا چاہئیے تاکہ یہ کھاد فی الفور اندر سرایت کر سکے ٭

آبپاشی

فرحت باغ میں مقدم خیال آبپاشی کا ہونا چاہئے۔ اس کے بغیر ایک لحظہ گزارہ نہیں ہو سکتا۔ آئینہ گھروں میں بعض بعض قسم کے پھول اور پتوں کو ایسے وقت جبکہ زور کی بارش ہو رہی ہو برابر پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہوتا ہو جس دن صبح یا شام فرحت باغ میں کسی نہ کسی خطّہ کو پانی نہ دیا جاتا ہو۔ اس وقت عام طور پر بڑے باغوں میں نہر یا رہٹ کے ذریعہ آبپاشی کی جاتی ہے۔ مختصر باغات میں چرخی۔ ڈھینکلی یا چرسے کے ذریعہ۔ جہاں آبرسانی کا کام جاری ہے۔ وہاں چھوٹے سے باغیچہ کو کسی قدر نل کا پانی دے سکتے ہیں۔ مگر اس سے پورا نہیں پڑ سکتا۔ یوں تو آج کل آبپاشی کے نئے سے نئے سامان سننے میں آتے ہیں مگر کلکتہ۔ بمبئی کے بڑے بڑے سوداگروں کی فہرستوں میں **پمپ** بہت قسم کے نظر آتے ہیں۔ یہ **پمپ** فی الواقعہ بہت گراں قیمت کے نہیں ہیں۔ اور ایک مختصر سے فرحت باغ کے لئے عین موزوں ثابت ہو سکتے ہیں۔ تجربہ سے زیادہ حال معلوم ہو سکتا ہے۔

آبپاشی کا سب سے عمدہ وقت صبح سورج نکلنے سے پہلے ہوتا ہے طلوع آفتاب کے بعد جب تک دھوپ سے پودے۔ زمین اور گملے

گرم نہ ہو جاویں پانی دے سکتے ہیں۔شام کو ایسے وقت پانی
دینا چاہیئے جبکہ باغ میں سایہ آگیا ہو اور زمین اور گملے وغیرہ ٹھنڈے
پڑ گئے ہوں۔ موسم سرما میں یا ابر کے دن یہ لحاظ نہیں کیا جاتا۔
وجہ یہ ہے کہ تپش کے گزند کا اندیشہ نہیں ہوتا۔جبکہ پودے۔
زمین یا گملے وغیرہ تپے ہوئے ہوں اُنہیں پانی دینا گویا اپنے
ہاتھوں باغ کو برباد کر دینا ہے۔موسم گرما میں پھولوں کو پانی دُھوپ
چڑھنے سے جہاں تک ممکن ہو سکے بہت پہلے دیدینا چاہیئے۔وجہ
یہ ہے کہ تر بتر پھولوں اور پودوں پر جس وقت سُورج کی گرم
شعاع پڑتی ہے تو فی الفور تبخیر پیدا کر دیتی ہے۔اِس عمل سے
پودوں کے نشو و نما میں فرق آ جاتا ہے۔بعض بالکل زرد پڑ جاتے ہیں
بعض مرجھا جاتے ہیں اور بعض جل جاتے ہیں۔پنیری کے گملوں
کو مشک یا لوٹوں وغیرہ سے ہرگز پانی دینا نہیں چاہیئے۔صرف ٹین
کے باریک فوارے سے۔ اور وہ بھی اِس طرح کہ فوّارے کے سُوراخدار
مُنہ کو گملے کے ایک کنارے پر رکھ کر ذرہ جُھکا دیا جاوے تاکہ بہت
تھوڑا سا پانی باریک سُوراخوں سے برآمد ہو کر گملوں کی سطح پر
بہ آہستگی تمام بہنے لگے۔ذرہ دیر بعد فوارے کے مُنہ کو اُٹھا کر گملے
کے دُوسرے کنارے پر رکھ دینا چاہیئے تاکہ پانی چاروں طرف
پھیل جاوے۔مگر یہ اتنا کم ہو کہ سطح صرف نم دار ہو جاوے اور
بیجوں تک طراوت پہنچ جاوے۔ اگر مشک یا لوٹوں سے پانی دیا

جاویگا تو اکثر بیج نمی کی زیادتی کے سبب سڑ گل جاوینگے جو پھوٹ آئے ہونگے اُن میں سے کسی کا پانی کی مار کی وجہ سے سر ٹوٹ جاویگا۔ اور کسی کی کمر جھک جاویگی۔ جو بچ رہینگے وہ زیادہ طاقتور نہیں ہونگے ٭

پھولوں کی کیاریوں کو پانی دیتے وقت اِس قدر خیال رکھنا چاہئے کہ اعتدال کے مُطابق آبپاشی خواہ کتنی مرتبہ ہو بہت اچھا بہتر ہے بہ نسبت اِس کے کہ بہت سا پانی ایک مرتبہ ہی دیدیا جاوے ٭

اُونچی کیاریاں[1] - گرم کیاریاں[2] - شیشہ[3] کے چوکھٹے

اُونچی کیاریاں موسم برسات کے شروع یا وسط میں پھولوں کی پنیری پیدا کرنے کی غرض سے بنائی جاتی ہیں۔ گملوں میں پنیری لگانا اسلئے افضل سمجھا جاتا ہے کہ جس وقت چاہیں اُنہیں اُٹھا کر اندر باہر سایہ یا دُھوپ میں رکھ سکتے ہیں۔ مگر کیاریوں کو اُٹھانا یا کہیں لیجانا ممکن نہیں ہے۔ بڑے باغوں کے لئے ظاہر ہے کہ زیادہ پنیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس صُورت میں گملوں کی نسبت کیاریوں میں پنیری پیدا کرنے میں سہولیت معلوم ہوتی ہے۔ موسم برسات میں بڑا بھاری اندیشہ یہ ہوتا ہے کہ کیاریوں میں اگر بارش کا پانی ذرا دیر کھڑا ہو جاوے تو پنیری ماری جاتی ہے۔ اِس قباحت کو دُور کرنے کے لئے اُونچی کیاریاں چبُوترہ نما بنائی جاتی ہیں۔ جنمیں کھاد مُرکّب ملی ہوئی ہوتی ہے۔ (کھاد مُرکّب کی تعریف کھادوں کے ضمن میں آچکی ہے) یہ اُونچی کیاریاں گرد و نواح کی زمین کے سطح سے ایک فٹ یا ڈیڑھ فٹ بلند ہوتی ہیں۔ اور بالعموم کسی اُونچے درخت

---

[1] (Raised beds.)

[2] (Hotbeds.)

[3] (Glaes frames.)

کے نیچے بنائی جاتی ہیں۔ زور کی بارش کے وقت لکڑی۔ بانس یا
اینٹوں کے چاروں کونوں پر ستون سے بنا کر اوپر چٹائیاں یا لوہے
کی پتلی پتلی چادریں ڈال دی جاتی ہیں تاکہ پانی کیاریوں پر نہ پڑے
ادھر اُدھر بہ جاوے۔ یہ چٹائیاں یا لوہے کی چادریں اس طرح سے
ڈالی جاتی ہیں کہ بیچ میں سے اونچی رہیں اور دونوں طرف جھکی
ہوئی ہوں۔ کیاریوں کے چاروں طرف کسی قدر گہری نالیاں کھود
دی جاتی ہیں اور اُن نالیوں کو باغ کی بڑی نالیوں سے ملا دیا
جاتا ہے۔ چٹائیوں یا چادروں کے کنارے عین اُن چوگرد نالیوں
کے اوپر ہوتے ہیں۔ لہٰذا بارش کا پانی ڈھل ڈھل کر ان
نالیوں میں گرتا ہے اور فی الفور بہ جاتا ہے۔ اونچی کیاریاں
بارش کے گزند سے بالکل محفوظ رہتی ہیں۔

گرم کیاریاں بالخصوص موسم سرما میں بعض اقسام کے پھولوں
کی پنیری بہت جلد یا قبل از وقت پیدا کرنے کی غرض سے
بنائی جاتی ہیں۔ شاذ انہیں کھلی جگہ میں بناتے ہیں۔ ورنہ بالعموم
انہیں چھتے ہوئے برآمدہ یا کھپریلوں کے نیچے بنایا جاتا ہے
جہاں روشنی اور ہوا کا اچھی طرح سے گزر ہوتا ہو۔ اسکے بنانے
کی ترکیب یہ ہے کہ تازہ لید جس میں گھوڑوں کا بول اور کسیقدر
لمبی لمبی بچالی کی گھاس ملی ہوئی ہو منگوا کر ایک جگہ جمع کرا دیں
ساتھ ہی سخت اقسام کے پتے مثلاً آم۔ جامن۔ امرود وغیرہ انمیں

شامل کرا دیں۔ دو تین ہفتہ اسے پڑا رہنے دیں مگر ہفتہ میں
ایک مرتبہ اسے ضرور تہ و بالا کرا دیا کریں۔ بعد ازاں اِس
سے چبوترہ نما کیاری بنا سکتے ہیں جسے گرم کیاری کہتے ہیں
شیشہ کے چوکھٹے موسم سرما میں بعض اقسام کے پھولوں کو زیادہ
حرارت پہنچانے کی غرض سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض
اوقات یہ گرم کیاریوں کے اوپر رکھے جاتے ہیں۔ بعض اوقات
چبوتری کے گملوں کے اوپر اور بعض اوقات خاص خاص پھولوں کے
اوپر یہ چوکھٹے مختلف شکل و مقدار کے ہوتے ہیں اور انہیں
سفید شیشے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس وقت یہ کسی گملے
کے اوپر دن بھر رکھ دیے جاتے ہیں تو اُس کی سطح کی
حرارت بہت تیز ہو جاتی ہے۔

بیج بونا۔ قلم لگانا۔ چشمہ باندھنا۔ دابہ کرنا

پھولوں کے بیج گملوں یا کیاریوں میں یا تو بطور پنیری بوئے جاتے ہیں یا مستقل طور پر۔ پھولوں کے بیج بہت ہی کم ایسے ہوتے ہیں جنکی پنیری نہ لگائی جاوے۔ جس حالت میں انکی پنیری نہیں لگائی جاتی تو انہیں جہاں بونا ہوتا ہے چھڑکواں بو دیتے ہیں۔ جب یہ اُگ آتے ہیں اور دو تین انچ اُونچے ہو جاتے تو انہیں اِس طرح سے چھانٹ دیتے ہیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی مُناسب فاصلہ رہ جاوے۔ گملوں یا کیاریوں میں اگر بیج پنیری کے لئے بوئے جاویں تو بہتر یہ ہے کہ گھنے نہ بوویں ورنہ بہت سے بیج ضائع ہو جاوینگے یا پنیری کمزور۔ زرد اور ناقص پیدا ہوگی۔ پھولوں کی بعض اقسام کے بیجوں میں روغن ہوتا ہے۔ اِس وجہ سے چیونٹیاں اُن پر فی الفور حملہ کرتی ہیں اور اگر موقعہ ملے تو اُن کو ایک ایک کرکے نکال لے جاتی ہیں۔ اِس قسم کے بیجوں کو گملوں میں بونے سے پہلے مٹی کی طشتریوں میں پانی بھروا کر پاس

۱؎ (Seed-sowing.)

۲؎ (Reproduction by means of cuttings.)

۳؎ (Budding)　　۴؎ (Layering.)

رکھ لیں۔ بیج بو کر گملوں کو پانی سے بھری ہوئی طشتریوں میں
رکھ دیں مگر یہ طشتریاں ایسی چوڑی ہونی چاہئیں کہ ان کے کناروں
اور گملوں کے درمیان کم از کم آدھی بالشت کا فاصلہ رہے اور
جب تک بیج اچھی طرح سے پھوٹ نہ آویں پانی ہروقت بھرا رہنا[1] چاہئے۔
پھولوں کی خاص اقسام کے پودے بذریعۂ قلم پیدا کئے جاتے ہیں۔
قلم کرنے میں صرف یہ احتیاط رہنی چاہئے کہ جس شاخ سے
قلمیں حاصل کی جاویں وہ نہ بہت پرانی ہو اور نہ خام پختہ ہو
نیز قلمیں تیز چاقو یا قینچی سے کاٹی جاویں تا کہ قط بالکل صاف
ہو۔ اگر قط خراب ہوگا تو قلموں کے جڑیں پکڑنے میں دقت اور
دیر واقع ہو گی۔ اکثر پھولوں کے پودوں کی بہت سی جدا گانہ
قسمیں ہوتی ہیں۔ ادنےٰ اقسام کو اعلےٰ بنانے یا اعلےٰ اقسام کی
افزونی کی غرض سے چشمہ باندھا جاتا ہے مُراد یہ ہے کہ ادنےٰ
اقسام کے پودے کو بے برگ و شاخ کرکے اعلےٰ قسم کے پودے
کی آنکھ نکال کر اُس پر باندھ دیتے ہیں۔ یہی آنکھ کچھ عرصہ میں
شاخ و برگ پیدا کر دیتی ہے اور ان شاخوں پر اعلےٰ قسم کے
پھول آنے لگتے ہیں۔ جب تک آنکھ نہ چلے یہ احتیاط رکھی
جاتی ہے کہ ادنےٰ قسم کے پودے کی کوئی آنکھ یا شاخ پھوٹنے
نہ پاوے جہاں کوئی پھوٹتی ہے اُسی وقت اُسے دور کر دیتے
ہیں۔ جس پودے پر آنکھ باندھی جاتی ہے انگریزی میں اسے

[1] بیج بونے کے بعد ان کے اوپر مٹی کا غلاف اُن کی جسامت کے مطابق چڑھانا چاہیئے۔ مثلاً اگر بیج

سٹاک[1] کہتے ہیں اور جس کی آنکھ باندھی جاتی ہے اُسے
سی ان[2] کہا جاتا ہے۔ چشمہ یا تو ایک ہی قسم کے پودوں
اور درختوں پر باندھا جاتا ہے یا ایک قبیلہ کے پودوں اور
درختوں پر۔ مثلاً گلاب کا گلاب پر۔ یا شیریں لیموں کے درخت پر
چکوترہ۔ نارنجی یا سنگترہ کا۔ علٰے ہذا۔ آنکھ یا چشمہ سے مُراد پودے
کی شاخ پر وہ اُبھری ہوئی جگہہ ہے جہاں سے شاخیں پھُوٹتی
ہیں۔ آنکھ پھُوٹنے سے قبل موسمِ بہار یا برسات میں ایک پودے
کی آنکھ نکال کر دُوسرے پودے کی شاخ پر باندازِ حجمِ آنکھ جگہہ بنا کر
باندھ دیتے ہیں۔ آنکھ نکالنے اور باندھنے کی ترکیب اس عمل
سے محض ناواقف اشخاص عبارت پڑھ کر ٹھیک طور پر شاید
ہی سمجھ سکیں۔ اگر کسی باغبان یا واقفِ کار شخص کے ہاتھ سے
یہ عمل دیکھ لیں تو دو چار لمحہ کے اندر وہ بخُوبی سمجھ سکتے ہیں
اور پھر عبارت کو بھی وہ خُوب ذہن نشین کر سکینگے۔ آنکھ نکالنے کے مطلب
کے خاص قسم کے چاقُو بنے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کا موجُود
ہونا لازمی نہیں ہے۔ ہر ایک تیز چاقُو سے یہ کام لیا جا سکتا ہے
آنکھ کے ذرہ اُوپر اور نیچے شگاف دیکر دونوں پہلوؤں میں بھی
شگاف دیدیتے ہیں۔ زاں بعد چاقُو کی نوک سے چھال کو اُبھار کر
اُٹھا لیتے ہیں۔ آنکھ نکل آتی ہے۔ پھر اندر کی جانب سے اسے

---

[1] (Stock.) [2] (Scion.)

ریشہ وغیرہ کی آلایش سے پاک کر کے دوسرے پودے پرسن
یا کیلے کے تنہ کے ریشہ سے باندھ دیتے ہیں چشمہ باندھنے کے
بعد پودے کی جڑوں کو پانی سے تر رکھنا چاہیئے۔

دابہ [1] سے مراد یہ ہے کہ کسی پودے کی شاخ کو جھکا کر اسکے
وسط کے حصّہ کو زمین یا گملے میں داب دیا جاوے تاکہ جڑیں
پکڑ جانے کے بعد اسے اصل شاخ سے جدا کر لیں۔ یہ عمل
بہت آسان ہے۔ اگر شاخ اتنی نیچی ہو کہ وہ بہ آسانی جھک کر
زمین میں دب سکے تو زمین میں دابہ کر دیتے ہیں ورنہ
شاخوں کو جھکا کر گملے میں داب دیتے ہیں۔ اگر شاخیں بہت
اونچی ہوں تو گملوں کو اونچا کرنے کی غرض سے تپائیوں وغیرہ
پر رکھدیتے ہیں جس شاخ کا دابہ کیا جاوے وہ کہنہ یا خام نہیں
ہونی چاہیئے بلکہ پختہ اور ہر قسم کے عارضے سے بری۔ گملے یا
زمین جہاں دابہ کیا جاوے وہاں کی مٹی میں کسی قدر آن بجھے
کوئلوں کا چورہ۔ پتوں کی کھاد اور تھوڑی سی بالو ریت ضرور ملا دینی
چاہیئے شاخ کو دبا کر اوپر اینٹ یا لکڑی کا ٹکڑہ بطور وزن رکھدیا جاتا
ہے تاکہ دبائی ہوئی شاخ باہر نہ آ جاوے۔ بعض اشخاص شاخ کے
اس حصّہ میں جو زمین میں دبایا جاتا ہے چاقو کی نوک سے وار پار ذرہ سا
شگاف کر دیتے ہیں اور اس شگاف کے اندر بہت ذرہ سی کنکری
رکھدیتے ہیں تاکہ شگاف کشادہ رہے۔ اِس ترکیب سے اصل غرض

[1] (Layering.)

یہ ہوتی ہے کہ داب میں جڑیں جلد نمودار ہو جاویں *

پنیری یا پودوں کو ایک جگہہ سے دُوسری جگہہ لیجانا اور اُن کی داشت

پھولوں کی پنیری کو ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لگانے یا پودوں کی جگہہ تبدیل کرنے کے لئے ہمیشہ ایسا دن اچھا گنا جاتا ہے کہ جسدن ابر ہو یا ترشح ہو رہا ہو۔ اگر زیادہ جلدی ہو تو سرِ شام یہ عمل کرنا چاہیئے۔ مُراد یہ ہے کہ بہر نوع پنیری یا پودے حرارتِ آفتاب کے گزند سے محفوظ رہیں اور نقل مکان کرنے کے بعد انہیں کچھ آسایش ملے۔ پنیری یا پودے دُوسری جگہہ لگانے کے بعد پانی فے الفور بقدرِ مُناسب دینا چاہیئے ورنہ سخت نقصان کا احتمال ہے۔ ریل کے ذریعہ یا اور طرح طے مُسافت کے بعد پودوں کو فے الفور مُستقل جگہہ نہیں لگا دینا چاہیئے بلکہ پہلے اُنہیں چھ سات گھنٹہ تک کسی سایہ دار اور ٹھنڈی جگہہ رکھنا چاہیئے۔ بعد ازاں جہاں لگانا ہو لگاویں۔ پھُولوں کے ایسے پودے جن کا موسمِ خزاں میں پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اُنکے ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لگانے کا سب سے عُمدہ وقت

 (Transplanting.)

وہ ہوتا ہے جبکہ اُن کے پتّے جھڑ جاویں۔

پنیری کی داشت یہی ہے کہ جب تک اُسے مستقل جگہہ نہ لگاویں کسی ایسے درخت کے سایہ کے نیچے رکھیں کہ جہاں اسے ہوا اور روشنی کافی مقدار میں ملتی رہے اور ساتھ ہی یہ بھی انتظام رکھیں کہ پرندے اُس کے نرم و نازک پتّوں کو کھٹکنے نہ پاویں۔ پودوں کی بڑی داشت یہ ہے کہ اُنہیں موذی کیڑے مکوڑوں اور مختلف عارضوں سے بچایا جاوے اور وقت پر اُنہیں کھاد اور پانی دیدیا جاوے ✤

آئینہ گھر[1]

اکثر پھول اور خوش نما پتّوں کے پودے ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں سایہ۔ خنکی اور تراوت کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اعتدال کے مطابق روشنی اور ہوا کے بھی خواستگار ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے باغ میں ایک ایسی جگہہ ضرور بنوانی پڑتی ہے کہ جہاں یہ سب باتیں موجود ہو سکیں۔ اس جگہہ کو بالعموم آئینہ گھر کہتے ہیں۔ جن اصحاب کا باغات میں گذر ہوتا ہے وہ اس مقام کو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں

[1] Conservatory or Glass-house or Green house.

اُن کے لئے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ جن
اصحاب کو اِس امر کا خیال نہیں ہے اُن کی توجّہ کے لئے
صِرف اِس قدر گُزارش کر دینا کافی ہے کہ یہ لازمی نہیں ہے
کہ یہ جگہہ آئینہ دار ہی بنوائی جاوے۔ بہت کم لاگت میں بھی
یہ طیّار ہو سکتی ہے۔ آئینہ گھر کئی طرح سے بنوا سکتے ہیں مگر عام
طور پر یہ کیا جاتا ہے کہ چاروں طرف قریب چار چار فٹ اُونچی پختہ دیواریں
بنوا کر اُن کے اوپر لکڑی کا چوکھٹا رکھا جاتا ہے جس میں شیشہ
جڑے ہوئے ہوتے ہیں اُس چوکھٹے میں کئی خانے ہوتے ہیں
جنہیں کِھڑکیوں کی طرح کھول اور بند کر سکتے ہیں۔ اوپر چھت
قینچی دار ہوتی ہے۔ اِس پر بھی دونوں جانب شیشہ دار چوکھٹے
ہوتے ہیں۔ شیشہ کی وجہ سے اندر روشنی کافی آتی رہتی ہے اور
کھڑکیاں کھول دینے سے ہوا کا خُوب گُزر ہوتا رہتا ہے۔ شیشہ دار
چھت پر بانس یا سرکنڈوں کی ایک چِق سی بنوا کر بچھوا دیتے
ہیں تا کہ حرارتِ آفتاب سے چھت اور آئینہ گھر گرم نہ ہو جاوے
اِس کے اندر چاروں طرف پُختہ سیڑھیاں ہوتی ہیں جن پر گملے
رکھے جاتے ہیں۔ عین وُسط میں ایک حوض ہوتا ہے جس میں بعض
فوّارہ بھی لگوا دیتے ہیں۔ ورنہ صِرف حوض میں پانی بھر دیا جاتا
ہے۔ تا کہ آئینہ گھر میں ٹھنڈ اور تراوت رہے۔ چھت کے چوکھٹے
میں پتلی پتلی کڑیاں جڑ کر اُن میں مُعلّق ٹوکریاں لٹکا دیتے ہیں

جن میں زیادہ تر فرق ہوتی ہے۔ آئینہ گھر کا فرش پختہ ہوتا ہے۔ ورنہ تمام میں کیچڑ ہو جاوے۔

کم لاگت کی جگہہ اس طرح سے بنا لیتے ہیں کہ کسی سدا سبز بڑے درخت مثلاً آم۔ جامن وغیرہ کے نیچے ٹھوس بانس یا لکڑی کے چوکھٹے بنا کر چار دیواری بنالی۔ اندر فرش پر روڑی یا کنکر کٹوا دیئے قینچی دار چھت بنوا کر جعفری لگوا دی یا لکڑی کا چوکھٹا جس کے خانے تنگ ہوں اوپر رکھوا دیا۔ لکڑی یا بانس جو زمین کے اندر گاڑے جاویں اُن پر گرم کولتار میں پتھر کا تیل ملوا کر لگوا دینا چاہئے تاکہ دیمک کے گزند سے بہت کچھ محفوظ رہیں۔ اس کاٹھ کے بنگلے کے گرد بعض خوش نما اور ہلکی بیلیں چڑھا دیتے ہیں۔ بعض چھت پر کم گنجان سرکیاں بنوا کر ڈال دیتے ہیں۔ چار دیواری پر پھوس اور چٹائیاں بندھوا دیتے ہیں اور بیچ بیچ میں ہوا اور روشنی کے گذر کے لئے جھروکے رکھوا دیتے ہیں۔ اُن پر ایسی بیلیں چڑھا دیتے ہیں جو پھیل کر بہت گنجان نہ ہو جاویں بلکہ صرف سرکیوں۔ چٹائیوں اور پھوس کو ڈھانپ دیں۔ ایک تجربہ کار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایسے کاٹھ کے بنگلے کی چھت کے لئے نارجیل کی جٹا کی چٹائیوں سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی یہ چٹائیاں سستی بھی آجاتی ہیں اور دیر پا ہوتی ہیں۔ ان کے درمیان سے ہوا اور روشنی کا اعتدال کے مطابق گذر ہوتا رہتا

ہے۔ اور زور کی بارش کے وقت بہت ننھی پھوار بھی پودوں پر پڑتی ہے۔ اور اگر یہ سنبھال کر دوہری بچھا دی جائیں تو ایک بوند پانی کی اندر نہیں آسکتی۔ آئینہ گھر کا طول وعرض وغیرہ اختیاری امر ہے۔ غرضیکہ جو صاحب جس حیثیت کا آئینہ گھر بنوانا چاہیں بنوا سکتے ہیں ٭

باڑ[1]

فرحت باغ کے گرد باہر کی جانب کسی قدر گہری نالی کھودی جاتی ہے جس کے ذریعہ باغ کا زائد پانی بہ جاتا ہے۔ اس نالی کے کھودنے سے جو مٹی بر آمد ہوتی ہے اس سے چاروں طرف اونچا پشتہ باندھ دیا جاتا ہے۔ اس پشتہ پر بالعموم تھوہر کی باڑ لگا دی جاتی ہے پشتہ کے نیچے اندر کی جانب ایک اور نالی ہوتی ہے اس نالی کے اوپر بالعموم تین چار قسم کی باڑ لگائی جاتی ہے۔ ایک مہندی کی دوسرے ڈوڈونیے[2] کی۔ تیسرے گلاب کی۔ چوتھے اقسام بیوں کی۔ **ڈوڈونیا** انگریزی نام ہے۔ اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں اور باڑ کے یہ عین مطلب کا ہے

---

[1] (Hedgings)

[2] (Dodonea.)

بارہ مہینے برابر سبز رہتا ہے۔ لُو۔ گرمی۔ سردی۔ کُہر وغیرہ کے صدمات کو بہ آسانی تمام برداشت کر سکتا ہے۔ موسم گرما میں اگر اسے مہینہ ڈیڑھ مہینہ بعد ایک مرتبہ بھی پانی دیدیا جاوے تو اس کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ جاڑوں میں اگر موسم خشک ہو تو دُوسرے تیسرے مہینے پانی دیدینا کافی ہے۔ اکثر اصحاب بجائے مہندی کرونده یا گلاب کے کرنٹے (ریموں کی ایک قسم) کی باڑ لگاتے ہیں۔ اس کا اس قدر فائدہ ضرور ہے کہ جب یہ بڑھ جاتے ہیں تو تیز ہوا کے جھونکوں کو بہت کچھ روکتے ہیں اور صحن باغ میں گرد و نواح کی خاک مٹی کو کم آنے دیتے ہیں۔ اگر زیادہ خوبصورتی اور نفع مدِ نظر ہے تو مالٹے کی باڑ لگانی چاہئے۔ اگر ابتدا سے مالٹے کی غور و پرداخت کی جاوے اور مُناسب فاصلے پر درخت نصب کئے جاویں تو درخت سڈول ہو سکتے ہیں اور بلا مُضرت ان کی شاخیں باہم مل سکتی ہیں۔

تختۂ گیاہ یا سبزہ زار

ہر ایک فرحت باغ میں تختۂ گیاہ یا سبزہ زار کا ہونا بہت ضروری ہے۔اس کے بغیر باغ میں رونق نہیں ہو سکتی۔علاوہ ورزش اور اشغال تفریح طبع کے اس میں فرش بچھا کر یا کرسیاں ڈالکر بیٹھ سکتے ہیں۔مہتاب جلسے کئے جا سکتے ہیں۔باغ کی دعوتیں ہو سکتی ہیں۔غرضیکہ یہ تختہ باغ میں بڑی بہار کی چیز شمار کیا جاتا ہے۔ ہر حالت میں اس کا رخ شمالاً جنوباً ہونا چاہئے ورنہ سورج کی شعاع آنکھوں کو نقصان پہنچاویگی۔تختۂ گیاہ کے چاروں طرف اونچے اور گھنے درخت نہیں ہونے چاہئیں ورنہ ہوا رکیگی اور تختہ کی خوبصورتی میں فرق آجاویگا۔اگر گلاب اور آرایشی کھجوریں چاروں سمت لگا دی جاویں تو تختہ کی زیب و زینت دوبالا ہو سکتی ہے۔تختۂ گیاہ طیار کرانے کے لئے باغ کے کسی موزوں حصہ کو منتخب کرنا چاہئے اور یہ مقدم خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ہرگز نشیب میں واقع نہو۔اگر یہ قطعہ ہموار نہیں ہوگا اور اس میں بارش یا کنوئیں کا پانی رکیگا تو یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ کسی کام کا نہیں جب تک اسے اچھی طرح سے درست نہ کرایا جاویگا۔یہہ

۱؎ The Lawn.

۲؎ Garden parties.

کار آمد نہیں ہو سکتا۔ اگر قطعہ عمدہ ہو تو سب سے پہلے اسمیں گہرا ہل چلوانا چاہیئے یا پھاوڑوں سے گہری کھُدائی کرا دینی چاہیئے اگر زمین سخت ہو تو دو ایک دن پہلے اُسے پانی دلوا دینا چاہیئے اس عمل کے لیئے ماہ مئی یا جُون بہتر ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اِن دنوں فرحت باغ میں زیادہ کام نہیں ہوتا۔ آدمی اِس کام کو آسانی سے کر سکتے ہیں۔ نیز برسات میں تختہ قابلِ استعمال ہو جاتا ہے۔ پہلی جوتائی کے بعد تختہ کو ہفتہ عشرہ تک ہوا اور دُھوپ کی برکات سے مُستفیض ہونے کے لیئے چھوڑ دیں۔ پھر سطحِ زمین پر پتّوں[۱] اور گوبر[۲] کی کھاد بچھوا کر دو بارہ ہل چلوا دیں۔ ازاں بعد اُن بُجھے کوئلوں کا چُورہ۔ اُپلوں۔ لکڑی۔ پتّوں یا پتّھر کے کوئلہ کی تھوڑی تھوڑی راکھ تمام سطح پر پھیلوا کر سُہاگہ اور بیلن پھروا دیں۔ تختۂ گیاہ کے لیئے اعلےٰ درجہ کی گھاس **دُوب** تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ لگوا دی جاوے یا نامی سوداگرانِ تخم کے کارخانجات سے خاص اسی تختہ میں بونے کے لیئے بیج مِل سکتے ہیں۔ جنہیں انگریزی میں **لان گراس سیڈ**[۳] کہتے ہیں۔ یہ بیج ایسی گھاسوں کے ہوتے ہیں جو بارہ مہینے برابر ہری رہتی ہیں اور بہت جلد زمین پر پھیل کر اُسے ڈھانپ دیتی ہیں۔ اگر دُوب

---

[۱] و [۲] دونوں کھادوں کا بیان "کھاد" کے ضمن میں آ چکا ہے +

[۳] (Lawn Grass Seed.)

گھاس لگوانی ہو تو بہتر یہ ہے کہ آس پاس سے عمدہ دُوب کی جڑیں کھدواکر تمام تختہ پر چھ چھ انچ کے فاصلہ پر گڑواتے چلے جاویں۔ یا دُوب کے پونڈوں اور جڑوں کو تین تین انچ لنبا گنڈا سے کٹواکر (یہ تاکید ہے کہ تین انچ سے کم کُترے کی لنبائی نہو) علیحدہ رکھ لیا جاوے۔ بعدہٗ کسی بڑی ناند یا گڑھے میں پانچ حصّہ عمدہ باغیچہ کے سطح کی مٹی اور ایک حصّہ گوبر ملواکر پانی سے گھُلوا دیا جاوے ایسا کہ لیپنے کے مطلب کا ہو جاوے۔ اس میں دُوب گھاس کا کُترا ڈال کر کسی لکڑی یا بانس کے ٹکڑے سے خُوب آمیز کر دیا جاوے۔ اس مصالحہ سے تمام سطح پر لپائی کرادی جاوے اور ایک دن بعد اگر بارش نہو تو پانی دیدیا جاوے دُوب بہت جلد سرسبز ہو جاویگی۔ موسم سرما و بہار میں مہینہ میں اگر ممکن ہو سکے تو دو ایک مرتبہ گھاس کو رقیق کھاد دیدینی نہایت مُفید ثابت ہو گی۔ اس سے گھاس پر خُوب رنگ آ جاتا ہے۔

دُوب کے بیج بھی دستیاب ہو جاتے ہیں مگر کم اور گراں۔ اگر **لان گراس** ریپلڈ سوداگرانِ تخم سے منگواکر بوئے جاویں تو اندازہ یہ رکھنا چاہئیے کہ ایک ایکڑ زمین کے لئے کم از کم ساٹھ پونڈ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اکثر اصحاب ۸۰ پونڈ سے لیکر ۱۰۰ پونڈ تک بیج فی ایکڑ بوتے ہیں۔ اور اُن کا قول ہے کہ بیجوں کے بونے میں ہرگز بُخل نہیں کرنا چاہئیے *

جب گھاس تین چار انچ اُونچی ہو جاوے تو فی الفور قینچی (جسے انگریزی میں لان[1] موار کہتے ہیں) پھروا دینی چاہیئے تاکہ گھاس کی سطح ہموار ہو جاوے اور جڑیں طاقت پکڑ جاویں۔ کٹے ہوئے پتّوں کو نرم جھاڑو سے صاف کرا کے لوہے یا پتّھر کا بیلن پھروانا لازمی امر ہے۔ تختۂ گیاہ کے لئے قینچی اور بیلن کا خریدنا بہت ضروری ہے۔ البتّہ جہاں کرایہ پر یہ دونوں چیزیں مل سکتی ہیں وہاں کرایہ پر منگوا کر کام چلا سکتے ہیں۔ المختصر مہینہ میں دو تین مرتبہ ہمیشہ تختۂ گیاہ پر قینچی اور بیلن پھیرنا چاہیئے اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی بھی ضرور دینا چاہیئے

آبی[2] چمن بندی

آبی چمن بندی سے مُراد تالابوں۔ مصنوعی آبشاروں اور مصنوعی جھیلوں وغیرہ میں بطریقِ چمن بندی آبی پودے لگانا ہے۔ صدہا قسم کی بیلیں اور پھولوں کے پودے ایسے ہیں کہ سوائے پانی کے خشکی میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ ان کی کاشت پانی کے اندر ہی کی جا سکتی ہے۔ زمین پر نہیں۔ اگر غور کیا جاوے تو خود بخود

---

[1] Lawn Mower.

[2] Water Gardening.

واضح ہو جاویگا کہ آبی چمن بندی ہماری صحّت اور تفریحِ طبع کے
لئے کس قدر ضروری ہے۔ تصوّر فرمائیے کہ موسم گرما یا برسات
میں ہم ایک تالاب یا جھیل کے کنارے جا کر بیٹھ جاویں جسکے
کناروں پر سرسبز و شاداب سبزہ لہلہا رہا ہو مناسب دوری پر
سیدھی قطاروں میں خوبصورت اشجار جن پر پھولوں کے خوشے
لٹک رہے ہوں ایستادہ ہوں۔ ان کا سایہ تالاب یا جھیل کے
صاف شفاف پانی میں پڑ رہا ہو۔ تالاب میں طرح طرح کے پھول
کھلے ہوئے ہوں جن کی خوشبو سے وہاں کی تمام ہوا معطّر ہو رہی
ہو۔ قسم قسم کے خوش الحان پرندے اپنی اپنی بولیاں بول رہے
ہوں یا تالاب میں ڈبکیاں لگا رہے ہوں اور سورج کی کرنیں
اس تمام منظر کے حسن کو دو بالا کر رہی ہوں۔ صبح یا شام دوپہر
یا چاندنی رات میں غرضیکہ ہر وقت یہاں کی کیفیت دیکھنے
کے قابل ہوتی ہے۔ اور اِس کا صحیح لطف وہی اصحاب اُٹھا
سکتے ہیں جن میں زندہ دلی کی رمق باقی ہے۔ مردہ دل اصحاب
کا کچھ ذکر نہیں ہے جن کا جینا نہ جینا برابر ہے*

خیال فرمائیے کہ اس ملک میں کونسا ایسا مقام ہو گا کہ جہاں
کوئی تالاب یا جوہڑ نہو۔ یا وہاں بن نہ سکتا ہو۔ ہمارے ملک کے
اہلِ دول تالاب بنوانے کو بھی ایک کارِ ثواب اور موجبِ بقائے
یادگار سمجھتے ہیں۔ چنانچہ زرِ خطیر کے صرف سے پکّے تالاب بنوائے

جاتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان سے کچھ رفاہ عام بھی متصوّر ہے؟ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ بعد میں تالاب لگوانے والے یا اُن کے وارث بہت کم اپنی بنوائی ہوئی چیز کی جانب متوجّہ ہوتے ہیں۔ اچھی برسات میں البتّہ انہیں زیادہ پانی ہو جاتا ہے ورنہ اور موسموں میں وہ خُشک یا نیم خُشک پڑے رہتے ہیں۔ سیاہ اور گدلے پانی پر کائی جم جاتی ہے۔ مچھروں اور کئی قسم کے کیڑوں کی وہاں کثرت ہو جاتی ہے۔ کُوڑا کرکٹ پڑنے اور کیچڑ میں نباتات کے سڑنے کی وجہ سے پانی میں سخت بد بُو پیدا ہو جاتی ہے۔ چاروں طرف پکّی سیڑھیاں اور پکّے کنارے تپتے رہتے ہیں یا اُن پر کتّے لوٹ لگاتے ہیں۔ جگہہ جگہہ راکھ کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ یا قدم قدم پر منوں گرد جمی ہوئی ہوتی ہے۔ کار آمد ہونے کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو یہ تالاب بجائے فائدہ کے کئی طرح کا نقصان پہنچاتے ہیں۔ بد تمیز گنوار ایسے تالابوں کے قُرب و جوار میں حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ہاتھ وغیرہ دھونے آ بیٹھتے ہیں۔ آوارہ گرد۔ قمار باز۔ بد اطوار اور بد قماش لوگ ان مقامات کو اپنی آرامگاہ اور دربارِ خاص سمجھتے ہیں۔ گدائی پیشہ اور بھنگ چرس پینے والے ایسی جگہہ کو ڈھونڈ کر پہنچتے ہیں۔

موسم برسات میں گلی کُوچوں کے چھوٹے بڑے لڑکے جن پر والدین کا رعب داب کم ہوتا ہے یا جو مدرسہ میں جا کر پڑھنے

لکھنے سے جی چُراتے ہیں وہ بھی اکثر ان تالابوں پر پہنچ جاتے ہیں اور اِس صُورت میں دو چار درو تک واقعات کا ہو جانا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی نا واقف شخص تالاب کا نام سُن کر اُسے دیکھنا چاہے تو دُور سے ہی مارے تعفّن کے اُس کا دماغ پھٹنے لگتا ہے۔ قریب پہنچکر تالاب پر چاروں طرف وحشت چھائی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر دو بارہ وہ اُدھر کا نام تک نہیں لیتا۔ اس حالت میں ظاہر ہے کہ ایسے تالاب بنوانے سے نہ کچھ رفاہ عام متصوّر ہے نہ کارِ ثواب۔

میری رائے میں بڑے بڑے باغوں میں تالاب ضرور ہونے چاہئیں۔ صِرف یہی نہیں بلکہ ہر ایک گاؤں۔ ہر ایک قصبہ اور شہر کے باہر تالاب ہونے چاہئیں۔ ایسے تالاب جن سے فرحت حاصل ہو۔ اِن تالابوں کے کنارے ہرگز پکّے نہیں بنوانے چاہئیں۔ بیسیوں قسم کی گھاسیں اور بیلیں ایسی ہیں کہ انہیں دریاؤں۔ ندیوں اور تالابوں کے کنارے خاص اسی غرض سے لگایا جاتا ہے کہ یہ کناروں کی مٹّی پانی کی مار سے گھُرنے نہ دیں۔ یہ بہت جلد کناروں پر پھَیل کر اُنہیں ڈُھانپ دیتی ہیں اور پتّھر سے زیادہ مضبوط کر دیتی ہیں۔ پانی خواہ ایک ہفتہ تک کناروں کے اُوپر بہے۔ کیا مجال کہ ذرّہ بھی مٹّی پھسل جاوے۔ پھر لُطف یہ ہے کہ یہ بارہ مہینے برابر سر سبز رہتی

ہیں۔ اور دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ تالاب کے کناروں کے گرد روشیں ہونی چاہئیں جن میں مناسب فاصلے پر میانہ قد کے درخت ہوں۔ جا بجا بیٹھنے کیلئے خوشنما چبوترہ وغیرہ ہوں۔ تالاب کے اندر کئی قسم کے آبی پودے اور بیلیں ہونی چاہئیں جس وقت انکے پانی کے اوپر پھول کھلتے ہیں تو عجب بہار دیتے ہیں۔ یہ پودے خود بخود پانی کو صاف شفاف رکھتے ہیں اور اسے بگڑنے نہیں دیتے۔ غرضیکہ **آبی چمن بندی** کا رواج اس ملک میں جس قدر ترقی پذیر ہو بہتر ہے *

موذی کیڑے مکوڑے۔ چیونٹیاں اور مکھیاں

فرحت باغ میں محنتوں کو ہر وقت نگاہ رکھنی چاہیئے کہ موذی کیڑے مکوڑے۔ موش اور مکھیاں وغیرہ پودوں کو آزار نہ پہنچا سکیں۔ ذرہ سی غفلت میں یہ اتنا نقصان کر دیتے ہیں کہ جس کا نہ کچھ معاوضہ مل سکتا ہے اور نہ وہ آسانی سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے مختلف قسم کے پودوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور انہیں بہت جلد صاف کر دیتے

Noxious insects and pests. ۱۰۲

ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ سامنے آتا ہے چٹ کر جاتے ہیں۔
کئی کرم ایسے ہیں کہ وہ خاص خاص مقامات میں پائے جاتے
ہیں۔اور خاص قسم کی آب و ہوا میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان
جُملہ امُور کا ذاتی تجربہ بغیر مُشاہدہ کے مُشکل سے ہو سکتا ہے۔
مگر عام طور پر فرحت باغ کو بد بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے واسطے
عملی ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) کئی قسم کے کیڑے مکوڑے گملوں۔ تپائیوں۔ بنچوں اور
آرئینہ گھروں میں پناہ گزین ہو جاتے ہیں۔ ان کے دفعیہ کی
سہل ترکیب یہ ہے کہ روز مرہ یا دوسرے تیسرے گملے تپائیاں
وغیرہ اُٹھواکر جگہ پانی سے دُھلوا دیا کریں۔ مُونجھ وغیرہ کے جُوتے
سے گملوں کو صاف کرا دیا کریں۔کسی قدر **فنائیل** (ایک
قسم کی انگریزی دوا جو ارزاں قیمت پر انگریزی دوا فروشوں کی
دوکانوں سے مل سکتی ہے) یا پتھر کا تیل پانی میں ملاکر فرش
پر جہاں گملے وغیرہ رکھے ہوئے ہوں چھڑکوا دینا نہایت مُفید
ثابت ہو گا۔ تھوڑی سی دیر میں تیل کی تیز بُو اُڑ جاویگی مگر اتنی
ضرور رہیگی کہ کیڑے مکوڑے وہ نہ ٹھہر سکیں۔نیز اِس حکمت سے
گملے اور جگہ صاف سُتھری رہیگی +

Phenyle. ؎

(۲) **دیمک** یہ سفید چیونٹیاں فرحت باغ میں ہرگز نہیں ہونی چاہئیں۔ ان کا خاصہ ہے کہ چند گھنٹوں کے اندر ایک بدنما مٹّی کا ٹیلہ بنا دیتی ہیں اور پودوں کی ٹیکوں اور جڑوں کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں۔ اگر یہ معلوم ہو کہ باغ میں ان کی ریاست اور عملداری ہے تو بہتر یہ ہے کہ ان کے سوراخوں کو بہت گہرا کھدوا کر **بڑی دیمک**[ا] کو نیست و نابود کرا دیا جاوے بعض اوقات ایک ہی سوراخ میں ایک سے زیادہ بڑی دیمکیں ہوتی ہیں ان کو نکلوا کر سوراخ میں کپڑوں کے چیتھڑے مٹّی کے تیل سے تر کر کے جلوا دینے چاہئیں تا کہ کامل صفائی ہو جاوے بعد ازاں سوراخوں کو پُر کرا دینا چاہیے۔ دیمک کے دفعیہ کی دُوسری ترکیب جو تجربہ سے نہایت مؤثّر ثابت ہوئی ہے یہ ہے کہ جہاں دیمک کے سوراخ ہوں اُس جگہہ کی مٹّی ہموار کرا کے اور پانچ پانچ چھ چھ انچہ سوراخ کے گرد گہرائی کر کے پانی چھڑوانا شروع کر دیں (مشک سے یا جس طرح نالیوں کے ذریعہ کیاریوں کو دیا جاتا ہے) جب سوراخ لبالب ہو جاویں تو بند کر دیں۔ اسی طرح سے متواتر تین دن سوراخوں میں پانی دیا جاوے۔ دیمک خود بخود دُور ہو جاویگی۔

(۳) **مُوش** چوہے بھی فرحت باغ میں بسا اوقات بہت

[ا] Queen of white ants.

نقصان کرتے ہیں۔کئی قسم کی **بلب** (یعنی پھولوں کی گٹھیوں) کو اکھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔کیاریوں کو کھود ڈالتے ہیں۔ نرم و نازک پودوں پر مٹی کے ڈھیر لگا دیتے ہیں۔پودوں کی جڑوں اور کونپلوں کو کتر کتر کر پھینک دیتے ہیں۔ پنجروں وغیرہ کے ذریعہ انہیں پکڑوا کر دُور بھجوا دینے سے بہتر یہ ہے کہ ان کے بلوں میں دو تین دن برابر پانی دیا جاوے اور جہاں ان کے بل نظر آویں خوب پانی دلوا کر بند کرا دیں ÷

(۴) مختلف اقسام کے موذی کیڑے مکوڑے۔ جو پھولوں کے پودوں۔ بیلوں۔ اور میانہ قد کے درختوں پر حملہ کرتے ہیں۔ان کے دفعیہ کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ خشک تمباکو کے پتوں کو پانی میں خوب جوش دیکر ٹھنڈا کر لیں۔ بعد اُس میں اور بہت سا پانی ملا کر ٹین کے فوارے یا پچکاری (اِس مطلب کے لئے خاص ہوتی ہے) کے ذریعہ پودوں کو تر کریں **دوم**۔ صابون اور ریٹھوں کے پانی سے بھی کئی قسم کے کرم فی الفور نابود ہو جاتے ہیں **سوم**۔کئی قسم کے کیڑے جو پودوں پر رینگتے رہتے ہیں اور اُن کے پتوں کو چٹ کر جاتے ہیں۔صرف لکڑی اور اُپلوں کی سرد راکھ چھڑکنے سے دُور ہو سکتے ہیں۔ راکھ پودوں کی جڑوں کے گرد زیادہ ڈالنی چاہیئے اور تنہ کو بھی خاک آلود کر دینا اشد ضروری ہے۔راکھ چھڑکنے کے

بعد دوسرے یا تیسرے دن پودوں کو سرد پانی سے دھو دینا چاہیئے۔ **چہارم** تمباکو کا دھواں دینے سے ہر قسم کیڑے مکوڑے دور ہو جاتے ہیں۔ دھونی دینے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ خاکی موٹے کاغذوں کو شورے کے پانی میں تر کر کے خشک کر لیں۔ زاں بعد ان کے دس دس انچ لمبے اور چھ چھ انچ چوڑے ٹکڑے کر لیں۔ ان پر خشک تمباکو کُتروا کر رکھ دیں اور اُن کی بتیاں یا بیڑیاں سی بنا لیں۔ اُوپر کا سرا کھلا رکھیں۔ نیچے کے سرے کے کاغذ کو بل دیدیں تاکہ تمباکو نکل نہ جاوے جب دھونی دینی ہو نیچے کے سرے کو پودے کے نیچے زمین میں گاڑ دیں اور اُوپر کے سرے کو دیا سلائی وغیرہ سے جلا دیں تجربہ یہ کہتا ہے کہ اس دھوئیں کی کیڑے مکوڑے تاب برداشت نہیں لا سکتے۔ **پنجم** بڑے بڑے کیڑے مکوڑوں کو جو پودوں کے پتے نہایت سُرعت کے ساتھ ہضم کر جاتے ہیں۔ صبح و شام باغ کے ملازم لڑکوں یا قلیوں سے چمٹی کے ذریعہ دُور کرا دینا چاہیئے۔ **ششم** بعض اوقات کرم خوردہ یا کرم آلود پتوں اور شاخوں کو دُور کر دینے سے پس ماندہ پودے کی شاخوں کی سلامتی سمجھی جاتی ہے۔ **ہفتم** آن بجھے چونے اور گندھک کو ملا کر اور پانی میں جوش دیکر رکھ چھوڑتے ہیں۔ کرم آلود پودوں پر جب چھڑکنا مد نظر ہوتا ہے تو تھوڑے سے چونے گندھک کے

لہ دھونی کا عمل بند مکان میں بہت مؤثر ہوتا ہے لہذا گملوں کے پودوں کو تمباکو

پانی میں بہت سا سرد پانی ملا کر فوارے یا پچکاریوں کے ذریعہ
چھڑکتے ہیں۔ اس سے سب موذی کرم بھاگ جاتے ہیں۔
ششم۔ کبھی کبھی پتھر کے تیل کو بہت سے سرد پانی میں ملا کر
پودوں اوپر چھڑکتے ہیں۔ اس سے بھی پودوں کی [illegible]
ہو جاتی ہیں۔ ہفتم۔ کئی قسم کے کیڑے ایسے ہوتے ہیں جو
پھولوں کے پودوں اور درختوں کی شاخوں اور تنہ میں سوراخ کرتے
چلے جاتے ہیں انہیں دور کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ سوراخوں
میں سلائی وغیرہ سے کولتار بھر دیا جاوے۔ اس سے بڑھکر
ان کے دفعیہ کا اور کوئی علاج معلوم نہیں ہوا۔

مصنوعی پہاڑ بنانا

فرحت باغ کی تزئین اور خاص قسم کے پودے لگانے کے لئے
مصنوعی پہاڑ بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بنانے کی ترکیب یہ ہے
کہ کسی بڑے درخت کے تنہ کے گرد یا کھلی جگہ مٹی کا گول ڈھیر
لگا دینا چاہئے۔ یہ مٹی باغیچہ کی سطح کی عمدہ مٹی ہو جس میں بوسیدہ
پتوں کی کھاد۔ راکھ۔ اور کوئلوں کا چورہ ضرور ہونا چاہئے جس قدر اونچا
پہاڑ بنانا منظور ہو اسی اندازے سے ڈھیر اونچا کرنا چاہئے۔ اس ڈھیر
کی دونوں جانب اوسط درجہ کے مٹی کے ٹھیکرے لیکر ان کے

Preparing rockeries.

پیندے اور شکم میں دو تین ایسے سوراخ کرکے کہ جن میں سُرمہ کی سلائی چلی جاوے گاڑ دینے چاہئیں۔ انہیں اِس طرح سے گاڑیں کہ اُن کا مُنہ ڈھیر کی سطح کے برابر باہر کو کُھلا رہے۔ زاں بعد ڈھیر پر کنکروں کے بڑے بڑے ڈلے جنہیں کھنگر کہتے ہیں۔ برابر چُن دیں یا پکّی اینٹوں کے ایسے بڑے بڑے ڈھیلے جو پزاوہ میں حد سے زیادہ پک جانے کی وجہ سے باہم مِل جاتے ہیں ڈھیر پر ترتیب وار رکھ دیں۔ بعدہٗ مُناسب چیزیں اُس پر لگا سکتے ہیں۔ اگر موسم خشک ہو تو دونوں وقت بلاناغہ پہاڑوں کو پانی دینا چاہئے۔ اور گھڑے بھی صُبح و شام لبالب بھر دینے چاہئیں۔ گھڑوں کے سُوراخوں سے پانی برابر رِستا رہتا ہے اور پہاڑ کی اندرونی سطح کو تر رکھتا ہے*

آلاتِ ضروری و اوزار خانہ

فرحت باغ کے آلات کی تعداد اگر سوداگروں کی فہرست مُلاحظہ کی جاوے تو کچھ کم نہیں ہے اور اس میں شبھہ نہیں ہے کہ یہ سب اشیاء کار آمد ثابت ہوتی ہیں مگر چُونکہ ان کے خریدنے میں روپیہ زیادہ صرف ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص انہیں منگوانے میں تامّل کرتا ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ جب تک باغ بھی درجۂ اعلےٰ کا نہو یہ چیزیں کام میں نہیں آ سکتیں۔ البتّہ چند آلات ایسے ہیں کہ ان کے بغیر کسی حالت میں گزارہ نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر فرحت باغ میں پھاوڑوں۔ رمبیوں۔ کھُرپے۔ کھُرپیوں۔ چاقُو۔ قینچی اور تُوارت سے کام چلا لیتے ہیں۔ مگر دراصل مُندرجۂ ذیل اشیاء کا موجُود ہونا لازمی ہے:۔

(۱) اوّل درجہ کی قینچی (لان موار) اور لوہے یا پتّھر کا بیلن (رُولر) تختۂ گیاہ کے لئے*

(۲) بڑی بڑی دستی قینچیاں جن کے پَھل قریب دس دس انچہ کے ہوتے ہیں۔ اور دستے دونوں جانب خُوبصُورت لکڑی کے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھُولوں کے پودے اور میانہ قد کے اشجار چھانگنے اور باڑ وغیرہ ہموار کرنے کے لئے*

Necessary implements. ۱ء

(۳) کمانی دار اور سادہ قینچیاں۔ نرم و نازک پودوں اور بیلوں کو چھانٹنے اور پھول کاٹنے کے لئے ⁜

(۴) کئی قسم کے تیز چاقو۔ پودوں کو قلم کرنے۔ چھانگنے۔ اور چشمہ وغیرہ کرنے کے لئے ⁜

(۵) کئی قسم کی آریاں۔ دو تین قسم کی چھوٹی بڑی آریاں بھی ہونی چاہئیں۔ ان سے شاخیں کاٹنے۔ لکڑی کاٹنے اور اسی طرح کے کئی اور کام لئے جاتے ہیں ⁜

(۶) میخیں اور رسیاں۔ روش۔ پٹری۔ کیاریاں اور گولے وغیرہ بنانے اور درست کرنے کے لئے بڑی بڑی میخوں اور رسیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے ⁜

(۷) ہتوڑے اور پنج شاخے۔ دو تین چھوٹے بڑے ہتوڑے بھی ہونے چاہئیں۔ یہ کئی چیزیں زمین میں گاڑنے اور ٹھونکنے کے کام میں آتے ہیں۔ پنج شاخے کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض پتے وغیرہ اکٹھے کرنے کے کام میں آتے ہیں۔ بعض کھاد کو سطح زمین پر پھیلانے اور بعض کھدی ہوئی مٹی کو تہ و بالا کرنے کے مصرف کے ہوتے ہیں

(۸) تیشہ۔ کلہاڑے اور کلہاڑیاں۔ یہ بھی لکڑی درست کرنے۔ کاٹنے۔ درخت وغیرہ اکھاڑنے۔ یا کٹی ہوئی شاخوں کو چھوٹی چھوٹی کرنے کے مصرف میں آتے ہیں ⁜

(۹) پچکاریاں اور ٹین وغیرہ کے فوارے۔ پچکاریاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض کرم آلود پودوں پر مصالحہ جات چھڑکنے کے لئے۔ بعض نرم و نازک پودوں کو پانی دینے کے لئے بعض بڑے بڑے پودوں کو تر کرنے یا دھونے کے لئے۔ ولایتی یا ٹین کے دیسی فوارے۔ پنیری اور گملوں کے پودوں کو پانی دینے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات کیاریوں میں بھی فواروں سے پانی دے سکتے ہیں ٭

(۱۰) ولایتی یا دیسی ڈول ڈولچیاں۔ پانی بھر کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے لئے ڈول ڈولچیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یہ کئی قسم کی ہوتی ہیں ٭

(۱۱) آلہ جات مقیاس الحرارت و مقیاس الہوا۔ رات دن کی گرمی سردی کا اندازہ لینے اور ہوا کی کیفیت دریافت کرنے کے لئے یہ آلے بہت کام دیتے ہیں ٭

(۱۲) گھڑی۔ ایک بڑی گھڑی کا ہونا بھی ضروریات میں سے ہے تاکہ ہر ایک کام بپابندیٔ وقت ہو سکے ٭

(۱۳) برش اور پیالے پیالیاں۔ بانس یا لکڑی کی ٹیکوں وغیرہ پر کولتار لگانے یا رنگنے کے لئے برش اور پیالے پیالیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹین یا لوہے کے پیالے اس مطلب کے لئے کار آمد ہو سکتے ہیں ٭

(۱۴) بوتلیں۔ بیج رکھنے کے لئے صاف بوتلیں جن میں کاگ اچھی طرح سے لگ سکے یا شیشہ کے ڈاٹ والی بوتلیں ضرور ہونی چاہئیں *

(۱۵) ولایتی دُود کش۔ کرم آلود پودوں وغیرہ کو دھواں دینے کے لئے کئی قسم کے دُود کش ہوتے ہیں۔ اِن میں دو تین قسم کے باغ میں موجود ہوں تو بہت کارآمد ہو سکتے ہیں *

(۱۶) دیسی درانتیاں۔ کُدال۔ مار تول۔ لوہے یا لکڑی کے دُرمٹ۔ تھاپیاں۔ لوہے یا کاٹھ کی بالٹیاں۔ بانس یا لوہے کی سیڑھیاں۔ بڑے بڑے کھرپے اور چھوٹی کھرپیاں۔ لوہے یا چھڑیوں کے ٹوکرے۔ ٹوکریاں۔ اوزار تیز کرنے کے پتھر۔ پھاوڑے۔ ہل۔ سُہاگہ۔ رسّی کے جال۔ جالیاں چٹائیاں پھاوڑے وغیرہ سب حسبِ موقعہ کام میں آتے ہیں *

فرحت باغ کے کسی موزُوں مقام پر ایک مُختصر کمرہ ہونا چاہئے جہاں ہر قسم کے آلات اور اوزار درستی کے ساتھ رکھے جا سکیں۔ اس کمرہ میں الماریوں۔ طاق۔ طاقچے۔ تختے۔ کھونٹیوں وغیرہ کا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ ہر شئے قرینہ سے رکھی نہیں جا سکتی اس اوزار خانہ میں ایک رجسٹر بھی ہونا چاہئے جس میں تمام آلاتِ باغ درج ہوں۔ جب کوئی نئی چیز آوے اُسے لکھ لیں۔ جب کہیں جاوے اُسے ٹانک لیں۔ وقتاً فوقتاً رجسٹر سے آلات

کی پڑتال ہونی چاہیئے تا کہ ہر ایک چیز اپنے قابُو میں رہے۔
اور آئی گئی کا حال ساتھ کے ساتھ معلُوم ہوتا رہے۔ اِس
رجسٹر میں حسبِ ضرُورت کئی خانے اپنی یاد داشت کے لئے بڑھا
سکتے ہیں۔ مالیوں کو تاکید ہونی چاہیئے کہ کوئی اوزار باہر بیکار
نہ پڑا رہنے۔ کام کرنے کے بعد ہر ایک اوزار کو خُوب صاف کر کے
ٹھکانہ سے رکھدیں۔ جہاں کسی کو زنگ وغیرہ لگے تیل سے اُڑا دیں
ذرہ سی بے احتیاطی یا غفلت سے بسا اوقات بڑے بڑے بیقیمتی اوزار
نکمّے اور خراب ہو جاتے ہیں ؂

ایک یاد داشت کی **کتاب** بھی اپنے پاس ضرُور رکھنی
چاہیئے۔ جس وقت باغ کے مُلاحظہ کو جاویں یہ جیب میں ہونی چاہیئے
اِس میں جس قدر نئے پودے خریدے جاویں تاریخ وار لکھ لینے
چاہئیں تاکہ اگر کوئی ضائع ہو جاوے یا چوری جاوے تو فی الفور
معلُوم ہو جاوے۔ اِس کتاب میں وہ تمام ضرُوری ہدایات درج کر
لینی چاہئیں جو مالی کو دی جاویں تاکہ روزمرّہ یہ ظاہر ہو جاوے
کہ کِس قدر اُن کی تعمیل ہوئی ہے۔ پھُولوں کی کاشت کے مُتعلّق
ذاتی یاد داشت کے لئے خاص امُور لکھ لینے چاہئیں۔ یہ آیندہ کے
عملدرآمد کے لئے بہت مُفید ثابت ہوتے ہیں۔ ممالکِ یورپ میں
اکثر اصحاب انہیں یاد داشتوں کو ترتیب دیکر کتابیں شائع کر دیتے
ہیں۔ اور اُن کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ ہزاروں کتابیں ہاتھوں ہاتھ

فروخت ہو جاتی ہیں۔ اکثر اصحاب انہیں یادداشتوں کو یکجا جمع کر کے چمن بندی کے اخبارات اور رسالجات میں پڑھنے کے قابل مضامین لکھ دیتے ہیں۔ اگر اِس مُلک کے تعلیم یافتہ اصحاب بھی ان امور پر توجہ فرمادیں تو بہت بڑا فائدہ مُتصوّر ہے۔

ناموں کی تختیاں۔ فرحت باغ میں اگر ہر ایک پودے اور ہر ایک درخت پر اُن کے ناموں کی تختیاں آویزاں ہوں۔ تو بہت بہتر ہے۔ ایک تو اِس عمل سے تعلیم کا کام خود بخود ہو سکتا ہے۔ دُوسرے ذاتی سہولیت بہت بڑی ہو جاتی ہے۔ ہر ایک پڑھا لکھا شخص سیرِ باغ سے علاوہ فرحت حاصل کرنے کے کئی پھولوں اور درختوں کے نام ذہن نشین کر لے جاتا ہے۔ چند مرتبہ دیکھنے سے وہ نام اُس کی زبان پر چڑھ جاتے ہیں۔ نیز ذاتی سہولیت یہ ہے کہ پھولوں کے پہچاننے میں غلطی اور دھوکہ سے بچ جاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جن کا روزمرہ یہی کام ہے۔ انہیں بھی بسا اوقات پھولوں کے **صحیح نام** بتانے میں اپنی لاعلمی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ تختیوں کی موجودگی میں یہ بات نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر ایک قطار میں ایک ہی قسم کے پودے یا درخت ہوں تو سرے پر ایک پودے یا درخت پر ایک تختی آویزاں کردینی کافی ہے۔

مالی اور اُس کا مکان

ہر ایک باغ کے لئے مالی کا ہونا لازمی ہے بالخصوص فرحت باغ میں بغیر سمجھدار اور ہوشیار مالی کے ایک لمحہ کام چلنا مشکل ہے۔ مالک خواہ کتنا ہی فنِ چمن بندی سے ماہر ہو۔ پھر بھی کام اُسے دُوسروں سے ہی کرانا پڑتا ہے۔ ہر ایک کام کو وہ خود ہاتھ سے نہیں کر سکتا۔ مالی باغ کی درستی اور نگرانی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اُس کا رات دن خاص یہی کام ہوتا ہے کہ باغ کو اچھی حالت میں رکھے۔ گو کنُواں چلانے۔ پانی موڑنے۔ کیاریاں۔ اور روش۔ پٹری وغیرہ کو صاف کرنے کے لئے اُسکے ماتحت لڑکے اور قُلی ہوتے ہیں مگر ہر ایک کے کام کا جواب دہ وہ خود ہوتا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر باغ کا مالک فنِ چمن بندی سے ناآشنا ہوگا تو ناممکن ہے کہ باغ جیسی کہ چاہیئے حالت میں رہے۔ مالی واقف کار اصحاب کے دریافت کرنے یا نقص نکالنے پر صاف یہ جواب دیدیگا کہ وہ کام وہاں کیا جاتا ہے جہاں قدرشناس ہوں یہاں اچھے بُرے کا کوئی پُرساں نہیں ہے۔" علٰے ہذا خواہ مالی بذاتِ خود کچھ زیادہ نہ جانتا ہو یا کام چور ہو مگر مالک کے کام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے عذرِ ناقدردانی ہر وقت اُس کے نوکِ زبان رہتا ہے۔ اِدھر مالک یہ سمجھتا ہے کہ باغ کے کام کو صرف مالی لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اوروں کو اس میں دخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک باغ میں

سبز گھاس اور لال پیلے پھول دکھائی دیتے ہیں مالک یہ خیال
کرتا ہے کہ مالی بہت ہوشیار ہے۔اس کے کام میں چون و چرا کی
گنجایش نہیں ہو سکتی۔ میری رائے میں یہ صورت جس قدر جلد
تبدیل ہو بہتر ہے۔جب تک یہ کیفیت رہیگی مشکل ہے کہ فنِ
چمن بندی میں ایک شمہ بھر بھی ترقی ہوسکے۔ باغات کے مالک
جب تک اپنے مالیوں کو عملی طور پر یہ ثابت نہیں کر دینگے کہ ہم
اس کام کو اگر تم سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں سمجھتے تب تک
بہت مشکل ہے کہ مالی اپنے زعم فاسد سے باز آویں۔ میری رائے
میں تعلیم یافتہ اصحاب کو عین مناسب ہے کہ فنِ چمن بندی کی
کتابوں اور رسالجات وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے مالیوں کو
بہت سی باتیں بتا دیں اور خاص خاص امور میں اُن کی رائے
لیں۔اس طرح سے مالیوں کو سوچنے سمجھنے کی عادت پڑیگی اور ایک
بات میں سے بہت سی کام کی باتیں نکل آیا کرینگی۔سیر باغ کے
وقت مالی سے باغ کی نسبت گفتگو کرنا گویا ایک طرح اُس کا امتحان
لینا ہے۔اِس طریق پر کچھ دن عمل کرنے سے خود بخود واضح ہو جاویگا
کہ مالی سمجھدار ہے یا ٹھس دماغ۔آیا وہ دلی شوق سے اپنے کام
کو کرتا ہے یا بیگار ٹالتا ہے۔غرضیکہ ہمیں اپنے باغات کا آپ مہتمم
بننا چاہئے۔ مالی پر ہر ایک امر چھوڑ دینا قرینِ مصلحت نہیں ہے۔
عام طور پر اس وقت بالکل جاہل مالی ملتے ہیں۔کوئی بات

دل سے پیدا کرنا تو درکنار رہا انہیں بات کرنے اور سمجھنے تک کا شعور نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ فنِ چمن بندی کے رسالجات میں ان کی ہجو ملیح ہوتی رہتی ہے۔ مگر تجربہ شاہد ہے کہ یہ محنتی ہوتے ہیں اور جس کام کو وہ ایک مرتبہ ہاتھ سے کر لیتے ہیں اُسے یاد رکھتے ہیں۔ اور حسبِ موقعہ بلا امداد غیرے انجام دیدیتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر یہ اپنے کام میں صدق دل سے ترقی کرنا چاہیں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ مگر اصلی ترقی اُس وقت تک محال ہے جب تک کہ یہ کچھ پڑھنا لکھنا نہ سیکھیں۔

مالی کا مکان لازمی طور پر باغ کے اندر ہونا چاہئے ورنہ کام نہیں چل سکتا۔ مگر یہ مکان ایسے گوشہ میں بنوانا چاہئے کہ جہاں بغیر خاص مطلب کے کسی شخص کا گزر نہو۔ مکان کے چاروں طرف دیواروں پر کوئی ہلکی اور خوبصورت بیل چڑھوا دینی چاہئے تاکہ وہ خوش نما ہو جاوے۔ نیز مکان کے چوگرد باڑ ہونی ضروریات سے ہے۔ میری رائے میں کروندے یا کاغذی ریموں کی باڑ بہت موزوں ہو گی۔ جبتک یہ طیار ہو کیلے۔ سورج مکھی۔ یا گل خیرے کی باڑ لگا سکتے ہیں۔ اگر مکان کی دیواروں پر بیل چڑھانے میں دقت ہو تو بہتر یہ ہے کہ چوگرد جھفریاں کھڑی کرا کے اُن پر بیلیں چڑھوا دیں۔ خاصہ پردہ ہو جاویگا ❖

فصل دوم

متفرقات

پھولوں کے گملوں کو رنگنا

پھولوں کے گملے پزاوے سے اکثر بدرنگ نکلتے ہیں۔ کوئی زرد۔ کوئی سیاہی مائل سرخ۔ کسی پر سیاہی کے چٹاخ پڑے ہوئے ہوتے ہیں اور کوئی بیلگوں ہوتا ہے۔ اگر انہیں خوبصورتی کے خیال سے یکرنگ رنگنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ گملوں کو پہلے رسّی کے ٹکڑوں کے جوُنے سے رگڑوا کر رکھوا دیں تاکہ وہ گرد و غبار کی آلایش سے پاک ہو جاویں۔ بعد ازاں گیرو یا ہرمچی پسوا کر تھوڑے سے پانی میں ملوا دیں اور اُس میں کسی پرانے کپڑے کا چیتھڑا بھگو کر گملوں کے بیرونی جانب رنگ کراتے جاویں۔ اگر گیرو یا ہرمچی میں بجائے پانی کے پتھر کا تیل ملا دیا جاوے تو کیا بات ہے۔ اِس سے ایک بڑا فائدہ یہ متصوّر ہے کہ گملوں کے پاس موذی کیڑے مکوڑے نہیں آوینگے ؎

گلدانوں کے لئے روغن طیّار کرنا

پیتل اور تانبے کے گلدانوں پر اگر وارنش (رنگ) نہ کی جاوے تو وہ بہت جلد بدصورت اور خراب ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے سہل ترکیب یہ ہے کہ ایک کوارٹ[1] مُقطّر سپرٹ[2] اور ایک چھٹانک چپڑا لاکھ منگوا لیں۔ بعد ازاں مُقطّر سپرٹ کا نصف حصّہ ایک صاف بوتل میں بھر کر اُوپر سے آدھی چھٹانک خُوب باریک پسی ہوئی چپڑا لاکھ ڈال دیں۔ اِس بوتل کو دو تین دن دُھوپ میں رکھنا چاہیئے۔ اور دن میں پانچ چھ مرتبہ بوتل کو اچھی طرح سے ہلا دینا چاہیئے تاکہ لاکھ حل ہو جاوے۔ اسی طرح سے اگر ضرورت ہو تو دُوسری بوتل بقیۃ نصف کوارٹ مُقطّر سپرٹ سے طیّار کر سکتے ہیں۔ اِس روغن کو بُرش یا فلالین کے ٹکڑوں کے ساتھ جلدی جلدی لکڑی کی تمام چیزوں پر لگانا چاہیئے۔ اور اسی میں کسی قدر اَور مُقطّر سپرٹ ڈال کر اسے پیتل اور تانبے کے گلدانوں پر بُرش سے لگا سکتے ہیں فی الفور گلدانوں پر نہایت خُوبصورت اور دیر پا رنگ و روغن ہو جاویگا۔ گلدانوں کے روغن میں زیادہ سپرٹ اسلئے ملائی جاتی ہے کہ روغن بہت گاڑھا نہ رہے۔ اعتدال کے مُطابق پتلا ہو جاوے +

---

[1] (Quart.)

[2] (Methylated Spirit.)

مونگا روغن

جھڑیوں یا پودوں کی ٹیکوں وغیرہ پر سرخ رنگ و روغن کرنے کے لیئے مونگا روغن طیار کر لینا چاہیئے۔ اس روغن کے بنانے کی ترکیب بجنسہٖ وہی ہے جو گلدانوں کے روغن کے ضمن میں لکھی گئی ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں چپڑا لاکھ پڑتی ہے اور اس میں سرخ بتی کی لاکھ؞

مصنوعی مونگے

فرحت باغ کے مصنوعی پہاڑوں کے پتھروں وغیرہ کو مونگوں کی وضع کا بنانے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ چار حصے پیلی رال میں ایک حصہ سیندور ملا کر خوب آگ پر پگھلا لیا جاوے۔ بعد ازاں اس میں پتھروں یا لکڑی کے ٹکڑوں کو ڈبو سکتے ہیں۔ ان ٹکڑوں کو رنگ میں ڈبو کر نکال لینا چاہیئے اور خشک ہو جانے پر جہاں چاہیں رکھ دیں؞

عا Coral Varnish.

عا۲ Red sealing Wax.

عا۳ Yellow resin.

گلدستوں کے لئے گھاس کو خشک کرنا اور اسے رنگنا

موسم برسات کے اخیر میں کئی قسم کی خوبصورت اور آرائشی گھاسیں جمع کر کے گلدستوں میں لگانے کے لئے خشک کر سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اِن گھاسوں کو جس قدر ہو سکے لنبا کاٹا جاوے۔ بعد ازاں اِن کے بنڈل باندھ کر ڈورے سے اُلٹا لٹکانا چاہیئے۔ مراد یہ کہ گھاس کا سر نیچے کو رہے۔ کچھ گھاس کے بنڈل خالی بوتلوں میں اِس طرح سے لگا دینے چاہئیں جس طرح سے گلدستے گلدانوں میں لگائے جاتے ہیں۔ یعنی ان کے سٹے کچھ بوتل کے اندر رہیں اور کچھ باہر۔ خوب خشک ہو جانے پر اگر انہیں کسی قسم کے مصنوعی رنگ سے رنگنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ لاکھ کے روغن میں جس کے بنانے کی ترکیب پھولوں کے گملے رنگنے کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے سبز یا سرخ رنگ اِس قدر ملا دیں کہ روغن کسی قدر گاڑھا ہو جاوے۔ ہلکے برش سے گھاس کو رنگ سکتے ہیں۔ رنگتے وقت ہاتھ کو ڈھیلا نہیں چلانا چاہیئے ورنہ روغن

۱۵۸ Dried grasses for bouquets and to bronze or color it.

اُکھڑ جاویگا۔ مطلب یہ ہے کہ روغن کو چستی کے ساتھ گھاس پر کرنا چاہیئے تاکہ وہ چمک جاوے۔ کئی طرح کا بہت باریک پِسا ہوا رنگ رنگسازوں کی دُکانوں سے مل سکتا ہے۔ یہی روغن میں ملانا چاہیئے۔ یہ رنگ معدنی ہوتے ہیں یعنی کان کے اندر سے نکلتے ہیں ٭

پودوں کے ناموں کی تختیاں

پھولوں کے ناموں کی تختیاں ایسی ہونی چاہیئیں کہ گرد و غبار اور پانی سے خراب نہوں اور اُن پر لکھا ہوا نام ہمیشہ روشن رہے۔ بیجوں کے سوداگروں کے کارخانجات سے یہ تختیاں بہت عمدہ اور خوبصورت دستیاب ہو سکتی ہیں اگر یہ قیمت میں گراں پڑیں تو بہتر یہ ہے کہ خود طیّار کرا لی جاویں۔ جست کے پتّروں کی کسی قلعی گر سے چار چار انچہ لمبی اور ایک ایک انچہ چوڑی تختیاں کٹوا لینی چاہئیں۔ سرے پر ایک چھوٹا سا سوراخ کرا لیا جاوے جس میں لوہے کا تار پرویا جا سکے۔ یہ تختیاں میانہ قد کے اشجار اور گلاب وغیرہ کی شاخوں کے ساتھ لٹکائی جا سکتی ہیں۔ اگر گملوں میں لگانی ہوں تو ایک بانس کے ٹکڑے کے سرے کو شگاف دیکر اُس میں پھنسائی جا سکتی ہیں۔ اِن تختیوں پر سرکنڈے یا پر کی قلم سے پودوں کے نام لکھ دینے

چاہئیں مگر یہ نام ہر ایک سیاہی سے نہیں لکھے جا سکتے اِس مطلب کے لئے ایک خاص قسم کی سیاہی طیّار کرنے کی ضرورت ہوگی جس کی ترکیب یہ ہے :-

ایک ڈرام[1] ورڈی گرس[2]

ایک ڈرام سال امونی اک پاوڈر[3]

نصف ڈرام لیمپ بلیک[4] (چراغ کا کاجل)

اِن تینوں چیزوں کو دس ڈرام پانی میں حل کرنے سے جست پر لکھنے کی بہت عمدہ سیاہی بن جاتی ہے۔ جست پر لکھنے کے لئے اور دُوسری سیاہی بنانے کی یہ ترکیب ہے :-

ایک اونس پانی

بارہ گرین بائی کلورائڈ آف پلے ٹی نم[5]

اِن دونوں کو حل کرکے بطور سیاہی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ سب چیزیں انگریزی دوا فروشوں کی دکانوں سے بہت سستی مل سکتی ہیں۔

---

[1] (One drachm.)

[2] (Verdigris.)

[3] (Sal ammoniac powder.)

[4] (Lamp black.)

[5] (Bichloride of Platinum.)

موسم گرما میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنے کی ترکیب

موسم گرما میں صبح کے کٹے ہوئے پھولوں کو دن بھر یا رات تک تر و تازہ رکھنا در حقیقت بہت مشکل ہے۔ مگر تاہم ذیل کی ترکیب پر عمل کرنے سے بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے:۔

پھولوں کو طلوع آفتاب سے پیشتر کاٹنا چاہئے۔ کاٹنے کے بعد کسی ٹھنڈے کمرے میں ڈنڈی سمیت پھولوں کو پانی سے بھری ہوئی لوہے یا پیتل کی گہری طشتریوں یا مٹی کے گہرے اور چوڑے کونڈوں میں اس طرح سے رکھدینا چاہئے کہ صرف پھولوں کی ڈنڈیاں پانی کے اندر رہیں اور پھول پانی کی سطح سے باہر۔ ان طشتریوں یا کونڈوں کے اوپر قریب دو فٹ اونچا کسی بانس یا لوہے کی تار کا گھیرا رکھدینا چاہئے۔ اس طرح پر کہ طشتریاں یا کونڈے گھیرے کے اندر آجاویں۔ گھیرے کے اوپر کی گولائی میں پانچ چار بانس کے پتلے پتلے ٹکڑے پہیئوں کے آروں کی طرح لگا دینے چاہئیں۔ اس گھیرے پر پانی سے تر کئے ہوئے تولئے یا انگوچھے یا رومال اوپر اور چاروں طرف لپیٹ دینے چاہئیں تاکہ اندر گرد و غبار نہ جاوے اور گھیرے کے اندر کی ہوا نمدار رہے

اِن کپڑوں کو دن میں پانچ چار مرتبہ تر کر دینا چاہئے ورنہ خشک ہو کر یہ کام نہیں دینگے۔ یہ گھیرے اسی طرح سے پھُولوں کی طشتریوں پر رکھے جاتے ہیں۔ جس طرح سے کہ گرمی کے موسم میں کھانے کی کوئی شے جالی دار گھیرے کے اندر رکھ دی جاتی ہے۔ اگر یہ گھیرے لوہے کی جالی کے بنوانے ہوں تو بازار سے جالی خرید کر لوہار سے بنوا سکتے ہیں۔ ورنہ بانس۔ سرکنڈے یا بینت کے گھیرے جتنے جتنے درکار ہوں طیار کر سکتے ہیں۔ اُوپر کے سرے پر بانس کے ٹکڑے لگوانے سے یہہ غرض ہوتی ہے کہ کپڑا کسی دباؤ سے اندر پھُولوں پر نہ گر پڑے اگر تر کپڑا پھُولوں پر تھوڑی دیر بھی رہیگا تو پھُول بھورے یا سیاہی مائل ہو کر سڑنے شروع ہو جاوینگے۔ جن پھُولوں کو موسم سرما میں بطور ہار پہننا ہوتا ہے یا بوتام کے سوراخ میں لگانا مدِ نظر ہوتا ہے اُنکی ڈنڈیوں کے سروں پر تیل میں تر کر کے ریشم لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اِس سے مُراد یہ ہے کہ کٹی ہوئی ڈنڈیوں کے مساموں کے ذریعہ ہوا اندر داخل نہو۔

شام کے کٹے ہوئے پھُولوں کو اگر رات بھر بلکہ دُوسرے دن تک تر و تازہ حالت میں رکھنا ضرُوری ہو تو بہتر یہ ہے کہ پھُولوں کے گلدانوں میں تازہ پانی بھر کر آدھی آدھی مٹھی اِن بجھے کوئلوں کا باریک چُورہ ڈالدیں اور پھر گلدستے لگا کر

گلدانوں کو باہر شبنم میں رات بھر رہنے دیں۔ صبح دیر تک پھول تر و تازہ رہینگے ❊

اثنائے سفر میں کٹے ہوئے پھولوں کو تر و تازہ رکھنا

اگر کٹے ہوئے پھولوں کو سفر میں ساتھ لیجانا منظور ہو تو انکے تر و تازہ رکھنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ گلدانوں میں پانی بھر کر اُن میں معمولی طور پر گلدستے لگا دیں۔ ان گلدانوں کو کسی بالٹی میں اس طرح سے رکھکر کہ یہ ہلنے۔ باہم ٹکرانے اور گرنے نہ پاویں اُوپر سے پانی سے بھیگا ہوا کپڑا ڈال دیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ اِس کپڑے اور پھولوں میں کم از کم چھ انچہ فاصلہ رہے۔ یعنی گلدستوں کے سروں سے بالٹی کے کنارے چھ انچہ ضرور اُونچے ہوں۔ نیز یہ احتیاط رہے کہ بھیگا ہوا کپڑا بالٹی پر تنا ہوا رہے ڈھیلا پڑکر پھولوں پر گرنے نہ پاوے۔ ورنہ پھول بد رنگ ہوکر سڑنے گلنے شروع ہو جاوینگے۔ اگر سفر دُور دراز کا ہو تو جب کپڑا خُشک ہونے لگے فی الفور اُٹھا کر بھگو دیں اور کسی قدر نچوڑ کر پھر اُوپر پھیلا دیں۔ اگر کپڑے پر چھینٹے دیئے جاوینگے تو پانی پھولوں پر ٹپکیگا اور پھول خراب ہو جاوینگے۔ بالٹی سے مراد

عام بالٹی سے ہے جس کے اُوپر قوس نما دستہ اُٹھانے کے لئے لگا ہوا ہوتا ہے۔ اگر بالٹی نہو تو بالٹیوں کی وضع کی جھاؤ بانس۔ اور کھجور وغیرہ کی ٹوکریاں بہت سستی مل جاتی ہیں۔ اکثر گلاب۔ بید مشک۔ کیوڑہ وغیرہ کے عرق کے قرابے ان میں رکھ کر دُور دُور تک لیجاتے ہیں ان میں گلدان رکھ سکتے ہیں۔ اگر ان میں سہولیت متصوّر نہو تو فرمایش کرنے پر چوڑی اور اُونچی اُونچی اسی قسم کی اور ٹوکریاں بنوا سکتے ہیں۔ اگر پھولوں کو ڈنڈیوں سمیت کاٹ کر فی الفور صاف دُھنی ہوئی روئی پانی سے تر کرکے اُن کی ڈنڈیوں اور ڈنڈیوں کے کٹے ہوئے سروں کے گرد لپیٹ دی جاوے اور وقتاً فوقتاً روئی کو تر کرتے رہیں تو دیر تک پھول شاداب رہ سکتے ہیں۔

اگر سفر دس بارہ گھنٹہ سے زیادہ کا نہو تو کٹے ہوئے پھولوں کو مُرجھانے سے بچانے کی ایک اور ترکیب یہ ہے کہ پھولوں کے کٹے ہوئے سروں اور ڈنڈیوں کے گرد خُوب پانی سے تر کرکے صاف دُھنی ہوئی رُوئی لپیٹ دیں اور گلدستے کے اُوپر ایک خشک دُھلا ہوا رومال ڈالکر کسی گلدان۔ بوتل یا ایسے برتن میں ٹکا دیں کہ گلدستے جھکنے اور گرنے نہ پاویں۔ سیدھے ٹکے رہیں

پھول اور پتّوں کو مصنوعی طور پر شبنم یا برف آلود کرنا

پُرتکلف دعوتوں یا تفریحِ طبع کے جلسوں میں بعض گلدستے ایسے رکھے جاتے ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان پر بہت شبنم یا برف پڑی ہوئی ہے۔ در حقیقت ان کی خوبصورتی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ ان کے طیّار کرنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ پھولوں اور پتّوں کو اچھی طرح سے صاف کر کے کسی موٹے یا کسی اخبار کے ردّی کاغذ پر رکھتے چلے جاویں۔ پھر کیکر کے گوند کو کوٹ۔ پکا۔ اور چھان کر پاس رکھ لیں۔ ساتھ ہی کسی برتن میں تھوڑا سا گرم پانی کر لیں جس قدر ایک چاء کے پیالے میں پانی آتا ہے۔ اُتنا ہی گرم پانی کسی کٹورے میں ڈال کر اُوپر سے ایک چاء کے چمچہ کے برابر صاف گوند چھوڑ دیں۔ اس کے بعد کسی چمچہ کی ڈنڈی یا قلم سے گوند پانی کو خوب آمیز کر دیں۔ زاں بعد کسی سخت بُرش کو رقیق گوند کے پیالے میں ڈبو کر انگلی یا کسی کنگھی سے پھولوں اور پتّوں پر چھڑکتے چلے جاویں۔ بُرش کو گوند کے پیالے میں ڈبونے کے بعد ہر ایک مرتبہ پیالے کی دیوار کے ساتھ کسی قدر

دبا دینا چاہیئے تاکہ زائد گوند خارج ہو جاوے۔ جب پھول اور پتّوں پر رقیق گوند چھڑک چکیں تو اُنہیں اُٹھا کر کسی خشک کاغذ کے تاؤ پر رکھ دینا چاہیئے۔ بعد ازاں ابرک کو صاف کر لے تاکہ اُس پر مٹّی کے داغ نہ رہ جاویں بہت باریک کوٹ لیں اس باریک ابرک کو پھول پتّوں پر گوند کے خشک ہونے سے پیشتر ہاتھ سے بُرک دیں۔ مگر یہ احتیاط رہے کہ ایک ہی جگہہ بہت سی ابرک نہ گرنے پاوے ورنہ پھولوں کی خوبصورتی میں فرق آ جاویگا۔ ابرک بُرکنے کے آدھ گھنٹہ بعد ہر ایک پھول پتے کو ڈنڈی سے اُٹھا کر دائیں ہاتھ کی ایک اُنگلی سے بہ آہستگی جھاڑ دیں تاکہ زائد ابرک کاغذ پر گر پڑے۔ اخیر میں گلدستے بنا کر گلدانوں میں لگا سکتے ہیں ❖

باب دوم

فصل اوّل

خاص توجّہ طلب پھول

تشریح ا سے انگریزی اور ل سے مُراد لاطینی نام ہیں۔

گُلاب

Rose.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گلاب	روزا

بیان و استعمال۔ تمام شائستہ ممالک میں قُدرت کے اِس عجیب و غریب عطیہ کو پھُولوں[1] کی ملکہ۔ ملکۂ گلشن و زرّیں جامِ[2] حُسن تسلیم

[1] (Queen of flowers.) [2] (Golden cup of beauty.)

تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر ایک مُلک کے بڑے بڑے نظم و نثر لکھنے والوں نے جس قدر اس پھُول پر کہا اور لکھا ہے۔ اَور کسی کی نسبت نہیں۔ اِس میں ذرہ شُبھہ نہیں ہے کہ جنھوں نے گُلاب کے پھُول کسی شوقین کے باغیچہ میں دیکھے ہیں وہی سمجھ سکتے ہیں کہ گُلاب کے ایک ایک پھُول میں قُدرت نے کیا کیا طلسمات دکھائے ہیں۔ ہر شخص کو گُل گُلاب دیکھنے کہاں نصیب ہوتے ہیں۔ ممالکِ یورپ میں اس کی اِس وقت جیسی کچھ قدر ہے اُس کی کیفیت لکھنے کو دفتر درکار ہیں۔ ہندوستان کے سرکاری باغات کی فہرستوں میں اِس پھُول کی قریب چھٹّہ سو قسمیں فروخت کیلئے دکھائی جاتی ہیں۔ ممالکِ یورپ میں اِس تعداد سے دو چند سہ چند زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اور ہر سال پیوند وچشمہ وغیرہ کے ذریعہ کاریگر اور بیجوں و پودوں کے سوداگر دس بیس قسمیں نئی پیدا کر دیتے ہیں اور اُن کی بدولت ہزاروں کیا لاکھوں روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔ اِس مُلک میں گُلاب کا پھُول جس آسانی سے کمالیت کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے مُشاہدہ یا تجربہ سے خود بخود ظاہر ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باینہمہ اِس کی کاشت پر بہت کم توجّہ کی جاتی ہے۔

اِس مُلک میں گُلاب کو تین حصّوں میں مُنقسم کیا جاتا ہے۔ قسم اوّل صرف میدانوں میں کاشت کے لئے موزوں قرار

دی گئی ہے۔ قسم دوم صرف پہاڑوں کے لئے اور قسم سوم
دونوں جگہ کے لئے۔ اِن تین اقسام کی اور کئی جدا گانہ
قسمیں ہیں۔ بعض شہروں کے اندر کاشت کے لئے عمدہ سمجھی
جاتی ہیں۔ بعض آبادی سے باہر۔ بعض دامنِ کوہ میں۔ بعض
زیادہ بلندی پر۔ علٰے ہٰذا ٭

زمین گلاب کی کاشت زمین اور گملوں دونوں میں
نہایت کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اگر زمین کی مٹی
ناقص ہو تو اُسے بآسانی درست کر سکتے ہیں۔ اگر اس میں پانی
رُکتا ہو تو نالیاں نکال دینی چاہئیں۔ اگر زمین کمزور۔ ریتلی یا
سخت اور بہت چکنی ہو تو اُسے کاشت سے پہلے درست
کر لینا چاہئے۔ (باب اوّل میں درستیٔ زمین کا بیان مُلاحظہ
فرمائیے) گملوں یا زمین غرضیکہ جہاں گلاب کے پودے لگانے
مدِ نظر ہوں وہاں اگر جلی ہوئی مٹّی دیدی جاوے تو بہت بڑا
فائدہ مُتصوّر ہے۔ جلی ہوئی مٹّی طیار کرنے کی ترکیب یہ ہے
کہ کسی جگہ سُوکھی ہوئیں خُشک درختوں کی شاخیں۔ لکڑیاں۔
پتّے وغیرہ بچھا کر اُوپر مٹّی کے ڈلوں یا گُتّی ہوئی مٹّی کی تہ
بچھا دیں۔ پھر لکڑیاں چُن کر مٹّی ڈال دیں۔ اسی طرح تہ بہ تہ
لکڑیاں اور مٹّی بچھاتے چلے جاویں۔ جب خاصی اُونچائی ہو جاوے
تو چاروں طرف سے اُس انبار کو مٹّی سے بند کرا دیں تا کہ

برائے نام بھی ہوا اندر نہ جا سکے۔ جب پلستر خُشک ہو کر سب
کام ٹھیک ہو جاوے تو نیچے کی تہ میں آگ لگوا دیں اور خاص
خیال رکھیں کہ ہوا کسی درار کے ذریعہ اندر نہ جانے پاوے۔
اگر ہوا اندر جاویگی تو جلی ہوئی مٹّی کا رنگ سُرخ ہو گا۔ اور اگر ہوا
سے بچاؤ رہیگا تو مٹّی کا رنگ سیاہ ہو گا۔ سُرخ رنگ کی مٹّی اگر
انبار سے بر آمد ہو تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ کام درست نہیں ہوا۔
جب انبار جَل کر اچھی طرح سے سرد ہو جاوے تو اُس کی راکھ
مٹّی سب کو اُٹھوا کر محفُوظ جگہہ رکھوا دیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بڑے
کام کی چیز ہے۔

گہرائی اور چوڑائی ہر ایک قسم کے گلاب کے پودے لگانے
کے لئے ہر ایک تھانولے کی گہرائی تین فٹ اور چوڑائی بھی تین
فٹ ہونی چاہیئے۔ گلاب کے پودے اگر گملوں میں لگانے منظور
ہوں تو وہ بڑے بڑے ہونے چاہئیں۔ مگر تھانولوں کی گہرائی
اور چوڑائی تین تین فٹ سے کسی حالت میں کم نہو۔

کھاد گلاب کے لئے جلی ہوئی مٹّی بہت عُمدہ کھاد کا کام
دیتی ہے۔ تاہم بوسیدہ پتّوں، بوسیدہ گوبر اور حسب موقعہ رقیق
کھاد گلاب کے لئے نہایت مُفید ثابت ہوتی ہے مگر سب سے
بڑھکر کھاد گلاب کے لئے نیل کی سیٹھی[1] ہے۔ تمام دُنیا میں

[1] Refuse indigo Stalk.

اس سے بہتر گلاب کے لئے اور کوئی کھاد دریافت نہیں ہوئی۔ نیل کے حوضوں سے رنگ نکالنے کے بعد سینٹھی باہر پھینک دیتے ہیں۔ اس سینٹھی کا باریک کترا کر کے بطور کھاد گلاب کے پودوں کی جڑوں میں دینا عین مفید ہے۔ جس وقت گلاب کے غنچے کھلنے پر آ جاویں اُس وقت پودوں کی جڑوں میں کسی قدر گندھک دینی حیرت انگیز نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ گندھک فی الواقعہ پھولوں کو رنگ اور بُو دیتی ہے۔ گندھک کو بہت باریک پیس کر رکھ لیں بعد ازاں گلاب کے پودوں کے گرد زمین کو گوڑ کر تنہ کے چاروں طرف اسے تھوڑی تھوڑی ڈال دیں۔ اور چھ سات گھنٹہ بعد پانی دیدیں۔ گندھک جڑوں تک خود بخود پہنچ جاویگی۔ دُوسری ترکیب یہ ہے کہ بہت باریک پسی ہوئی گندھک کو پانی میں گھول کر پودوں کی جڑوں میں دیدیں۔

گلاب کی کاشت میں کامیابی و ناکامی کے بواعث

ایک مُعزّز تجربہ کار کی رائے ہے کہ جبتک گلاب کے پھول دل میں موجود ہوں تب تک وہ آنکھوں کے سامنے نہیں آ سکتے۔ مراد یہ ہے کہ جب تک گلاب کے پھولوں کا دلی شوق نہو یہ شے جیسی کہ چاہئے پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ رائے ایسے بزرگوار کی ہے کہ جنھوں نے گلاب کے پیدا کرنے میں کمال کر دکھایا ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ

اگر کوئی صاحب صرف نالیوں سے اعلیٰ درجہ کے گلاب کے پھول اپنے باغیچہ میں پیدا کرانا چاہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ بالعموم مالی جاہل ہوتے ہیں۔ بہت کم ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے کام سے مس ہوتا ہے اگر انہیں شوق بھی ہو تب بھی جب تک وہ اپنے آقا کو شوقین اور قدر داں نہیں دیکھتے کام سے جی چراتے ہیں اور یہ عام قاعدہ کی بات ہے کہ جب تک کسی کام کی پوری پوری داد نہ ملے کرنے والے کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ سرکاری باغات یا معتبر کارخانجات کی فہرست ہائے گلاب ملاحظہ فرما کر اکثر اصحاب قیمتی گلاب کے پودے منگوا لیتے ہیں اور انہیں صرف مالی کے حوالہ کر کے یہ توقع رکھتے ہیں کہ جیسی فہرست میں ان اقسام کی تعریف لکھی ہے ویسے ہی یہ پیدا ہونگے مگر جب انہیں انجام میں مایوسی ہوتی ہے تو وہ سب سے پہلے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ پودے ناقص تھے۔ غرضیکہ جبتک گلاب کے پھولوں کا دلی شوق نہو اور ان کی کاشت کے اصول معلوم نہوں قیمتی پودے منگوانا فضول روپیہ برباد کرنا ہے۔

آبپاشی متواتر تجربہ سے بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ گلاب کی کاشت میں ناکامی کا سب سے بڑا باعث یہ ہوتا ہے کہ وقت پر گلاب کے پودوں کو پانی نہیں دیا جاتا یا اگر دیا جاتا ہے تو کافی نہیں دیا جاتا۔ مثلاً

خشک موسم میں پانی بجائے دوسرے تیسرے دن دینے کے
پندرھویں سولھویں دیا جاوے۔ یا ایک گلاب کے بڑے پودے
کو جس کا پھیلاؤ دور تک ہے ایک مشک پانی دینے کی جگہہ
ایک دو لوٹے دیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ نتیجہ کیا ہوگا۔
آبپاشی کی کمی کی وجہ سے گلاب کے پودے خشک موسم میں
کمزور پڑ کر نیم خشک ہو جاتے ہیں۔ جب زور کی بارش ہوتی
ہے تو وہ پانی کو جاذب نہیں کر سکتے۔ پس یا تو وہ مریضانہ
حالت میں رہتے ہیں یا بہت جلد رخصت ہو جاتے ہیں۔
تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ جن دنوں لگا تار بارش ہوتی ہو
انہیں چھوڑ کر ہر ایک موسم میں مناسب وقت پر گلاب کے
پودوں کو پانی دیتے رہنا چاہیئے۔ وقت پر پانی نہ دینے سے
ایک اور بڑا بھاری نقص یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ سطح کے
قریب تراوت نہ ملنے کے سبب گلاب کی جڑیں نمی کی تلاش
میں اعتدال سے بہت زیادہ نیچے زمین میں چلی جاتی ہیں۔
اور قابو سے باہر ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھول بہت
کم آتے ہیں اور وہ اچھے نہیں ہوتے۔ پودے بھی بد وضع ہوکر
بہت جلد ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی لازمی نہیں ہے کہ ہر ایک
موسم میں روز مرہ یا تیسرے چوتھے یا ساتویں دن پانی دیا
جاوے۔ خیال یہ رکھنا چاہیئے کہ گلاب کے تھانولے خشک نہ ہونے

پاویں اور پودوں کو پانی کی مقدار۔ اُن کی جسامت کے مُطابق
ملتی رہے ✤

گوڑنا پانی دینے کے بعد دسویں بارھویں جب زمین بُھربُھری
ہو جاوے۔ یعنے کھرپے کے ساتھ چپٹ نہ سکے اور تری کے
باعث اُس کے گولے نہ بندھ سکیں۔ گلاب کے تھانولوں کی
گوڑائی کرا دینی چاہیئے اور اُس کے دُوسرے دن اگر موسم خُشک
ہو تو ضرور پانی دلوا دینا چاہیئے۔ جس دن گوڑائی کی جاوے
اُس دن پانی نہیں دینا چاہیئے اگر اشدّ ضرورت ہو توصبح گوڑائی
کرا دی جاوے اور شام کو پانی دیدیا جاوے ✤

رقیق کھاد گلاب پر جب غنچے آنے لگیں اور فربہ ہونے شرُوع
ہو جاویں تو کبھی کبھی رقیق کھاد جڑوں میں دیدینے سے بہت
بڑا فائدہ مُتصوّر ہے ✤

اقسامِ گلاب نو آموز اصحاب کے لئے کچھ ضروری نہیں ہے
کہ اقسامِ گلاب کی تحقیقات کے در پئے رہیں۔ اُنہیں اپنا وقت
اِس کی کاشت پر صرف کرنا چاہیئے۔ یوں تو گلاب کی صدہا قسمیں
ہیں مگر انہیں بلحاظ سہُولیت پہلے دو بڑے حصّوں میں تقسیم
کر سکتے ہیں ایک مغربی دُوسرے مشرقی۔ اقسام مغربی شاذ
ہمارے میدانوں میں بہار دیتی ہیں لیکن ہمارے پہاڑوں میں
یہ قریب سب کی سب خُوب. نشو و نما ہوتی ہیں اور انکے

پھول بکمال درجہ کے ہوتے ہیں۔ مشرقی گلاب کی تمام قسمیں ہمارے میدانوں میں خوب پھول دیتی ہیں ✤

مغربی گلاب میں انگلستان۔ اسٹریلیا۔ فرانس وغیرہ کے علاوہ سیریا۔ کوہ قاف۔ دمشق اور فارس کے گلاب بھی شامل ہیں۔ مغربی گلاب کے خاص اوصاف یہ ہیں :۔

(۱) یہ سال میں صرف ایک مرتبہ پھولتے ہیں اور موسم خزاں میں، ان کے پتے جھڑ جاتے ہیں ✤

(۲) ان کی جڑوں سے جڑ دار ٹونٹے پھوٹتے ہیں۔

(۳) ان کی پود داب سے بڑھائی جا سکتی ہے۔ قلموں کے ذریعہ یہ نہیں لگ سکتے ✤

مشرقی گلاب۔ مشرقی گلاب میں ہندوستان۔ چائنا[۱] روز۔ ٹی[۲] روز۔ بوربون[۳]۔ نائے زٹ[۴] وغیرہ سب شامل ہیں۔ ان کے خاص اوصاف یہ ہیں :۔

(۱) کم و بیش یہ سارے سال پھول دیتے ہیں اور انکا پت جھڑ نہیں ہوتا۔ سدا سبز رہتے ہیں ✤

(۲) ان کی جڑوں سے ٹونٹے نہیں پھوٹتے ✤

(۳) ان کی بآسانی تمام قلموں اور دابہ کے ذریعہ افزونی کر سکتے ہیں ✤

---

[۱] (China roses.)   [۲] (Tea roses.)

[۳] (Bourbons.)   [۴] (Noisettes)

بیل دار گلاب در اصل مغربی یا مشرقی گلاب کا پیوند ہوتے ہیں
مگر ان کی قسم جُدا گانہ سمجھی جاتی ہے۔ اگر یہ مغربی گلاب کا
پیوند ہوں تو ان کی کاشت بالخصوص پہاڑوں پر ہونی چاہیئے
بصورت دیگر میدانوں میں۔

مغربی و مشرقی گلاب کے علاوہ ان کی تقسیم موسموں کے
لحاظ سے ہوتی ہے مثلاً سمر روزز[1] (موسم گرما کے پھول۔ آٹم
نل روزز[2] (موسم خزاں کے پھول) نو آموزوں کے لئے بہتر
ترکیب یہ ہے کہ جس سرکاری باغ یا معتبر ذخیرہ سے گلاب
منگوادیں پہلے یہ لکھ دیں کہ فلاں ضلع میں ان کی کاشت
مدِ نظر ہے۔ مہتمم باغات خود اقسام انتخاب کر دیا کرینگے۔ اِس امر
کو وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر فرمایش کرنے سے پہلے رائے
لینے کی ضرورت ہو تو خط وکتابت کے ذریعہ لے سکتے ہیں۔
مہتممان باغ سرکاری کے علاوہ ایڈیٹر صاحب اخبار انڈین گارڈننگ
و پلینٹنگ۔ کلکتہ و سکرٹری صاحب ایگری کلچرل و ہارٹی کلچرل
سوسائٹی آف انڈیا۔ علی پور کلکتہ سے دریافت کیا جا سکتا ہے
فی الفور جواب موصول ہو گا۔ البتہ اڈیٹر صاحب انڈین گارڈننگ
و پلینٹنگ۔ کلکتہ۔ بالعموم جواب اپنے اخبار کے ذریعہ دیا کرتے ہیں۔

---

[1] (Summer roses)

[2] (Autumnal roses)

پودوں کو چھانگنا گلاب کے پودوں کو ٹھیک وقت پر اور حسب حیثیت چھانگنا ایسا ہی ضروری ہے جیسے کہ وقت پر پانی اور کھاد دینا۔ بہت سے قیمتی گلاب کے پودے صرف اِس نقص کی وجہ سے کہ عین وقت پر اُن کی چھنگائی نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی ہے تو پودوں کی حیثیت کے مطابق نہیں ہوتی۔ یا تو پھول دینے سے رہ جاتے ہیں یا نیم خشک یا خشک ہو جاتے ہیں۔ چھانگنے کا عمدہ موسم موسمِ برسات کے خاتمہ کے دو تین ہفتہ بعد ہوتا ہے[1]۔ بہتر یہ ہے کہ شروع اکتوبر میں گلاب کے پودوں کے تھانولے کھول دیں۔ مراد یہ کہ پودوں کے چاروں طرف سے ایک ایک فٹ یا پودوں کی جسامت کے لحاظ سے کم و بیش مٹّی کھود کر نکال دیں۔ دو ہفتے برابر پودوں کی جڑوں کو ہوا اور دھوپ سے مستفید ہونے دیں۔ اسی اثناء میں پتّے زردی مائل ہو کر مرجھا جاوینگے اور پودوں کو متواتر کام کے بعد بہت کچھ آرام مِل جاویگا مگر احتیاط رکھنی چاہئے کہ تھانولے کھودتے وقت پودوں کی جڑوں کو ضرر نہ پہنچنے پاوے۔ دو ہفتہ بعد پرانی شاخوں کو یا تو جوڑ سے علیحدہ کر دیں یا کم کر دیں یہ عمل تیز اوزاروں سے کرنا چاہئے جن کی تعریف اِس کتاب میں موزوں مقام پر کر دی گئی ہے۔ بعد ازاں مٹّی میں بوسیدہ گوبر۔ نیل کی سینٹھی وغیرہ کی کھاد مِلا کر تھانولے بھر دیں مگر یہہ

[1] جس سال بارشیں کم ہوتی ہیں یا قبل از وقت ختم ہو جاتی ہیں اُس سال اکثر اصحاب وسط ستمبر میں گلاب کے پودوں کو چھانگ دیتے ہیں ✣

احتیاط رہے کہ تھانولے دبا دبا کر بھرے جاویں۔ اگر پولے بھرے جاوینگے تو پانی دینے پر مٹی نیچے کو بیٹھ جاویگی اور پودوں کے گرد گڑھے سے بن جاوینگے جنہیں دوبارہ پُر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ چھنگائی کا یہ عام قاعدہ لکھ دیا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ گُلاب کی خاص خاص اقسام کے پودوں کی چھنگائی کی بھی خاص ترکیب ہوتی ہے۔ مثلاً مشہور گُلاب 'نیل مارشل' کی شاخوں کو کوتہ کرنا گویا اُس کی رُوح قبض کرنا ہے۔ البتہ گنجان ہو جانے کی صُورت میں اُسے ہلکا کر سکتے ہیں اس طرح سے کہ پُرانی شاخوں کو جوڑ سے کھول دیں۔ بغیر مُتواتر تجربہ کے یہ بات سمجھ میں آنی مُشکل ہے کہ خاص خاص قسم کے گُلاب کو کس طرح سے چھانگیں۔ البتہ نو آموز حسب ضرورت اُنہیں اصحاب سے مشورہ کر سکتے ہیں جن کے نام ابھی بیان کئے گئے ہیں۔ اِس مُختصر کتاب میں اِس قدر گنجایش نہیں ہو سکتی کہ یہ امور وضاحت کے ساتھ لکھے جاویں۔

کوہ شملہ میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک گلاب کے چھانگنے کا عُمدہ موسم ماہ نومبر ہے اور چار ہزار فٹ کی بلندی سے اُوپر ۱۵۔ اکتُوبر سے ۱۵۔ نومبر تک۔ گلاب کی کاشت اکثر گملوں میں

گملے۔ صندُوق وغیرہ کی جاتی ہے مگر بعض تجربہ کار اصحاب کی رائے یہ ہے کہ بجائے گملوں کے اگر کاٹھ کے بڑے بڑے

صندوقوں میں کی جاوے تو انسب ہے۔ اِن صندوقچوں کو کئی وضع کے خوبصورت بنوا سکتے ہیں اور اُن پر رنگ و روغن کرا سکتے ہیں۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ گملے جلد تپ جاتے ہیں اور صندوق کم تپتے ہیں۔ بعض اصحاب دوہرے گملوں سے کام لیتے ہیں۔ یعنی ایک گملے میں پودا لگا کر اُسے گملے سمیت دُوسرے بڑے گملے میں رکھدیتے ہیں اور اُن دونوں گملوں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اس میں البتہ یہ آرام ہے کہ حسبِ ضرورت گملوں کو اُکھاڑ کر بہ آسانی دُوسری جگہ لیجا سکتے ہیں۔ دوہرے گملوں کو سطح زمین کے اُوپر بھی رکھ سکتے ہیں۔ تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ اگر گلاب کے پودوں کو ایسے گملوں میں لگایا جاویگا جو اُنکی جسامت کے لحاظ سے بہت بڑے ہونگے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ پتّے زیادہ ہو جاوینگے اور پھول کم۔ اور اگر بہت چھوٹے گملوں میں پودے لگائے جاوینگے تو وہ اچھی طرح سے نشوو نما نہیں ہونگے

گملوں سے زائد پانی کے اخراج کی ترکیب۔

تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ گلاب کی کاشت کے لئے گملوں میں مٹی بھرنے سے پیشتر پیندے کے سُوراخ یا سُوراخوں پر ایک ایک ٹھیکری رکھ کر اُوپر سے چھوٹی چھوٹی ٹھیکریاں یا

گملہ (R.ngpot.)

کنکریاں بھر دیں اور اُن کے اُوپر نارجیل کی جٹا کا ٹکڑا بچھا کر کھاد آمیز مٹّی ڈال دیں۔ اندازہ یہ رکھیں کہ گملے کی گہرائی کے چوتھے حصّہ میں ٹھیکریاں۔ کنکریاں اور نارجیل کی جٹا آجاوے اور بقیّہ تین حصّوں میں کھاد آمیز مٹّی۔ اِس طریق سے گملوں سے زائد پانی بہ آسانی خارج ہو جاتا ہے اور مٹّی نمی کی زیادتی کی وجہ سے تُرش ہو کر جوش نہیں کھاتی +

نو وارد پودے بعض شائقین گُلاب کی نئی قسمیں براہ راست ممالکِ یورپ سے منگواتے ہیں۔ یہ پودے ایک خاص قسم کے صندُوقوں میں وہاں سے روانہ کئے جاتے ہیں اور بہت اچھی حالت میں یہاں آ جاتے ہیں۔ انہیں آتے ہی ہرگز نہیں لگا دینا چاہیئے ورنہ احتمالِ ناکامی کا ہے۔ موصُول ہونے کے بعد بہتر یہ ہے کہ پودوں کو کسی سرد[1] کمرہ میں رکھدیا جاوے اور پانی پودوں پر نہ چھڑکا جاوے۔ صِرف کمرہ کی زمین اور دیواروں پر چھڑکا جاوے۔ پانی چھڑکنے کے بعد کمرہ کی کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کر دینا چاہیئے تاکہ ہوا مرطُوب ہو جاوے۔ دس بارہ گھنٹہ کے بعد دروازوں اور کھڑکیوں کو کھول دینا چاہیئے اور صندوقوں کے ڈھکن اُٹھا کر اُن کے نیچے کوئی لکڑی لگا دینی چاہیئے تاکہ وہ کسی قدر کھُلے رہیں اور نمدار ہوا صندُوق کے اندر جا سکے۔ دُوسرے دِن صندُوقوں کے ڈھکن بالکل

[1] بالعموم غسل خانوں میں نو وارد پودے رکھے جاتے ہیں +

کھول دینے چاہئیں اور کمرہ کے فرش اور دیواروں پر بدستور
پانی چھڑکنا چاہئے۔ تیسرے دن پودوں کی جسامت کے اندازہ
کے مطابق گملے تجویز کر کے اُن میں باغیچہ کی سطح کی عمدہ مٹی تین
حصہ اور ایک حصہ صرف پتوں کی کھاد ملا کر بھر دیں۔ کسیقدر
بالو ریت بھی ملا دیں۔ ان گملوں میں صندوقوں سے نکال
نکال کر پودے لگا دینے چاہئیں۔ لگانے کے بعد فی الفور ہلکا
پانی دینا چاہئے۔ جب وہ چل پڑیں تو صبح و شام ایک ایک گھنٹہ
اُنہیں باہر کھلی جگہہ رکھنا چاہئے۔ جب وہ طاقت پکڑ جاویں تو
اُنہیں باغیچہ میں جہاں لگانا چاہیں لگا سکتے ہیں مگر پودوں
کی حالت کے مطابق جگہہ کے تجویز و انتخاب کرنے میں
دُور اندیشی و دانشمندی سے کام لینا چاہئے ورنہ دوبارہ سہ بارہ
تازہ پودوں کو نقل مکان کرانے کی ضرورت لاحق ہو گی۔ ایک
عرصہ تک ان کی شب و روز احتیاط رکھنی لازمی ہے ورنہ اکثر
پودے ضائع ہو جاتے ہیں۔ بعض پودے شروع میں خوب
بڑھتے ہیں مگر کچھ دنوں بعد وہ مرجھانے لگ جاتے ہیں۔
اگر اس وقت ان کی خبر نہ لی جاوے تو بہت جلد یہ خشک
ہو جاتے ہیں۔ جہاں یہ تمازتِ آفتاب یا خشک ہوا کی وجہ سے
زرد پڑنے یا مرجھانے لگیں یا اُن کے پتے نیچے کو جھکنے کے آثار
ظاہر کریں فی الفور اُنہیں پہلی جگہہ کی نسبت زیادہ سایہ دار

جگہ میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ یا وہیں سایہ کا انتظام کر دینا چاہیئے۔ بہت سایہ بھی خراب کرتا ہے۔ دیر تک سایہ میں رہنے کی وجہ سے پودے زردی مائل۔ کمزور اور پتلے پڑ جاتے ہیں۔ باغیچہ میں لگاتے وقت پوری پوری احتیاط رکھنی چاہیئے کہ پودوں کی نرم و نازک جڑیں کٹنے یا زخمی ہونے نہ پاویں۔ غرضیکہ نو وارد پودوں کی غور و پرداخت میں کمی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ علاوہ نقصان مال کے سخت مایوسی ہو گی *

ممالکِ غیر سے گلاب کے پودے منگوانے کے متعلق چند ضروری ہدایات

ایک بڑے تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ نو آموز اصحاب کو صرف یورپ کے سوداگرانِ اشجار کی دل خوش کُن فہرستیں دیکھ کر ہرگز گلاب کے پودے براہ راست ممالکِ یورپ سے نہیں منگوانے چاہئیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہاں کے سرکاری باغات یا معتبر کار خانجات سے پودے خریدے جاویں۔ یورپ کے سوداگرانِ اشجار کی فہرستوں میں بالعموم مبالغہ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک پھول کے بیان میں وہ اس درجہ رنگینی سے کام لیتے ہیں کہ واقف کار اصحاب کو بیساختہ ہنسی آجاتی ہے۔ البتہ ناواقف دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ ان فہرستوں میں سے کام کی چیزیں انتخاب کرنا۔ کثیر تعداد میں منگوانا۔ اور موصول ہونے کے بعد ان کی غور و پرداخت کرنا بڑے تجربہ کاروں کا کام ہے۔ اکثر

اصحاب ان پودوں کے آنے کے بعد صندوقوں سے نکال کر گملوں میں لگاتے وقت ان کی شاخوں پر کائی[1] باندھتے ہیں۔ یہ کائی پہاڑوں سے منگوائی جاتی ہے۔ غرضیکہ بیسیوں کھٹراگ کرنے پڑتے ہیں۔ انسب یہی ہے کہ یہاں کے سرکاری باغات یا معتبر کار خانجات سے پودے خرید لیئے جاویں۔ ان میں دھوکہ کا بہت کم احتمال ہوتا ہے ❖

نیلگوں یا سیاہ پھول اشجا۔ فروشوں کی فہرستوں میں بعض بعض گلاب کے پھولوں کی ایسی تعریف کی گئی ہے کہ جسے پڑھکر نا واقف اصحاب یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ پھول نیلگوں یا سیاہ ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ با وجود متواتر جدّ و جہد کے اب تک نیلگوں اور سیاہ رنگ کے گلاب کے پھول پیدا نہیں ہو سکے۔ فی الواقعہ سیاہ یا نیلے گلاب کے پھول کا ظہور پذیر ہونا ایک تاریخی واقع ہو گا۔ حتےّ الامکان دھوکہ سے بچنا چاہیئے ❖

گلاب کے پودے بیج سے پیدا ہو سکتے ہیں گلاب کے پودوں میں بیج برابر آتے ہیں۔ اور ان بیجوں کو بو کر اور پودے پیدا کر سکتے ہیں مگر بات یہ ہے کہ بیجوں کے ذریعہ بجنسہٖ اسی قسم کے پودے پیدا نہیں ہوتے جن کے کہ وہ بیج ہوتے

[1] (Moss.)

ہیں۔ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔وجہ یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں
یا چیونٹیاں مختلف قسم کے گلاب کے پھولوں کی زردی جسے
انگریزی زبان میں پولن[1] کہتے ہیں باہم تبدیل کر دیتی ہیں
یعنی گلاب کی ایک خاص قسم کی زردی۔دوسری قسم کے گلاب
کے پھول پر مس کر دیتی ہیں۔چونکہ اِس زردی کا پھولوں کے
رنگ اور وضع پر بڑا بھاری اثر ہوتا ہے۔لہٰذا پھولوں کے خاتمہ
کے بعد جس قدر بیج پیدا ہوتے ہیں اُن میں اس زردی کا برابر
اثر پایا جاتا ہے۔یہی باعث ہے کہ بعض اوقات بیجوں سے بھی
کئی گلاب کی نئی قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں۔چشمہ اور قلم وغیرہ
کے ذریعہ گلاب کے پودے پیدا کرنے میں یہ اطمینان رہتا
ہے کہ گلاب کی جس قسم سے چشمہ لیا جاویگا یا قلم کاٹی جاویگی ہوبہو
وہی قسم پیدا ہوگی سرِمُو تفاوت نہیں ہوگا ✣

گلاب کے دشمن کئی قسم کے موذی کیڑے مکوڑے گلاب کے
پودے اور پھولوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔اسی وجہ سے
انہیں گلاب کے دشمن کہا جاتا ہے۔اِن کے دفعیہ کی تدابیر
موقعہ مناسب پر لکھی جا چکی ہیں مگر تاہم بعض ایسے ہیں
کہ خصوصیت کے ساتھ گلاب کے درپئے آزار رہتے ہیں ۔
اِن کا اِس موقعہ پر کسی قدر ذکر کر دینا غیر موزوں نہیں معلوم

[1] (Pollen.)

ہوتا۔ عام خیال یہ ہے کہ جب تک پودے۔ طاقت ور اور صحت ور رہتے ہیں اُن پر مُوذی کرم حملہ آور نہیں ہوتے جہاں وہ خوراک یا پانی کی کمی بیشی کی وجہ سے کمزور اور مریضانہ صُورت کے ہو جاتے ہیں۔ اُسی وقت سے اُنہیں سینکڑوں آزار لگ جاتے ہیں۔ سب سے پہلے دِیمک[1] اُنہیں چاٹنے کو دوڑتی ہے۔ اگر شروع میں توتیئے کو بارِیک پیس کر اور ایک چھاء کے چمچہ کے برابر ایک چاء کے پیالے بھر گرم پانی میں ملا کر پودوں کے تنہ کے گِرد ڈالدیا جاوے تو دِیمک دُور ہو جاتی ہے۔ نیز وہ تمام تدابیر دِیمک کے دفعیہ کی عمل میں لا سکتے ہیں جو کہ پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ ایک قسم کی ہری[2] مکھی بھی گلاب کے پودوں پر حملہ کرتی ہے۔ اِس کے دفعیہ کے لئے تنباکو پانی میں جوش دیکر فوّارے وغیرہ کے ذرِیعہ چھڑکنا چاہئے۔ پانی اِس طرح سے چھڑکیں کہ پتّوں کی دونوں جانب تر ہو جاویں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ مُوذی جانور پتّوں کے نیچے زیادہ ہوتے ہیں۔ بعض اصحاب پودوں پر تنباکو کو خوب بارِیک پسوا کر نمک، پاش کے ذرِیعہ چھڑکتے ہیں ٹین کا نمک پاش چند پیسوں میں بن جاتا ہے۔ اس کے

[1] White ants.

[2] Greenfly.

منھ پر باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سفوف برآمد ہوتا ہے۔ بعض اصحاب گرم پانی سے گلاب کے پودوں کو پمپ وغیرہ کے ذریعہ دھوتے ہیں اور اس ترکیب سے بھی بہت کچھ مطلب برآری ہو جاتی ہے۔ مگر سب سے بہتر ترکیب تمباکو کو پانی میں جوش دیکر پودوں پر چھڑکنا ہے۔ علاوہ ازیں اور کئی قسم کی سُونڈیاں[1] اور کیڑے گلاب کے پودوں پر چڑھائی کرتے ہیں جن کے انگریزی میں مختلف نام ہیں۔ ان کا عمدہ علاج یہی ہے کہ روزمرہ گلاب کے پودوں کی نگہبانی کی جاوے۔ جس وقت سُونڈیاں وغیرہ نمودار ہوں فی الفور ان کا قلع قمع کرا دیں۔ بعض سونڈیاں اور کیڑے گلاب کے غنچوں کے اندر جاگزین ہو جاتے ہیں اور انہیں سیاہ کر کے خشک کر دیتے ہیں۔ جب اس قسم کے آثار نظر آویں اسی وقت غنچوں کو توڑ کر پھینک دینا چاہئے تاکہ اور غنچے ان بلاؤں سے محفوظ رہیں۔ جن دنوں موسم گرم اور خشک ہوتا ہے اُن دنوں ایک قسم کی سُرخ[2] مکڑی گلاب

ف[1] (ا) Leaf miners ، (ب) "Grub)

(ج) Catterpillars (د) Rollers

(س) ("Cauker &c.

ف[2] (Red spider.)

کے پودوں پر دھاوا کرتی ہے اور اس بد بلا سے پودوں کو بچانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ یہ پتّوں کے نیچے سکونت اختیار کرتی ہے۔ اور اس کی موجودگی کی وجہ سے پتے بہت جلد سرخ پڑکر خشک اور جھلسے ہوئے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس کا عمدہ علاج یہ ہے کہ گندھک یا صابون یا ریٹھوں کے پانی سے پتّوں اور شاخوں کو خوب دھو کر گندھک کا باریک سفوف نمک پاش کے ذریعہ چھڑکیں۔ یا دو اونس پتھر[١] کے تیل ــ اور چار اونس دودھ کو کسی بوتل میں ڈال کر خوب ہلاویں اور اوچھالیں تاکہ دونوں چیزیں باہم آمیز ہو جاویں۔ بعد ازاں اس مرکب کو دو گیلن[٢] پانی میں ملا کر فوارے یا خاص قسم کے پمپ کے ذریعہ پودوں پر چھڑکنے سے بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس رقیق مرکب کو دوسرے تیسرے دن برابر چھڑکنا چاہئے اور اسے اس وقت بند کرنا چاہئے جبکہ سرخ مکڑیوں کا پودوں پر نام و نشان باقی نہ رہے۔ اس مرکب سے پودوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ ایک طرح کی جڑوں کو کھاد مل جاتی ہے۔
ایک اور موذی کرم جسے انگریزی میں ککوسپٹ[٣] کہتے ہیں

---

١ Kerosine oil

٢ Gallons.

٣ Cuckoo spit.

گلاب کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ کلیوں کے نیچے ڈنڈی کے پاس چھپا رہتا ہے اور یکا یک نظر نہیں آتا۔ اِس کے دفعیہ کی تدبیر یہی ہے کہ تلاش کرا کے اس کا خاتمہ کرا دیا جاوے تنباکو کے پانی سے بھی یہ جلد دُور نہیں ہوتا +

گلاب کے خیر خواہ کئی پرندے گلاب کے خیر خواہ ثابت ہوئے ہیں۔ یہ موذی کرم اور کیڑے مکوڑوں کو گلشن سے دُور کر دیتے ہیں۔ گلاب کے پودوں کے قریب اگر یہ آویں تو اُنہیں اُڑانا نہیں چاہیئے۔ یہ کسی حالت میں نقصان نہیں کرتے۔ بلکہ سراسر فائدہ پہنچاتے ہیں۔ انگریزی زبان میں ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) فلائی[1] کیچرس (۲) ہاؤس سپیرو[2] (۳) لیڈی برڈ[3] وغیرہ وغیرہ

---

[1] Fly catchers.

[2] House Sparrow.

[3] Lady bird.

گُلِ داؤدی

Chrysanthemum.

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُلِ داؤدی	کری سن تھی مم (ل)

بیان و استعمال گلاب سے دُوسرے درجہ پہ اِن دنوں گُل داؤدی کو سمجھا جاتا ہے۔ یوُرپ میں اس کی کاشت اور نئی قسمیں پیدا کرنے پر اس قدر توجہّ کی جاتی ہے کہ خاص اسی مطلب کے لئے علیحدہ انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا **نیشنل کری سن تھی مم سوسائٹی** کی فہرست میں اِس پھُول کی اُنیس سو اقسام درج تھیں۔ یعنی اُنیس سو قسم کے گُل داؤدی اِس انجمن کے باغ میں موجود تھے مگر ۱۸۹۰ء میں یعنی اِس فہرست کے شائع ہونے کے چار برس بعد انگلستان کے ایک اور سوداگرِ اشجار نے اپنی فہرست میں پانچ ہزار دو سو قسم کے گُلِ داؤدی دکھلائے باینہمہ یہ ایک امرِ مُسلمہ ہے کہ اِس پھُول کو مُلکِ جاپان سے خصُوصیت ہے اہلِ جاپان اِس کی کاشت مین جو کچھ کمال کرتے ہیں وہ اُنہیں کا حصہ ہے۔ اب تک یہ بات اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ ہندوستان

میں بھی یورپین اصحاب اس پھول کی کاشت کچھ کم شوق سے نہیں کرتے۔ بہت تھوڑا عرصہ ہوا کہ مسٹر ایچ سنٹ جان جیکسن صاحب اڈیٹر انڈین گارڈننگ و پلینٹنگ کلکتہ نے اپنے ذاتی صرف سے خاص کلکتہ میں ایک نمایش محض گل داؤدی کے پھولوں کی کی تھی جس میں اعلےٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ ہمارے سرکاری باغات کی فہرستوں میں سینکڑوں قسم کے گل داؤدی درج ہیں مگر انکو صرف خرید کر لگا دینے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ باقاعدہ ان کی کاشت نہ کی جاوے۔

گل داؤدی کی کاشت محض پھولوں کی خوبصورتی۔ کمروں کے سجانے اور تزئین باغ کے لئے کی جاتی ہے *

زمین گل داؤدی کی کاشت زیادہ تر گملوں میں کی جاتی ہے۔ مگر زمین میں بھی اگر کی جاوے تو کوئی قباحت نہیں پیش آسکتی یوں تو جہاں اور پھول لگ سکتے ہیں وہاں گل داؤدی کو بھی اقامت گزیں ہونے میں تامل اور عذر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کی اعلےٰ درجہ کی کاشت کے لئے ایک خاص قسم کی مٹی طیار کی جاتی ہے جسے کیاریوں اور گملوں دونوں جگہہ ڈال سکتے ہیں۔ اِس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کسی اصطبل کی تر بچالی۔ کسیقدر گھاس اور تھوڑی سی لید لیکر کسی جگہہ زمین پر پھیلوا دینی چاہیئے تاکہ دو چار روز میں وہ خشک ہو جاوے۔ زاں بعد اسے ڈھیر لگوا کر اس

طرح سے آگ لگوا دینی چاہیئے کہ نیم سوختہ ہو جاوے۔ یا جس وقت یہ آدھی جل جاوے آگ بجھوا دینی چاہیئے۔ پھر اسے موگلیوں یا دُرمٹ سے کٹوا کر لوہے یا بانس کے چھلنے سے جس کے سوراخ آدھ آدھ انچہ سے زیادہ نہوں چھنوا لینا چاہیئے۔ اس چھنے ہوئے کوڑے میں ایک حصّہ بوسیدہ پتّوں کی کھاد۔ ایک حصّہ ان بجھے کوئلوں کا چُورہ۔ ایک حصّہ لکڑی کی راکھ اور ایک حصّہ عُمدہ باغیچہ کے سطح کی مٹّی ملا کر خوب باریک کر لینا چاہیئے اس مُرکب مٹّی کو حسب ضرورت گُل داؤدی کی کاشت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ٭

گملے بھرنا عام رائے یہ ہے کہ زمین کی نسبت گملوں میں گُلِ داؤدی کی کاشت انسب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ زمین میں اگر احتیاط نہ کی جاوے تو گُلِ داؤدی کے پودے بہت جلد اُونچے ہو جاتے ہیں۔ ان کی شاخیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور اُنپر پتّے بہت آ جاتے ہیں۔ نیز یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ گُل داؤدی کے پودوں کی کئی مرتبہ ایک جگہہ سے دُوسری جگہہ تبدیلی کی جاتی ہے۔ اِس لئے گملوں میں اگر لگائے جاویں تو انہیں بآسانی تبدیل کر سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تین انچہ کے گملوں سے لیکر ۱۲ انچہ تک کے گملے اکٹھے خرید لئے جاویں انہیں احتیاط سے کسی محفوظ جگہہ رکھوا دیا جاوے۔ حسب

کام میں لا سکتے ہیں +
گملے بھرنے کی ترکیب یہ ہے کہ گملے کے پیندوں کے سوراخوں پر ایک ایک ٹھیکری رکھ کر کوئلوں کے چورہ کی ایک تہ بچھا دیں۔ بعد ازاں مرکب مٹی جس کی تعریف کی جا چکی ہے بھر دیں +

قلمیں لگانا کسی ایسی کیاری میں جس میں نہ درختوں کا سایہ پڑتا ہو اور نہ پانی رکتا ہو ایک فٹ سے لیکر ڈیڑھ فٹ تک گہری نالیاں کھودنی چاہئیں۔ ان میں روڑی (اینٹوں۔ مٹی کے برتنوں وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) کی ایک تہ ہموار بچھا دینی چاہیئے۔ ازاں بعد نالیوں میں مرکب مٹی (جسکی تعریف کی جا چکی ہے) بھر کر سطح سے کسی قدر اونچی قطاریں بنا دیں۔ ان قطاروں کو کھرپے یا ہاتھ سے اچھی طرح سے دبا دینا چاہیئے تاکہ یہ پولی نہ رہ جاویں۔ ان قطاروں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر کسی لکڑی سے سوراخ نکال کر اور ان سوراخوں میں تھوڑا سا موٹا ریت ڈال کر قلمیں لگا سکتے ہیں۔ اب یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس کیاری کی تہ میں روڑی ڈالنے سے یہ فائدہ ہو گا کہ زائد پانی نہیں رکیگا زمین میں فی الفور جذب ہو جاویگا۔ سوراخوں کی تہ میں ریت ڈالنے اور کیاری کی سطح سے کسی قدر اونچی قطاریں بنانے سے بھی یہی مراد ہے کہ زائد

پانی رُک کر قلموں کے سروں کو گلا سڑا نہ دے۔ اِن قلموں کو
اگر موسم خشک ہو تو روز مرّہ ہلکا پانی دینا چاہئے۔ فوّارہ سے اگر
دیا جاوے تو بہتر ورنہ قطاروں کے درمیان کی نالیوں میں
کنوئیں کے ذریعہ دے سکتے ہیں۔ کسی قسم کا ہرج نہیں ہوگا پانی
رِس رِس کر قلموں کی جڑوں کو نمی پہنچاتا رہیگا۔ جب قلمیں یا
ٹونٹے اچھّی طرح سے جڑیں پکڑ جاویں تو انہیں ہم اکھاڑ اکھاڑ کر جہاں
چاہیں لگا سکتے ہیں۔ مگر اکھاڑنے سے دو ایک دن پہلے پانی دیدینا
چاہئے تاکہ اُکھاڑتے وقت قلموں کی جڑوں کے گرد مٹی نمدار ہو۔ قلموں
کو مٹی کے گولے سمیت اُکھاڑنا چاہئے تاکہ نازک جڑیں منتشر نہو سکیں

ذرائع کاشت گُل داؤدی کی تین طرح سے کاشت کر سکتے ہیں
(۱) ٹونٹوں کے ذریعہ (۲) قلموں کے ذریعہ (۳) بیجوں کے ذریعہ (اول)
جن دنوں گُل داؤدی کے پھول کِھلے ہوئے ہوتے ہیں اُن دنوں
پودوں کی جڑوں سے ٹونٹے پھوٹنے شروع ہو جاتے ہیں اور
گملوں یا زمین کی سطح پر پودے کے تنہ کے گرد پھیل جاتے ہیں
پھول دینے کے ایّام میں اگر انہیں چھٹکی سے نوچا یا دبایا نہ جاوے
تو یہ پودے کو کمزور اور پھولوں کے رنگ کو پھیکا کر دیتے ہیں
اِس لئے بہتر یہ ہے کہ انہیں ساتھ کے ساتھ اُوپر سے نوچتے
رہیں تاکہ یہ بڑھنے نہ پاویں۔ البتّہ جب پھولوں کا موسم ختم
ہو جاوے تو پھر ان کے سرے نوچنے کی کچھ ضرورت نہیں

ہے۔ انہیں بڑھنے دیں۔ جب یہ کسی قدر اونچے ہو جاویں تو گملے یا کیاری میں پانی دیکر دوسرے تیسرے دن انہیں نکال سکتے ہیں۔ نکالنے کے بعد ایک ایک کرکے بہت چھوٹے چھوٹے گملوں میں انہیں لگا دینا چاہیئے۔ دوسری ترکیب ان ٹونٹوں کو گملوں سے علیحدہ کرنے کی یہ ہے کہ گملوں کو خوب پانی دیکر دوسرے تیسرے دن الٹ دیں۔ ان کے پیندوں پر ہتھیلی سے زور سے ٹھوکنا چاہیئے۔ بہت جلد سب کچھ باہر آجاویگا۔ اس وقت بڑے پودے کو معہ اس کی پرانی جڑوں کے جدا رکھ دیں اور نئے ٹونٹوں کو گملوں یا کیاریوں میں لگا دیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ انہیں ایک ایک کرکے تین تین انچہ کے گملوں میں لگانا کیاریوں میں لگانے کی نسبت افضل ہے۔ اگر کیاریوں میں ہی لگانا مد نظر ہو تو بہتر یہ ہے کہ کسی ایسے درخت کے نیچے جو گنجان اور بہت سایہ دار نہو ایک کیاری (حسب ترکیب متذکرہ) طیار کرالیں اور اسکی چار چار انچہ اونچی قطاروں پر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک ٹونٹا لگا دیں۔ قطاروں کا باہم ایک ایک فٹ فاصلہ کافی ہے۔ یہ ٹونٹے خواہ گملوں میں ہوں یا کیاریوں میں انہیں دوسرے تیسرے دن خشک موسم میں ضرور ہلکا پانی دیدینا چاہیئے تاکہ یہ سوکھ نہ جاویں۔ چونکہ انہیں انکا موسم آنے تک آرام کی حالت میں رکھنا ضروری ہے

اِس لیئے احتیاط رکھنی چاہیئے کہ انہیں زیادہ پانی اور کسی
قسم کی کھاد نہ دی جاوے۔ جب یہ ٹونٹے اچھی طرح سے جڑیں
پکڑ جاویں تو ماہ مئی کے وسط میں انہیں تین انچ کے گملوں
سے نکال کر چھ انچ کے گملوں میں لگوا دینا چاہیئے۔ اور ماہ ستمبر
میں جبکہ بارشیں خاتمہ پر ہوں تیسری مرتبہ اُنہیں بارہ انچ کے
گملوں میں تبدیل کرا دینا چاہیئے۔ (دوئم) قلموں کے ذریعہ
گُل داؤدی کی کاشت اِس طرح سے کی جاتی ہے کہ جب
اِس کے پھولوں کا موسم ختم ہو جاتا ہے اور شاخیں پھول
دے چکتی ہیں تو اُنہیں کاٹ لیا جاتا ہے اور اِن کے چھ چھ
سات سات انچ لمبے ٹکڑے ایک ایک کرکے یا تو چھوٹے
گملوں میں لگا دئیے جاتے ہیں یا (حسب ترکیب مُتذکرہ)
کیاریوں میں تین تین چار چار انچ اُونچی قطاروں پر بفاصلہ
ایک ایک فٹ گاڑ دئیے جاتے ہیں۔ مگر شاخوں کے ٹکڑے
ہر حالت میں گانٹھوں کے ذرہ نیچے سے کرنے چاہئیں تاکہ
جڑیں بآسانی پھوٹ آویں۔ جب شاخیں کاٹ لی جاوینگی تو باقی
اصل پودے کا تین چار انچ اُونچا تنہ رہ جاویگا۔ اب اسے کچھ
عرصہ کے لیئے رخصت دیدینی چاہیئے۔ صرف اتنا خیال رکھنا چاہیئے
کہ جب موسم خُشک ہو تو ساتویں آٹھویں ہلکا پانی دیدیا جاوے تاکہ
یہ بالکل سُوکھ نہ جاویں۔ برسات کے اخیر یا یوں کہیئے کہ

ماہ ستمبر میں یہ پودے خاصے جھاڑ دار نظر آوینگے۔اس وقت
اِن کی شاخیں دوبارہ کاٹ کر بطور قلمیں لگا سکتے ہیں پھولوں
کے موسم ختم ہونے کے بعد جو قلمیں کاٹ کر لگائی گئی تھیں
اور برسات کے اخیر میں جو کاٹ کر لگائی جاتی ہیں یہ در اصل
معمولی قلمیں کہلاتی ہیں۔ اعلےٰ درجہ کی قلمیں معمولی قلموں
کی نسبت بہت کم دستیاب ہوتی ہیں۔اُن کے حاصل کرنے
کی ترکیب یہ ہے کہ برسات کے اخیر میں گُل داؤدی کے پودوں
سے جب معمولی قلموں کے لئے شاخیں کاٹ لی جاویں تو اصل
پودے کے ٹھُنٹھ کے گرد سے پانچ پانچ چھ چھ انچہ پُرانی مٹّی
نکال کر تازہ "مرکّب مٹّی" (جس کی تعریف کی جا چُکی ہے) دیجاوے
یعنی وہی مٹّی جس سے گُل داؤدی کے نئے گملے بھرنے کی ہدایت
کیگئی ہے۔روز مرّہ یا جب موسم تر ہو تو تیسرے چوتھے پانی دینا لازمی
ہے۔زاں بعد جب پُرانے ٹھُنٹھ میں سے نئی شاخیں اچّھی طرح سے پُھوٹ
آویں تو پودوں کو پتلی کھاد چوتھے پانچویں تھوڑی تھوڑی ضرور دینی
چاہئیے۔نتیجہ یہ ہوگا کہ طاقتور اور تر و تازہ شاخیں تھوڑے ہی عرصہ
میں پیدا ہو جاوینگی۔اِن شاخوں کو جہاں سے یہ پھُوٹی ہیں اس
طرح سے کاٹ لینا چاہئیے کہ قطع گانٹھ سے (مُراد جہاں سے پتّے
نکلتے ہیں) ذرہ نیچے دیا جاوے۔اِن پانچ پانچ چھ چھ انچہ کی
نئی شاخوں کو کاٹ کر چھوٹے چھوٹے گملوں میں لگا دیں۔

اِن قلموں کو اعلےٰ درجہ کی قلمیں کہا جاتا ہے۔ انہیں روز مرّہ
تھوڑا تھوڑا پانی دینا چاہیئے۔ جب یہ اچھی طرح سے جڑیں پکڑ جاویں
تو اِن کی تبدیلی چھ انچہ کے گملے میں کر دینی چاہیئے۔ جب پودے
کشیدہ قامت ہو جاویں تو پھر آخری تبدیلی بارہ انچہ کے گملے
میں ہونی چاہیئے۔ (تیسرے) کئی قسم کے گُل داؤدی کے پھولوں
کے بیج ہر سال تازہ ولایت سے آتے ہیں۔ اور سوداگرانِ تخم کے
کارخانجات سے فرمایش کرنے پر مِلسکتے ہیں۔ میدانوں میں انہیں ماہ
اکتوبر میں بونا چاہیئے اور پہاڑوں پر وسط فروری سے وسط مئی تک
بو سکتے ہیں۔ بیجوں کو گملوں میں بونا بہتر ہے۔ جب پودے پانچ
چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنکی بڑے گملوں میں تبدیلی کر سکتے
ہیں۔ جب یہ خُوب نشو و نما ہو جاویں تو اُن کی آخری تبدیلی
تیسری مرتبہ بارہ انچہ کے گملوں میں ہونی چاہیئے۔ تخم ریزی سے
تین یا چار مہینہ کے اندر پودوں پر پھُول آجاتے ہیں۔ گُلِ داؤدی
کی بعض اقسام ایسی ہیں کہ ان پر اپریل مئی تک پھُول آتے
رہتے ہیں ✤

کھاد گُلِ داؤدی کے لئے کوئی خاص کھاد طیّار کرنے کی ضرورت
نہیں ہے۔ مرکّب مٹّی کے طیّار کرنے کی منسبت جو کچھ ترکیب
لکھی گئی ہے اُسی میں کھاد کا بھی التزام رکھ لیا گیا ہے۔ البتہ
جب پودوں پر کلیاں آنی شروع ہو جاویں تو چوتھے پانچویں انہیں

پتلی کھاد دینی چاہئے مگر ہلکی۔جب غنچے پھول بننے شروع ہو جاویں اسوقت کسی قسم کی کھاد نہیں دینی چاہئے۔صرف روزمرہ اگر موسم خشک ہو تو پانی دیدینا چاہئے تاکہ پودوں کی جڑوں کو نمی پہنچتی رہے۔

آبپاشی گلِ داؤدی کے پودوں کو پانی دینے کی زیادہ ضرورت اخیر ستمبر سے اخیر فروری تک رکھنی چاہئے۔زاں بعد انکے آرام کا وقت ہوتا ہے۔ہفتہ میں دو تین مرتبہ ہلکا پانی دیدینا کافی ہے۔آئینہ گھر میں اگر گلِ داؤدی کے پودے رکھے ہوئے ہوں تو انہیں صبح کے وقت پانی دینا چاہئے تاکہ شام تک زائد پانی ابخرات بنکر اُڑ جاوے اور پودے غیر ضروری نمی سے محفوظ رہیں باہر والے پودوں کو طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر یا سرِ شام پانی دینا بہتر ہے۔مگر پودوں کے گرد اگر مٹی زیادہ گیلی ہو تو پانی بند کردینا چاہئے۔نیز کسی حالت میں کلیوں کے اُوپر پانی نہیں چھڑکنا چاہئے ورنہ انہیں ایک طرح کا عارضہ لگ جاتا ہے اور یہ سیاہ پڑکر بہت جلد گرجاتی ہیں۔اگر بچ جاویں تو پھول بہت ناقص ہوتے ہیں۔اگر یکایک زور کی بارش آجاوے اور پودوں کو سایہ کے اندر لایا جاوے تو بہتر یہ ہے کہ برآمدہ وغیرہ میں لاتے ہی انکی شاخوں کو آہستہ آہستہ کئی مرتبہ ہلادیں تاکہ زائد پانی نیچے گر جاوے۔سورج نکلنے پر ان پودوں کو دھوپ میں رکھ دینا چاہئے تاکہ شاخوں سے پانی کی نمی دُور ہو جاوے۔پانی دیتے

وقت یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ گملوں کے پودوں کو زمین
کے پودوں کی نسبت پانی کی زیادہ اور کئی مرتبہ ضرورت ہوتی
ہے اس لئے گملوں کو پانی دینے میں ایک دن کی بھی غفلت
بہت بُرا نتیجہ پیدا کرتی ہے ✣

کلیاں جب گل داؤدی پر کلیاں آنی شروع ہوتی ہیں تو کچھ
ٹھیک نہیں رہتا۔ اگر آپ نمایش گاہ میں لیجانے یا درجۂ اوّل
کے پھول پیدا کرنے چاہتے ہیں تو ہر ایک سر شاخ پر صرف
ایک بڑی کلی رہنے دیجئے۔ باقی سب تیز قینچی سے اُڑا دیجئے
یا چٹکی سے کل دیجئے۔ اگر گلدستوں وغیرہ میں لگانے کے لئے
زیادہ پھولوں کی ضرورت ہو تو ایک ایک شاخ پر تین تین چار
چار کلیاں رہنے دیجئے۔ زیادہ نہیں ہونی چاہئیں ✣

جب کلیاں آنی شروع ہوتی ہیں تو اُس وقت بہت چھوٹے
چھوٹے پتّے غلاف کے طور پر اُن پر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔
یہ کلیوں کو بڑھنے سے روکتے ہیں۔ جب کلیاں ذرہ موٹی
ہوجاویں تو فی الفور تیز قینچی کی پتلی نوک سے ایک ایک کرکے
پتّوں کے غلاف کو اُتار دینا چاہئے ✣

چھانگنا جب یہ دیکھا جاوے کہ بعض پودوں کی شاخیں لمبی۔
پتلی۔ ٹیڑھی اور کمزور ہوتی جاتی ہیں تو ایسی شاخوں کو اسطرح
سے کاٹ دینا چاہئے کہ بقیّہ حصّہ سیدھا سڈول اور مضبوط

دکھائی دینے لگے ٭

ٹیکیں دینا گملوں یا زمین میں دُوسری تبدیلی کے بعد جب پودے خُوب بڑھنے لگیں تو اُنہیں بانس کی ٹیکیں دینا چاہیئے تاکہ ابتدا سے وہ رسڈول رہیں۔ ٹیڑھے اور بھدّے نظر نہ آویں بانس کی ٹیکوں کو صفائی کے ساتھ چاقو سے چھلوا کر اور یکساں کٹوا کر (حسب ترکیب مُتذکّرہ) رنگ لیا جاوے تو بہت بہتر ہے۔ ان ٹیکوں کے ساتھ پودوں کو سُتلی یا رسّی سے باندھ دیا جاتا ہے مگر انسب یہ ہے کہ سستی ململ لیکر اور اُسے سبز رنگوا کر ہاتھ ہاتھ ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ کی دو دو اُنگل چوڑی دھجّیاں کاٹ لی جاویں۔ ان ہرے رنگ کی دھجیّوں سے پودوں کو ٹیکوں کے ساتھ باندھنا چاہیئے۔ اس طرح ایک تو پودوں کے تنہ اور شاخوں کو ضرر نہیں پُہنچتا۔ دُوسرے خُوبصُورتی دو بالا ہو جاتی ہے ٭

مُوذی کیڑے مکوڑے یورپ میں خُردبین اور شیشوں وغیرہ کے ذریعہ گُلِ داؤدی کے پودوں کو ابتدا سے دیکھتے رہتے ہیں۔ جہاں مُوذی کرم پتّوں. یا غنچوں میں پنہاں نظر آتے ہیں فی الفور اُن کے دفعیہ کی تدبیر کی جاتی ہے۔ کبھی کبھی گملوں کی سطح پر خُشک راکھ چھڑک دینا بہت مُفید ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح کئی قسم کی سُونڈیاں پودوں کے پاس نہیں آنے پاتیں۔

اگر فی الحقیقت پودے کرم آلود ہو جاویں تو بہتر یہ ہے کہ فی الفور کسی بند جگہ میں رکھ کر انہیں تیز تمباکو کی دھونی دینی چاہیئے۔ زاں بعد باہر نکال کر ان پر خشک اور باریک چھلنی میں چھنی ہوئی راکھ کے ساتھ باریک کپڑے میں چھنا ہوا تمباکو ملا کر پودوں پر چٹکی یا سفوف[ے] پاش سے چھڑکنا چاہیئے اگر یہ معلوم ہو کہ یہ علاج کارگر نہیں ہوا تو ایک خاص پانی طیار کرنا چاہیئے جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ آدھ سیر باریک پسی ہوئی گندھک اور آدھ سیر چونہ میں تین سیر کے قریب پانی ملا کر کسی لوہے یا مٹی کے برتن میں پاؤ گھنٹہ کے قریب جوش دیں۔ بعد ازاں اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور اس پانی کو بوتلوں میں بھر کر کاگ لگا دیں۔ جب ضرورت ہو تو اس پانی کے ایک حصہ میں سو حصہ سادہ پانی ملا کر پچکاری کے ذریعہ پودوں پر چھڑکیں۔ بہت کارگر ثابت ہو گا ✣

کٹے ہوئے پھولوں کو شاداب رکھنے کی ترکیب

ملک جاپان میں گلدستوں وغیرہ میں گل دادودی لگانے کے لئے پھولوں کو سورج کے چھپنے کے بعد کاٹتے ہیں۔ اور کاٹتے ہی ان کی ڈنڈیوں کے سروں کو دیا سلائی وغیرہ سے جلا کر کوئلہ کر دیتے ہیں۔ پھر پھولوں کو ڈنڈیوں سمیت رات بھر پانی کے کسی برتن

ے (Squirts.)

میں رکھ دیتے ہیں۔ صبح اُنہیں گلدستوں میں لگا دیتے ہیں
اِس ترکیب سے کٹے ہوئے پھول زیادہ دیر تک سرسبز و
شاداب رہتے ہیں۔ پانی میں صِرف ڈنڈیاں رہتی ہیں۔ پھول
پانی کی سطح سے باہر ہوتے ہیں۔ ایک اور تجربہ کار صاحب
فرماتے ہیں کہ اگر آدھ سیر پانی میں ایک چاء کے چمچہ بھر نمک
ڈال کر کٹے ہوئے پھولوں کو ڈنڈیوں سمیت پانچ چار گھنٹہ
اُس میں رکھدیا جاوے تو پھول دیر تک شاداب رہ سکتے
ہیں۔ پھول بہر صُورت پانی سے باہر رہنے چاہئیں۔ صِرف اُنکی
ڈنڈیاں پانی کے اندر ہونی چاہئیں ؂

انتخاب اقسام گُلِ داؤدی چُونکہ گُلِ داؤدی کی اقسام بہت زیادہ
ہیں اِس لیئے انتخاب میں کسی قدر تامُّل اور احتیاط سے کام
لینا چاہیئے۔ یا تو وہ اقسام انتخاب کرنی چاہئیں جو اپنی نظر
میں عمدہ ہوں یا اِس بارہ میں تجربہ کار اصحاب کی رائے
لینی چاہیئے۔ یا جن ذخیروں یا سرکاری باغات سے پودے
یا بیج خریدے جاویں اُن کی رائے پر اِس امر کا حصر رکھنا
انسب ہوگا ؂

بنفشہ ارغوانی

Sweet Violet.

(Viola Odorata)

N. O. ... ... Violaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
وایولٹ ۔ سویٹ وایولٹ (ا) وایولا اوڈورے ٹا (ل)	بنفشہ ارغوانی

بیان و استعمال در اصل بنفشہ کی دو قسمیں ہیں ایک سفید دُوسری اُودی ۔ سفید بنفشہ کوہ ہمالیہ میں بکثرت خود رو پایا جاتا ہے ۔ اور چونکہ دیسی ادویات میں یہ بہ افراط استعمال کیا جاتا ہے ۔ اِس لئے اِس کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے ۔ لاطینی زبان میں اسے وائیولا سرپینس (Viola Serpens) اور انگریزی میں وہائیٹ ہمے لائن وایولٹ

White Himalayan Violet

کہتے ہیں ۔ دُوسری قسم اودی ہے جسے عام طور پر وایولٹ کہتے ہیں ۔ اِس کی کاشت میدانوں اور پہاڑوں میں یکساں محض اس کے خوبصورت اور خوشبودار پھولوں کے لئے کی جاتی ہے ۔

ممالکِ یورپ میں اس کی قدر و منزلت گلاب سے کچھ کم نہیں
کی جاتی ہے۔ وہاں کے نظم و نثر لکھنے والوں نے اسکی صفت
و ثناء میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے۔ اسے محبت
اور حیا کی تصویر قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے پھولوں میں۔ بہت
بھینی بھینی دلربا خوشبو ہوتی ہے۔ چنانچہ یورپ میں اس کا
عطر کھینچا جاتا ہے۔ اور کئی قسم کے غازوں میں اس کی خوشبو
دی جاتی ہے +

طریقِ کاشت۔ وایولٹ کی کاشت اس ملک کے ہر ایک
حصہ میں کمال درجہ کی کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے اور
اس میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آتی۔ زمین گملوں طشتریوں
مصنوعی پہاڑوں اور جہاں جی چاہے اسے لگا سکتے ہیں۔ شروع
میں اس کی تھوڑی سی جڑیں لیکر لگا دیجیے۔ وہ تین مہینہ کے
اندر اس کے چاروں طرف چھتے ہی چھتے نظر آنے لگتے ہیں
موسم برسات کے اخیر یعنی شروع ماہ اکتوبر میں اسکی جڑیں
لگائی جاتی ہیں۔ اگر گملوں یا طشتریوں میں وایولٹ لگانی ہو
تو ان میں پہلے روڑی کی ایک تہ بچھا دیں۔ پھر کنارے تک
مٹی بھر کر جڑیں لگا دیں اور فی الفور پانی دیدیں۔ گملوں وغیرہ
کی مٹی میں عام طور پر ریت اور پتّوں اور گوبر کی بوسیدہ کھاد
ملا دیتے ہیں مگر اکثر اصحاب وایولٹ کو کسی قسم کی کھاد

دینے کے خلاف ہیں۔ اُن کی رائے ہے کہ کھاد دینے
سے پتّے بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور پھُول کم آتے ہیں۔
نیز موسم برسات میں یہ سب سے پہلے سڑنی شروع ہو جاتی
ہے۔ یہ صرف عمدہ باغیچہ کی سطح کی مٹّی میں بالُو ریت کا ایک
حصّہ ملا دینا کافی سمجھتے ہیں۔ اس امر پر سب مُتّفق ہیں کہ
بہت چکنی اور سخت مٹّی سے وایولٹ کو نفرت ہے۔ اِسکی
کاشت کے لئے بہترین ترکیب یہ ہے کہ تین حصّہ باغیچہ کی
سطح کی عمدہ طاقت ور مٹّی لی جاوے۔ ایک حصّہ بالُو ریت
اور ایک حصّہ میں اینٹوں کی سُرخی اور کوئلوں کا چورہ ہو۔ جب
پودے پھیلنے لگیں تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور گُڈائی کرتے رہیں
تاکہ ناکارہ نباتات سے جگہہ پاک رہے۔ جب کلیاں آنے
لگیں تو گملوں یا کیاریوں کو گوڑ کر دُوسرے دن بجائے کھاد
کے دیمک کے ٹیلوں کی مٹّی کی ایک ایک مٹھی پودوں کی جڑوں
کے گرد ڈالدیں۔ بہت مفید ثابت ہو گی۔ اگر موسم خُشک ہو تو
روز مرّہ وایولٹ کو پانی دینا چاہیئے۔ نیچے کے پتّے اگر زرد
پڑ جاویں تو انہیں فی الفور قینچی سے کاٹ دینا چاہیئے۔
اگر زمین میں وایولٹ کی کاشت منظور ہو تو بہتر ہے کہ
کیاریوں میں اُونچی قطاریں بنا کر لگاویں اُونچی روشوں اور پانی
کی نالیوں کی سطح پر بھی وایولٹ لگائی جاتی ہے اور خوب

نشو و نما ہوتی ہے۔کیاریوں اور روشوں وغیرہ پر بھی جہاں
وایولٹ لگائی جاوے۔سُرخی۔کوئلوں کا چُورہ۔ اور کسی قدر
بالُو ریت ضرور مٹّی کے ساتھ مِلا دینا چاہیئے۔
بیجوں سے گو وایولٹ کی کاشت کرسکتے ہیں مگر شاذ و
نادر کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بیج دو تین مہینہ میں جاکر کچھ پھوٹتے
ہیں اور کچھ نہیں پھوٹتے اور انکی ہر وقت نگرانی کرنی پڑتی ہے۔
عام کیفیت۔ وایولٹ کو موسم برسات میں بچانا ایک اہم کام
ہے۔گرمی میں اسے بہُت کم گزند پہنچتا ہے۔مگر برسات میں
یہ مُشکل سے ٹھہرتی ہے۔مصنوعی پہاڑوں۔اُونچی قطاروں۔
روشوں۔نالیوں۔اُونچی کیاریوں اور ڈھلوان پُشتوں پر یہ بہت
کچھ محفوظ رہتی ہے۔وجہ یہ ہے کہ ان پر بارش کا پانی فے الفور
بہ جاتا ہے۔بعض اوقات یہ کیا جاتا ہے کہ باغ میں مصنوعی
پہاڑوں پر جن کے پھُول ختم ہو جاتے ہیں موسم گرما کے
اخیر میں وایولٹ کے گملے اُلٹ کر جوں کے توں رکھدیئے
جاتے ہیں۔خُشک موسم میں مُشک یا فوّارے وغیرہ سے
پانی دیتے رہتے ہیں۔اچھی برسات میں پانی دینے کی بہت
کم ضرورت پڑتی ہے۔علاوہ ازیں برسات میں وایولٹ سے
کچھ سرو کار نہیں رکھا جاتا۔ وایولٹ کو موسم برسات میں نشونما
رکھنے کے لئے اکثر اصحاب گملوں کو باہر۔رکھتے ہیں اور بارش

کے وقت انہیں ٹیڑھے کر کے زمین پر رکھدیتے ہیں۔ انکی مراد یہ ہوتی ہے کہ پودوں پر بارش کا پانی بھی پڑتا رہے مگر گملوں میں ذرہ نہ ٹھہر سکے۔ بعض اصحاب اخیر موسم گرما میں وایولٹ کے گملوں کو لبالب مٹی سے بھروا دیتے ہیں اور انہیں کسی سایہ دار درخت کے نیچے رکھوا دیتے ہیں۔ بعض اصحاب شروع سے ہی ایک اونچے مگر خوبصورت پشتہ پر وایولٹ کی کاشت کرتے ہیں۔ انہیں موسم گرما کے اخیر اور برسات میں وایولٹ کی نسبت کچھ تردد نہیں کرنا پڑتا۔ پشتہ اس طرح سے بنایا جاتا ہے کہ باغ کے کسی موزوں مقام پر ایک فٹ کے قریب گہری نالی کھود کر اس میں روڑی (یعنے اینٹوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) بھر دیئے جاتے ہیں۔ اُنپر کھدی ہوئی مٹی کے ساتھ بالو ریت۔ کوئلوں کا چورہ اور کسیقدر سُرخی ملا کر دو فٹ کے قریب اونچا پشتہ بنا دیتے ہیں۔ اس پشتہ پر وایولٹ لگا دی جاتی ہے۔ ان تمام ترکیبوں سے موسم برسات کے اخیر میں بہت کچھ وایولٹ بچ رہتی ہے۔ کچھ ضائع بھی ہو جاتی ہے مگر جو بچ رہتی ہے وہ سب پچھلی کسر نکال دیتی ہے +

Sweet Pea.

(Lathyrus Odoratus.)

N. O. ... ... Leguminosæ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھول مٹر	سویٹ پی (ا) لے تھی رس۔ اوڈورے ٹس (ل)۔

+

بیان و استعمال۔ در حقیقت اس پھول کی جس قدر تعریف کی جاوے تھوڑی ہے۔اس کے کئی طرح کے رنگ۔اس کی پست قد بیل۔اور اُس کے پتّے بہت خوبصورت ہوتے ہیں ان سب سے بڑھکر اس کی خوشبو ہوتی ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔گلدستوں میں اس کے پھول بڑی بہار دیتے ہیں۔اور اُن کی دل فزا خوشبو سے دیر تک کمرے معطر رہتے ہیں۔کچھ عرصہ سے ممالکِ یورپ میں اسپر خاص توجّہ ہو رہی ہے۔محض اسی کے پھولوں کی سالانہ نمایشیں کی جاتی ہیں تاکہ عوام کو معلوم ہو جاوے کہ ایک سال کے اندر اسکی کاشت میں کس قدر ترقی ہوئی ہے۔سوداگرانِ تخم کی فہرستوں میں آئے سال

پانچ سات نئی قسمیں اس پھول کی مشتہر کر دی جاتی ہیں۔ فرق رنگ اور پھولوں کی جسامت یا جلد یا دیر یا کم یا زیادہ پھولنے میں ہوتا ہے ؂

طریق کاشت پھول مٹر کی کاشت گملوں میں شاذ و نادر کی جاتی ہے وجہ یہ ہے کہ گملوں میں اس کی جڑیں اچھی طرح سے پھیل نہیں سکتیں۔ زیادہ تر روشوں کے کنارے یا کیاریوں میں قطاروں پر لگائی جاتی ہے۔ میدانوں میں اسکے ایسے بیجوں کو جو خالص ولایتی بیجوں کی فصل سے حاصل کئے جاتے ہیں ماہ ستمبر میں بو سکتے ہیں مگر خالص ولایتی بیجوں کو ماہ اکتوبر میں بونا چاہیئے۔ پہاڑوں میں اس کے بیج شروع مارچ سے اخیر جون تک بوئے جا سکتے ہیں۔ کھاد اس کے لئے بوسیدہ پتوں اور گوبر کی عین مفید ثابت ہوتی ہے۔ کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا کر ایک ایک بیج کو چھ چھ انچہ کی دوری پر دو دو انچہ گہرا بونا چاہیئے۔ اگر موسم خشک ہو تو دوسرے تیسرے دن ضرور پانی دینا چاہیئے جب پودے چھ سات انچہ اونچے ہو جاویں تو انہیں یکساں بانسوں کی ٹیکیں دیدینی چاہئیں۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ گڑائی کر دینی چاہیئے تاکہ ناکارہ خار و خس بڑھنے نہ پاوے ؂

عام کیفیت۔ پھول مٹر کے پھولوں کو ہاتھ سے ہرگز نہیں

توڑنا چاہیئے بلکہ تیز قینچی سے کاٹ لینا چاہیئے۔ ہاتھ سے
توڑنے میں پاس کے پھُولوں کی نازک ڈنڈیوں کو جھٹکا لگتا
ہے اور اُس صدمہ سے وہ ضائع ہو جاتی ہیں ؛

فصل دوم
اقسامِ چنبیلی

(Jasmine.)

(Jasminum).

N. O. ... ... Oleaceæ.

بیان و استعمال در اصل ہندوستان ہر ایک قسم کی چنبیلی کا وطن قرار دیا جاتا ہے اور اس میں شُبہ نہیں ہے کہ یہاں اب تک اِس کی قدر دانی میں فرق نہیں آیا ہے۔ اہلِ یورپ جیسی کہ چاہیئے اِس کی قدر و منزلت نہیں کرتے مگر تاہم بعض ذی رُتبہ شعراء نے اسے سب پر فوق دیدیا ہے۔ چنانچہ لارڈ موسپتھ نے ایک نظم میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ میرے باغ میں جتنے پھول ہیں اُن سب میں مجھے چنبیلی زیادہ عزیز ہے +

ہندوستان میں اقسامِ چنبیلی کی کاشت صِرف باغ کی زیب و زینت کے لئے ہی نہیں کی جاتی بلکہ تجارت کی غرض سے

بھی۔ بعض اقسام کی چنبیلی کے پھول کثیر مقدار میں روز مرہ ہار۔ گجرے اور پھولوں کے زیورات وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتے ہیں۔ چنبیلی اور موتیئے کا تیل سولہ روپیہ سیر تک قیمت پاتا ہے۔ کئی قسم کی چنبیلی کا عطر کھینچا جاتا ہے اور یہ بہت گراں فروخت ہوتا ہے۔ کئی قسم کی چنبیلی کے پھول محض زیبائش کی غرض سے گلدستوں میں لگائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ چنبیلی کے پھولوں سے اہلِ ہند کئی کام لیتے ہیں۔ اقسامِ چنبیلی کی ذیل میں فرداً فرداً تشریح کی جاتی ہے۔ جن کے ہندوستانی نام تحقیق نہیں ہوئے۔ اُن کے صرف لاطینی نام لکھ دیئے گئے ہیں:۔

نواڑی

Jasminum Arbore Scens.

جسمی نم۔ آربوری سنس

اِس چنبیلی کے پتے بڑے بڑے اور پھول اکہرے اور سفید ہوتے ہیں۔ اِن میں کسی قدر خوشبو بھی ہوتی ہے اور یہ زیادہ تر معمولی قسم کے ہاروں میں پروئے جاتے ہیں ✤

Jasminum humile.

جس می نم ہیو می لی

اِس چنبیلی کے پھول نہایت خوبصورت اور شوخ بسنتی رنگ کے ہوتے ہیں۔ بالعموم ہار اور گلدستوں میں لگانے کے کام میں آتے ہیں ٭

Jasminum Ligustrifolium.

جس می نم لائی گس ٹری فو لی ام

اِس چنبیلی کے پھول نہایت سفید اور اکہرے ہوتے ہیں ٭

ڈیلا

Jasminum Pubes cens.

جس می نم پیو بی سنس

اِس چنبیلی کے پھول بڑے سفید اور ستاروں کی مانند

ہوتے ہیں ؞

Jasminum Revolutum.

جس می نم ری وو لیو ٹم

یہ چنبیلی بھی پیلی چنبیلی کی طرح ہوتی ہے مگر اِس کے پھول بہت بڑے اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں ؞

موگرا

Jasminum Sambac.

جس می نم سیمبک

چنبیلی کی یہ قسم زیادہ مشہور ہے۔ اِس کے پھول دوہرے بہت خوبصورت۔ زردی مائل سفید اور نہایت خوشبودار ہوتے ہیں ؞

Jasminum Auriculatum.

جس می نم آری کیولے ٹم

چنبیلی کی یہ قسم بیلدار ہوتی ہے اور اِس کے چھوٹے چھوٹے خوشبو دار پھولوں کی شکل ستاروں کی مانند ہوتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کے پھولوں کے زیور زیادہ تر اسی سے بنائے جاتے ہیں۔ اِس کا عطر بڑی قیمت پاتا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں روز مرّہ اِس کے ہار سینکڑوں روپیہ کے بک جاتے ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ +

Jasminum Caudatum.

جس می نم کاڈے ٹم

چنبیلی کی یہ قسم بھی بہت خوبصورت بیلدار ہوتی ہے اور اس کے سفید پھول گھنٹہ کی شکل کے ہوتے ہیں +

Jasminum Eruticans.

یہ بھی ایک قسم کی بیلدار چنبیلی ہوتی ہے اور اس کے پھول شوخ اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں ٭

رائے بیل - بیلا

Jasminum Grandiflora

جس می نم گرین ڈی فلورا

یہ چنبیلی ہر جگہہ عام ہے - اِس کے دوہرے بڑے بڑے پھول خوبصورت اور خوشبودار ہوتے ہیں - اِس سے یا تو ہار - گجرے وغیرہ بنائے جاتے ہیں یا تیل اور عطر کھینچا جاتا ہے ٭

Jasminum Laurifolia.

جس می نم لاری فولیا

یہ چنبیلی بھی بیلدار ہوتی ہے اور اسکے پھول بہت سفید ہوتے ہیں ✤

Jasminum Sambac Var.

جس می نم سم بک (وے رائی ٹی)

اِس چنبیلی کے پتّے اور پھول چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر اِن میں خوشبو بہت ہوتی ہے ✤

Jasminum Sambac (Variety)

جس می نم سم بک (وے رائی ٹی)

اقسام چنبیلی میں موتیا اِس وجہ سے زیادہ مشہور ہے کہ اِس سے کئی کام لیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ہار۔ گجرے اور پھولوں کے زیور وغیرہ بنانے کے اِس سے قیمتی تیل اور عطر طیار کیا جاتا ہے۔

طریق کاشت ہر ایک قسم کی چنبیلی موسم برسات میں داب۔ قلموں اور ٹونٹوں کے ذریعہ کاشت کیجا سکتی ہے۔ جڑیں پھوٹ آنے کے بعد جہاں چاہیں درختوں کو لگا سکتے ہیں۔ موسم گرما میں اگر اقسام چنبیلی کو روز مرہ پانی دیا جاوے تو پھول بہت زیادہ اُترتے ہیں ورنہ خشک موسم میں تیسرے چوتھے تو ضرور دیدینا چاہیئے۔ چنبیلی کی کاشت میں زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ماہ جنوری کے اخیر میں اگر درختوں کے گرد تھانولے کھدوا کر پرانی مٹی نکال دی جاوے تو بہت بہتر ہے۔ مٹی نکلوا کر دس بارہ دن تک تھانولوں کو کھلا رہنے دینا چاہیئے تاکہ جڑیں ہوا اور دھوپ سے فیض یاب ہو سکیں۔ بعد ازاں باغیچہ کی سطح کی طاقت ور مٹی کے ساتھ

بوسیدہ پتّوں اور گوبر کی کھاد شامل کرا کے تھانولے پُر کرا دینے چاہییں۔ اور دو ایک دن بعد پانی دلوا دینا چاہیے تا کہ مٹی بیٹھ جاوے۔ موسم برسات کے خاتمہ کے دس بارہ دن بعد خوبصورتی کے لحاظ سے بہت بڑھی ہوئی شاخوں کو قلم کر سکتے ہیں۔ خشک شاخوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ اور بہت گنجان یا اعتدال سے زیادہ پھیلے ہوئے درختوں کو چھانٹ سکتے ہیں +

عام کیفیت اقسام چنبیلی کو اگر ایک جگہ سے نکالکر دوسری جگہ لگانا مدّ نظر ہو تو درختوں کو مٹی کے گولے سمیت نکالنا چاہیے تاکہ جڑیں وابستہ رہیں۔ منتشر نہ ہو جاویں نیز کھودتے وقت احتیاط رکھنی چاہیے کہ باریک جڑیں کٹنے یا زخمی ہونے نہ پاویں چنبیلی کی تبدیلی کا عمدہ موسم میدانوں میں وسط ماہ جنوری سے وسط فروری تک ہوتا ہے +

فصل سوم

بلب

بلب ایک انگریزی لفظ ہے جس کے معنی "گانٹھ" ہیں۔ تمام ایسے پھولوں کے پودے جن کی جڑیں گانٹھ دار یعنی پیاز کی مانند ہوتی ہیں بلب کہلاتے ہیں۔ گو یہ پودے مجموعی پود پر بلب کہے جاتے ہیں مگر ہر ایک سے ذاتی نام جدا جدا ہوتے ہیں۔ انکی قدرتی تقسیم مختلف ہوتی ہے اور انکے خواص بھی یکساں نہیں ہوتے۔

جن اصحاب کو اپنے فرائض منصبی کے انجام دینے یا کار و بار سے اتنی فرصت نہیں ملتی کہ چمن بندی میں کچھ وقت صرف کریں یا جنہیں اتنی وسعت نہیں ہے کہ اس شغل کو اختیار کریں یا جن کے پاس اتنی جگہہ نہیں ہے کہ اپنا شوق پورا کر سکیں وہ سب اگر چاہیں تو اقسام بلب کی کاشت سے سرور اور فرحت حاصل کر سکتے ہیں۔ اقسام بلب کے پھولوں، پودوں ان کے طرح طرح کے رنگوں اور خوشبو کا سچ تو یہ ہے کہ بیان اور تعریف محال ہے۔ گنجان گلی کوچوں کے رہنے والے بھی اگر ذرہ توجہ کریں تو دس، بیس گملوں میں چند اقسام کی بلب

لگا کر اپنے گھروں کو نمونۂ فردوس بنا سکتے ہیں۔ رات دن
اُن کے گھروں میں خوشبو کی لپٹیں آیا کرینگی اور پھولوں اور
پودوں کی نزاکت دیکھ بیساختہ سب قدرت حق پر عش عش کیا کرینگے۔
بچّوں کا ابتدا سے مذاق تنیس ہو گا اور شروع سے اُنہیں پھولوں
سے ایسا شوق ہو جاویگا کہ عمر بھر دُور نہیں ہو گا ٭

چیدہ اقسامِ بلب

Hyacinths

(Single·Double Feather grape and Musk Hyacinths)

N. O. ... ... Liliaceæ.

(ہیاسنتھس۔اکہری۔دوہری فیدر گریپ اور مشک ہیاسنتھس)

اِس بلب کے پھول نہایت خوبصورت اور خوشبودار ہوتے ہیں
اکہری اور دوہری اقسام کی جداگانہ اور بیسیوں قسمیں ہوتی
ہیں۔اِن میں باہمی تفاوت زیادہ تر رنگوں کا ہوتا ہے۔کوئی
قسم سفید۔کوئی نیلگوں۔کوئی زردی مائل آسمانی۔کوئی سُرخی مائل

سیاہ اور کوئی گلابی رنگ کی ہوتی ہے +

Daffodils

(Single and Double)

N. O. ... ... Amaryllideæ

ڈیف وڈلس

بلحاظِ رنگ اِس بلب کے پھُول بہت خوش نما ہوتے ہیں+
کسی کا رنگ سُنہری ہوتا ہے۔کسی کا سفید۔کسی کا نارنجی۔
اور کسی کا سرشف کے پھُول کی مانند+

Narcissus

N. O. ... ... Amaryllideæ

نار سِس لِس

(اقسام نرگس)

سوداگرانِ اشجار کی فہرستوں میں اقسامِ نرگس کی صدہا قسمیں
درج ہیں۔باینہمہ اِس کی ہر دلعزیزی کی وجہ سے ہر سال نئی

رہیں اور نئی پیدا ہو جاتی ہیں +

Jonquills

N. O. ... ... Amaryllideæ

جون کوالس

اِس پھول کو بعض اصحاب اقسامِ نرگس میں شامل کرتے ہیں اور بعض علیحدہ سمجھتے ہیں +

Anemones
(Wind flower)

N. O. ... ... Ranunculuaceæ

اینی مونس

در اصل یہ خوشنما پھول علمِ نباتات کی رُو سے اقسامِ بلب میں شامل نہیں ہو سکتا مگر مدّتِ دراز سے عوام اسکو ایک قسم کی بلب ہی سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ سوداگرانِ تخم و اشجار بھی اسے بلب کی فہرستوں میں بلا تامّل داخل کر دیتے ہیں +

Ranunculus
(Crowfoot)

N. O. ... Ranunculaceæ

رے نن کیولس - (ل) کروفٹ (ا)

یہ پھول بھی در اصل اقسام بلب میں نہیں ہے مگر عام طور پر بلب میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کی خوبصورتی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے +

Ixia
(African Corn Lily)

N. O. ... ... Irideæ

آئی گزیا۔ (افریکن کارن للی (ا)

اس پھول کی کئی قسمیں ہیں مگر سب میں رنگوں کی خصوصیت ہوتی ہے۔ چمک دمک ان میں اس قدر ہوتی ہے کہ دھوپ میں نگاہ مشکل سے ٹھہرتی ہے +

Sparaxis

N. O. ... ... Irideæ

سپے ریکس از

اس بلب کے پھول بھی بہت خوشنما ہوتے ہیں اور بعض اصحاب انھیں اقسام آئی گزیا میں شمار کرتے ہیں +

Babiana

N. O. ... ... Irideæ

بے بی آنا

یہ خوبصورت پھول زیادہ تر گلدستوں میں لگائے جاتے ہیں - ان کے طرح طرح کے رنگ بڑی بہار دیتے ہیں +

Snow drops

(Single and Double)
(Galanthus Nivalis)

N. O. ... ... Amaryllideæ

سنو ڈراپ

پہاڑوں میں اس پھول کی کاشت بدرجۂ اول ہو سکتی ہے-

مگر میدانوں میں بھی اگر ماہ اکتوبر کے آخر اور نومبر کے شروع میں اسے لگایا جاوے تو کامیابی ہو سکتی ہے۔اِس کے اکہرے اور دوہرے پھول نہایت سفید اور خوبصورت ہوتے ہیں +

Tritonia

N. O. ... ... Irideæ

ٹری ٹونیا

اِس کے پھول بہت خوبصورت۔ سنہری۔ سرخ اور نارنجی وغیرہ رنگ کے ہوتے ہیں +

Cyclamen
(Sow bread)
N O. ... ... Primulaceæ

سائی کلے من

یہ پھول بھی در اصل اقسامِ بلب میں نہیں ہے مگر عام طور پر بلب میں ہی گنا جاتا ہے۔اِس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور سب کی سب خوش وضع اور دلکش +

Lachenalia
Cape Cowslips

N. O ... ... Liliaceæ

لے چی نے لیا

اِس بلب کے پھولوں میں بڑا وصف یہ ہے کہ ایک ایک پھول میں کئی کئی رنگ ہوتے ہیں۔ مثلاً پھول شوخ زرد رنگ کا ہے۔ مگر اُس کے حاشئے سُرخ اور سبز رنگ کے ہیں۔ پھول سُرخ ہے اور کنارے سبز۔ علٰے ہذا +

Freesia

N. O. ... ... Irideæ

فری سی آ

یہ پھول بہت خوبصورت اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں زیادہ تر گلدستوں میں لگائے جاتے ہیں ÷

طریق کاشت متذکرہ صدر اقسام بلب کا طریق کاشت کچھ دقت طلب نہیں ہے۔ میدانوں میں اِن سب کی گٹھیاں اکتوبر اور نومبر میں گملوں میں بو سکتے ہیں۔ اگر موسم میں حرارت باقی

ہو تو وسط اکتوبر سے پیشتر نہ بوویں۔ عمدہ وقت انکے بونے کا
وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں بالعموم
انہیں اخیر فروری سے اخیر اپریل تک بوتے ہیں۔
اِن سب کی کاشت کے لئے چھ انچہ کے گملے کافی ہیں۔
اِن گملوں کے پیندوں کے سوراخوں پر ایک ایک ٹھیکری رکھکر
اُوپر تھوڑی سی باریک روڑی (مراد اینٹوں کے بہت چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے جو سُرخی چھاننے کے وقت چھاننے میں رہ جاتے ہیں اور
اِن بجھے کوئلوں کا تھوڑا سا چُورہ باہم ملاکر ڈالدیں تاکہ گملوں
کا زاید پانی فی الفور خارج ہو جایا کرے۔ روڑی اور کوئلوں کے چُورہ
کے اُوپر مرکب مٹی بھر دینی چاہیئے جس کے طیار کرنے کی ترکیب
یہ ہے کہ ایک حصہ ایسی کیاریوں کی سطح کی مٹی لیں جہاں سبز
ترکاریاں بوئی جاتی ہوں۔ ایک حصہ خوب صاف کیا ہوا موٹا
بالو ریت۔ ایک حصہ بوسیدہ گوبر اور ایک حصہ بوسیدہ پتّوں کی
کھاد مُہیا کرکے اِن چاروں کو باہم اچھی طرح سے ملاکر گملوں
میں بھر دیں۔ بھرنے کے بعد ہر ایک بلب کی صرف ایک ایک
گٹھی ایک ایک گملے میں ایک ایک یا ڈیڑھ ڈیڑھ انچہ گہری
گاڑ دیں۔ گملوں کو گٹھیاں گاڑنے کے بعد کسی سایہ دار درخت
یا کسی چھجّہ یا بر آمدہ کے نیچے رکھدینا چاہیئے۔ وسط دسمبر تک ان
گٹھیوں میں جڑیں پھوٹ آوینگی اُس وقت اُنہیں بر آمدوں

سے نکال کر باہر کھلی جگہہ رکھدینا چاہیئے جہاں سارے
دن کی دھوپ لگے جن دنوں بارش نہوتی ہو اُن دنوں گملوں کو
برابر صبح و شام دونوں وقت پانی دینا چاہیئے۔ جس دن ابر
چھایا ہوا ہو اُس دن ایک وقت بہت تھوڑا سا پانی دیدینا
کافی ہے۔ اور اگر جھڑ کے دنوں میں ایک دو دن پانی قطعی
نہ دیا جاوے تب بھی کچھ ہرج نہیں ہے۔ ایّام بارش میں
گملوں کو پانی دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ شروع جنوری میں
گٹھیوں سے پتّے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اِس وقت سے
لیکر جب تک کہ پھول کھلیں برابر ہفتہ میں دو مرتبہ پتلی کھاد
گملوں میں دینی چاہیئے۔ جب پھول کھل جاویں تو پھر پتلی کھاد دینے کی کچھ
حاجت نہیں ہے۔ قطعی بند کر دیں۔ پتّے نمودار ہونیکے بعد ہفتہ میں دو
مرتبہ کی کھاد کا دینا اشدّ ضروری ہے ورنہ خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی +
بلب کے لئے پتلی کھاد کسی گھڑے یا ناند یا بالٹی میں
بنا سکتے ہیں۔ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک سیر تازہ گوبر
میں پاؤ بھر سرسوں کی کھل اور قریب پاؤ بھر کے پرندوں کی
بیٹ (اگر یہ نہ مل سکے تو کچھ مضایقہ نہیں) اِن سب میں
ایک گیلن پانی ڈال کر اور کسی لکڑی یا بانس سے خوب گھلوا کر
برتن کو باغیچہ کے کسی دور افتادہ گوشہ یا مکان کی چھت پر رکھوا
دینا چاہیئے۔ دو تین دن میں صاف پانی نتر کر اُوپر آ جاویگا اور

گاد نیچے بیٹھ جاویگی۔ اس نترے ہوئے پانی کو کسی دوسرے مٹی یا کاٹھ کے برتن میں باہستگی اونڈیل لینا چاہئے تا کہ اس کے ساتھ گاد نہ آجاوے۔ اسی نترے ہوئے پانی کو پتلی یا رقیق کھاد کہتے ہیں۔ اور اسی کو جب سے گٹھیوں میں پتے نکلنے شروع ہوں پھول کھلنے کے وقت تک ہفتہ میں دو مرتبہ ضرور دینا چاہئے۔ جن دنوں پتلی کھاد گملوں کو دیجاتی ہو اُن دنوں ہفتہ میں ایک مرتبہ گوڑائی بھی ہونی لازمی ہے احتیاط رکھیں کہ پتلی کھاد کے ساتھ گاد گملوں میں داخل ہونے نہ پاوے۔ ورنہ وہ بہت خرابی پیدا کر دے گی جس کا کھادوں کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔

پھول کھل جانے کے بعد اگر گملوں کو سایہ دار جگہہ مثلاً بر آمدوں یا چھجوں یا سایہ دار درختوں کے نیچے رکھدیا جاوے تو بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سایہ میں اقسام بلب کے پھول دیر تک کھلے رہتے ہیں ✣

عام کیفیت۔ بعض اقسام بلب دوسرے سال کام دیتی ہیں۔ بعض بالکل ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ کسی بلب کی گانٹھ کو زبان پر نہیں رکھنا چاہئے۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے ✣

دیگر اقسام بلب

Achimines

اچی مائینس

اس بلب کے پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ گٹھیوں کو میدانوں اور پہاڑوں میں یکساں شروع ماہ مارچ سے لیکر اخیر مئی تک لگا سکتے ہیں۔ اپریل اور مئی میں جو گٹھیاں لگائی جاتی ہیں اُن کے پھول ساری برسات کھلتے رہتے ہیں۔ خشک اور گرم موسم میں پانی دونوں وقت گملوں یا کیاریوں کو دینا چاہیئے ✤

Allium

N. O. ... ... Liliaceæ

اے لی ام

اس بلب کی نئی قسمیں ہوتی ہیں۔ کسی کے پھول زرد ہوتے ہیں اور کسی کے سفید۔ میدانوں میں انہیں ماہ اکتوبر و نومبر میں لگا سکتے ہیں اور پہاڑوں میں فروری یا مارچ میں ✤

Amaryllis
Belladonna Lily
N. O. ... ... Amaryllideæ

ایمے رے لس

اِس خوبصورت بلب کی گٹھیاں میدانوں میں شروع ماہ جنوری میں لگانی چاہئیں۔ گملوں یا کیاریوں میں دونوں جگہ اِسکی کاشت کی جا سکتی ہے۔ پہاڑوں میں اسے ماہ مارچ میں لگانا چاہیئے +

Tuberous Begonias
(Single and double)
N. O. ... ... Begnoniaceæ

بگونیا

اِس بلب کی صدہا قسمیں ایک سے ایک خوبصورت موجود ہیں۔ اِن کے رنگ طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ کسی کا شوخ ارغوانی۔ کسی کا ہلکا گلابی۔ کسی کا گلناری۔ کسی کا نارنجی اور کسی کا سنہری۔ اِن اقسام کے پتے بھی خوش نما ہوتے ہیں۔ میدانوں میں ماہ اکتوبر اور نومبر میں اس کی گٹھیاں لگا سکتے ہیں۔ اور پہاڑوں میں مارچ میں۔ اکہری اور دوہری دونوں قسمیں اسکی قابلِ تعریف ہیں +

Calla
(Lily of the Nile)

کیلاّ۔ (للی آف دی نائل)

اِس خوبصورت بلب کو میدانوں میں ماہ نومبر و دسمبر میں لگانا چاہیئے۔ اور پہاڑوں پر مارچ میں۔ اِس کی کاشت میں پانی کی البتّہ خبر رکھنی پڑتی ہے۔ اِس کے سوائے کچھ زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ مہینہ میں دو مرتبہ اس کے گملوں یا کیاریوں کو گوڑ دینا ضروری ہے ورنہ مٹّی سخت ہو جاویگی اور پودوں کو تراوت بہت کم پہنچیگی۔ خشک اور گرم موسم میں دونوں وقت پانی دلوا دینا چاہیئے تاکہ پھول مُرجھا نہ جاویں ؎

Canna
(Indian Shot)

کین نا (انڈین شاٹ)

گُلِ عقیق

سرکاری باغات اور سوداگرانِ اشجار کی فہرستوں میں اِس پھول

کی بیسیوں قسمیں مندرج ہیں۔ میدانوں میں اسے ماہ فروری یا جولائی و اگست میں لگا سکتے ہیں اور پہاڑوں میں ماہ مارچ سے لیکر مئی تک ✣

Chionodoxa

Snow glory

N. O. ... ... Liliaceæ

چی او نو ڈاکسا (سنو گلوری)(۱)

اِس خوش وضع اور خوش رنگ بلب کو میدانوں اور پہاڑوں میں یکساں ماہ نومبر میں لگا سکتے ہیں۔ موسم بہار میں اِس کے پھول کھلتے ہیں۔ اِس وقت اِس کے گملوں کو سایہ اور ٹھنڈ میں رکھنا لازمی ہے ✣

Deutzia

ڈیوٹزیا

اِس کے پھول اعلیٰ درجہ کے خوبصورت ہوتے ہیں۔ میدانوں میں اِس کی کاشت گملوں میں ماہ اکتوبر و نومبر میں کرنی چاہیئے اور پہاڑوں میں مارچ و اپریل میں ✣

Gladiolus

Corn Flag The Sword Lily

N. O. ... ... Irideæ

گلے ڈی اولس

(کارن فلیگ) و (سورڈ للی) و

اِس خوبصورت پھول کی اگر کیاریوں میں کاشت مدِ نظر ہو تو گٹھیوں کو زمین میں پانچ یا چھ انچہ کی گہرائی میں گاڑنا چاہیئے اگر گملوں میں لگانا ہو تو بارہ انچہ کے گملے میں دو تین گٹھیاں گاڑی جا سکتی ہیں۔ میدانوں میں گٹھیوں کو اخیر اکتوبر میں لگانا چاہیئے۔ اور پہاڑوں میں مارچ سے مئی تک۔ گلدستوں میں اِس کے پھول زیادہ پسند کئے جاتے ہیں +

Ferraria

Tigridia (Tiger flower)

N. O. ... ... Irideæ

فرے ریا (ٹائی گر فلاور) و

اِس باغ کے پھولوں کے رنگ بہت چمکدار ہوتے ہیں۔

میدانوں میں اکتوبر و نومبر میں گملوں میں لگا سکتے ہیں +

Fritillaria
Fritillary

N. O. ... ... Liliaceæ.

فری ٹل لے ریا

اس ہر دل عزیز بلب کے پھولوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہر ایک قسم کے رنگ جُدا گانہ ہوتے ہیں +

موسم کاشت۔میدانوں میں اکتوبر و نومبر۔پہاڑوں میں فروری و مارچ +

Gloxinia

گلاکزی نی آ

یہ مشہور و معروف بلب سال میں دو مرتبہ پھول سکتی ہے اگر ماہ جنوری میں اس کی گٹھیاں لگائی جاویں تو یہ اپریل و مئی میں پھول دینگی۔ ماہ مئی میں گٹھوں کو خشک کر لینا چاہیئے۔ ماہ جولائی میں پھر انہیں کو لگا سکتے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں پھر یہ پھول دینے لگینگی۔ جب پھول آجاویں تو گملوں کو سرد اور سایہ دار جگہہ میں رکھنا چاہیئے۔ پہاڑوں میں ماہ فروری و مارچ میں گٹھیاں لگا سکتے ہیں +

Liliums

N. O. ... ... Liliaceæ

Lilium, Harrissii
" Tigrinum
" Speciosum
" Longiflorum
or
The Easter Lily

للی

اقسام سوسن

موسم کاشت } میدانوں میں — ماہ اکتوبر و نومبر۔
پہاڑوں میں — ماہ مارچ۔

Lily of the valley

(Convallaria Majalis)

N. O. ... ... Liliaceæ

للی آف دی ویلی

اس بلب کی بھی کئی قسمیں ہیں مگر سب کی بآسانی کاشت

کی جا سکتی ہے۔

موسم کاشت } میدانوں میں۔ اکتوبر و دسمبر۔
پہاڑوں میں۔ مارچ۔

Iris

N. O. ... ... Irideæ

آئرس

اِس بلب کے پھُول کئی رنگ اور کئی وضع کے ہوتے ہیں۔

موسمِ کاشت } میدانوں میں۔ اکتوبر۔
پہاڑوں میں۔ فروری۔

Tritoma
(Kniphofia)
Red Hot Poker

N. O. ... ... Liliaceæ

ٹری ٹوما

گلدستوں کی آرائش کیلئے اس بلب کے پھُول عین موزُوں سمجھے جاتے ہیں

موسمِ کاشت } میدانوں میں۔ اکتوبر و نومبر
پہاڑوں میں۔ مارچ۔

Tuberose

Polianthes tuberosa

N. O. ... ... Amaryllideæ

ٹیوب روز
گلِ شبّو

یہ مشہور خوشبودار پھول اکہری اور دوہری دونوں قسموں کا ہوتا ہے۔ دوہری اقسام زیادہ تر پسند کی جاتی ہیں +

موسمِ کاشت } میدانوں میں۔ ماہ اکتوبر و جولائی و اگست۔
پہاڑوں میں۔ مارچ۔

Tulip

N. O ... ... Liliaceæ

پہاڑوں میں اِس بلب کی کاشت بدرجۂ کمال کی جاسکتی ہے میدانوں میں بھی اگر ماہ نومبر میں اِس کی گٹھیاں لگائی جاویں تو بہت کچھ کامیابی ممکن ہے۔ پہاڑوں میں اسکی گٹھیوں کو ماہ فروری میں لگاتے ہیں +

Summer Season flowering annuals

Amaranthus

N.O. ... ... Amaranthaceæ

مرسا

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مرسا۔ لال ساگ	امے رن تھس۔ (۹)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
شروع جون سے اخیر جولائی تک	شروع اپریل سے اخیر جون تک

بیان و استعمال۔ در اصل یہ ایک قسم کی چولائی ہے مگر [illegible]

[illegible] کے پتے اور ڈنٹھل بہت پسند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ [illegible]

اِس کی بیسیوں قسمیں سوداگرانِ تخم و اشجار کی فہرستوں میں پائی جاتی ہیں۔کسی قسم میں تین رنگ پائے جاتے ہیں۔کسی میں دو۔ اِس کے پھول بہت کچھ مصنوعی پھولوں کی چھڑیوں سے مُشابہت رکھتے ہیں۔ باغات کی تزئین کے علاوہ اِسکے پھول اور پتّے زیادہ تر گلدستوں میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔

طریق کاشت۔کسی درخت کے سایہ کے نیچے گملے یا کیاری میں اِس کی پنیری لگا لینی چاہیئے۔جب پودے تین چار انچ اونچے ہو جاویں تو اُنہیں مع گھاڑ اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ اگر گملوں میں لگائے جاویں تو یہ انداز رکھنا چاہیئے کہ بارہ انچ کے ایک گملے میں صرف ایک پودا ہو۔اگر زمین میں لگائے جاویں تو ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ پندرہ انچ رہنا چاہیئے۔ قطاروں کا بُعد متوازی ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔

عام کیفیت۔اِس پودے کو کیاریوں اور روشوں کے کنارے بطور باڑ کے بھی لگا دیتے ہیں۔قلموں کے ذریعہ بھی اِس کی کاشت کر سکتے ہیں۔

Balsams
Impatiens Balsamina
Ladies slipper

N. O. ... ... Balsaminaceæ

گُلِ مہندی

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُلِ مہندی	(امپے ٹی انس بال سے می نازل)
+	(لیڈیز سلپّر بال سم (لا

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اخیر جُون سے شروع ستمبر تک	اپریل و جُون

بیان و استعمال یہ پھُول موسم گرما و بہار میں بہت بہار دیتے ہیں۔آرایش کی غرض سے زیادہ تر گملوں میں لگائے جاتے ہیں۔زور کی بارش کے وقت گملوں کو سایہ میں رکھوا دیا جاتا ہے تاکہ پھُول خراب نہ ہو جاویں +

طریقِ کاشت۔کسی گملے میں اِس کی پنیری لگا لینی چاہیئے جب پَودے دو تین انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں ایک ایک

کر کے اور گملوں میں لگا دینا چاہئے۔دو ہفتہ بعد ان کی تبدیلی پھر اور گملوں میں کر دینی چاہئے۔ہر ایک تبدیلی کے وقت بڑے گملے استعمال کرنے چاہئیں۔مثلاً پہلی تبدیلی اگر ۶ انچہ کے گملوں میں کی جاوے تو دوسری ۸ یا ۱۰ انچہ کے گملوں میں۔اگر زمین میں پودے لگائے جاویں تو ان کا چوگرد باہمی فاصلہ ۱۵ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے ٭

عام کیفیت ہر ایک تبدیلی کے وقت پودوں کو گملوں یا زمین میں نیچے سے نیچے گاڑنا چاہئے۔یعنی اگر پہلی مرتبہ ڈیڑھ انچہ نیچے گاڑے گئے تھے تو دوسری مرتبہ دو انچہ نیچے گاڑنے چاہئیں

Celosia

Cockscomb

N. O. ... ... Amaranthaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مرغ کیش	[illegible]

وقت کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اخیر جون سے اخیر اگست تک	ماہ جون۔

بیان و استعمال [illegible] کئی قسمیں پائی جاتی ہیں مگر

میانہ اقسام اس وجہ سے زیادہ پسند کی جاتی ہیں کہ انہیں آسانی سے گملوں میں لگا سکتے ہیں۔ بلند اقسام کو ہمیشہ کیاریوں میں لگانا چاہئے۔ موسم گرما و برسات میں یہ پھول باغوں میں بہت بہار دیتے ہیں اسکے چھوٹے چھوٹے پھول زیادہ تر گلدستوں میں لگائے جاتے ہیں *

طریق کاشت پہلے گملوں میں پنیری لگا لینی چاہئے۔ بعد ازاں ایک ایک پودے کو بارہ بارہ انچہ کے ایک ایک گملے میں لگا دیں یا کیاریوں میں اس طرح سے لگاویں کہ ہر ایک پودے کا باہم چاروں طرف سے ایک ایک فٹ فاصلہ رہے خشک موسم میں روز مرہ پودوں کو پانی دینا چاہئے۔ اور ہر حالت میں یہ خیال رہے کہ ان کے پاس ناکارہ خار و خس نہ اُگنے پاوے۔ بہتر یہ ہے کہ دسویں بارھویں گملے یا کیاریاں گوڑوا دی جایا کریں *

عام کیفیت اس پھول کی ایک قسم گلاسگو پرائیز اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بہت ہر دلعزیز ہے *

Clitoria Ternata

1. Glasgow prize

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کلائٹوریا ٹرنے ٹا (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
اپریل	جون و جولائی

بیان و استعمال یہ ایک قسم کی بیل ہے۔ یوں تو اسے جون جولائی میں اگر ایک مرتبہ اسے لگایا جاوے تو مدت تک بنی رہتی ہے مگر پھولوں کی عمدگی کے لحاظ سے بہتر یہ ہے کہ اسے ہر سال لگایا جاوے اگر ضرورت ہو تو اسے گملوں وغیرہ میں لگا کر دیواروں جعفریوں یا درختوں پر چڑھا سکتے ہیں +

طریق کاشت جس جگہہ یہ بیل لگانی مد نظر ہو وہاں دو چار بیج گاڑ دیں۔ اگر سب اُگ آویں تو ایک دو پودے نکالدیں ورنہ اُنہیں بڑھنے دیں۔ جب بیلیں چلنے لگیں تو اُنہیں جس چیز پر چڑھانا ہو چڑھا دیں +

عام کیفیت۔ اِس بیل کے پھولوں کا رنگ بالعموم سفید اور نیلگوں ہوتا ہے +

Datura
(Thorn apple)

N. O. ... ... **Solanaceæ**

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دھتورہ	ڈے ٹورا

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جولائی	اپریل سے جون تک

بیان و استعمال خودرو دھتورہ زہر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بیج یا پتے کسی کسی دوا میں کام آجاتے ہیں مگر اہل یورپ کو اس کے پھول پسند آگئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ اسے اقسام پھولوں میں داخل کر کے کاشت شروع کر دی گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی کئی قسمیں ہو گئیں۔ اب کسی کے پھول ارغوانی ہوتے ہیں کسی کے سفید اور کسی کے زرد۔ گملوں میں یہ قطار در قطار بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں +

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں۔ اگر گملوں میں لگانا مدِ نظر ہو تو بارہ بارہ انچہ کے گملوں میں صرف ایک ایک پودا لگانا چاہیئے۔ اگر کیاریوں میں لگادیں تو پودوں کا چاروں

طرف سے باہمی فاصلہ دو دو فٹ سے کم نہو +
عام کیفیت گھروں میں یہ پودا نہیں لگانا چاہیئے۔ مبادا بچے اِس کے پھول یا پتوں کو چبا لیں اور اُنہیں تکلیف ہو جاوے +

Gomphrena Globosa
(Globe Amaranth)

N. O. ... ... Amaranthaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُل مخمل	گوم فری نا گلوبوسا (گلوب ایمے رنتھ (۱)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جُون جولائی	اپریل سے جُون تک

بیان و استعمال اس کے پھول ایسے ہوتے ہیں. جیسے مخمل کی گھنڈیاں۔۔۔۔ سفید۔ سُرخ اور کئی اور رنگوں کے ہوتے ہیں مگر سُرخ زیادہ پسند کیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ پہلے پنیری طیار کر لیں۔ بچھر بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے لگا سکتے ہیں۔۔ گول کیاریوں میں ایک ایک فٹ کی دوری پر ایک ایک پودا لگانا چاہیئے مگر یہ فاصلہ چاروں طرف سے یکساں یا ایک ایک فٹ ہو +

عام کیفیت اِس پھُول کی ایک زرد قسم بھی ہوتی ہے مگر اِس کے پھُول بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اِس لئے اِسپر زیادہ توجہ نہیں کی جاتی *

Ipomea

(Morning Glory)

N.O. ... ... Convolvulaceæ

آئی پومی آ

اِس بیل کی مندرجہ ذیل اقسام بہت مشہور ہیں اور حسب موقعہ کاشت کی جاتی ہیں -

Ipomea Bona-nox
(Moon creeper)
Ipomea Coccinea
(Star glory)
Ipomea Hederacea
(Ivy-leaved Cypress Vine)
Ipomea Nil
(Smaller Morning Glory)
Ipomea Purpurea

(Convolvulus Major)
Ipomea quamoclit
(Cypress Vine)

Ipomea rubro-cœrulea
(Large Blue and white flowered) bind-weed

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
عشق پیچہ۔	آئی پومی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط جون سے شروع اگست تک	اپریل سے جولائی تک۔

بیان و استعمال یہ بیلیں اقسامِ عشق پیچہ میں شمار کی جاتی ہیں۔ اِن کے پھول نہایت خوش نما اور کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ جعفریوں۔کھپریلوں۔ بر آمدوں۔ اور دیواروں پر چڑھانے کے لئے یہ بیلیں عین موزوں ہیں +

طریق کاشت جس جگہہ بیلیں لگانی مد نظر ہوں وہاں موسم برسات میں بیج بو دینے چاہئیں۔ جب بیج اُگ آویں تو اُنہیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ۱۲-۱۰ انچہ

سے کم نہو۔ خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن ضرور پانی دینا چاہئے۔ اور آٹھویں دسویں گوڑ دینا بھی ضروری ہے۔ بعض اقسام کی موسم برسات میں قلمیں بھی لگائی جاتی ہیں +

عام کیفیت۔ اس بیل کی سوداگران تخم کی فہرستوں میں کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ بعض کے پھول علاوہ خوش نما ہونے کے خوشبو دار بھی ہوتے ہیں +

Mimosa Pudica

(Sensitive Plant or Humble Plant)

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لاجونتی۔ چھوئی موئی	مائی موسا پیوڈی کا (ل) سن سی ٹو پلینٹ یا ہم بل پلینٹ (ا)

+

بیان و استعمال یہ پودا بہت مشہور ہے اور کم و بیش ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور ذرہ ہاتھ سے چھو دینے یا کسی اور چیز کے لگانے سے فی الفور بند ہو جاتے ہیں اور اس کی شاخیں نیچے کو جھک جاتی ہیں۔ اسکے پھول گول اور گلابی رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں۔ گملوں میں قطار در قطار بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ خشک موسم میں پودون کو روزمرہ پانی دینا چاہیئے اور آٹھویں دسویں نکائی کرا دینی چاہیئے۔ تاکہ خار و خس گملوں یا کیاریوں کی خوبصورتی کو ماند نہ کردے +

عام کیفیت۔ اس پودے کے پتے دیسی ادویات میں زیادہ استعمال کیئے جاتے ہیں +

Mirabilis
(Marvel of Peru)
or
Four O' Clock

N. O. ... ... Nyctaginaceae

می رابلس

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گل عباس۔ کرشن کلی	می رابلس (ل) ماریل آف پیرو۔ یا۔ فوراو کلاک

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
مئی سے جولائی تک	اپریل سے مئی تک

بیان و استعمال۔ یہ پھول جسے عام طور پر گل عباس کہتے ہیں ہر جگہہ

بافراط ہوتا ہے۔ اسکے شوخ رنگ کے کئی طرح کے پھول بہت
خوش نما ہوتے ہیں سوداگراں تخم کی فہرستوں میں اب اسکی
کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ اس کی گداز جڑ کی خاص ترکیب سے
ترکاری بنائی جاتی ہے یا اسے ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔
اس کے پتے بھی دوا کے طور پر کام میں آتے ہیں +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ گوملوں میں یہ باسانی ہوسکتا
ہے۔ مگر کیاریوں میں زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اسکی کاشت
میں زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خشک موسم میں دوسرے
تیسرے پانی دینا اور دسویں بارہویں نکائی کردینا کافی ہے +
عام کیفیت۔ گل عباس کے پودوں کے نیچے بیجوں کے گرنے
سے بہت سے پودے خودبخود پیدا ہوجاتے ہیں اُسے اکھاڑ کر
جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ بچے اِن پھولوں کو دیکھ کر بہت
خوش ہوتے ہیں اور انہیں جھاڑو کی سینکوں میں پرو کر لمبی
لمبی چھڑیاں بنا لیتے ہیں :-

Pentapetes Phoenicea

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	پن ٹاپیٹس فی نی شی آ

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جون - جولائی	مئی - جون

بیان و استعمال یہ پودا سرو قد اور قریب تین فٹ کے اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پھول نہایت شوخ۔ سرخ رنگ کے ہوتے ہیں گملوں میں پودے لگائے جا سکتے ہیں مگر کیاریوں میں یہ زیادہ خوش نما معلوم ہوتے ہیں +

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ پنیری پیدا کر کے کیاریوں میں چھ چھ انچ کے فاصلہ پر ایک ایک پودا لگا دینا چاہیئے۔ اگر اکٹھے لگانے ہوں تو ایک مربع فٹ زمین میں بارہ پودے کافی ہونگے خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن پانی دلوا دینا چاہئے۔ احتیاط رکھیں کہ کیاریوں میں ناکارہ خار و خس بڑھنے نہ پاوے ورنہ پودوں کی خوبصورتی میں فرق آ جاویگا +

عام کیفیت یہ پودے روشوں کے ساتھ ساتھ زیادہ لگائے جاتے ہیں

Portulaca Grandiflora
(Portulaca or Purslane)

N. O. ... ... Portulacaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھول خرفہ	پورچولاکا گرین ڈھی فلورا (ل)
	پورچولاکا یا پرس لین (ا)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جولائی سے ستمبر تک	اپریل سے جون تک

بیان و استعمال۔ خرفہ جسے عام طور پر "پرِ گلفہ" کہتے ہیں دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم وہ ہے جنکی ساگ کے ذریعہ کاشت کرتے ہیں۔ دوسری محض پھولوں کے لئے کاشت کی جاتی ہے۔ اسکے پھولوں کی خوبصورتی اور چمک دمک کا وہی اصحاب صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جنہوں نے اسکو موسم بہار۔ گرما و برسات میں کھلا ہوا دیکھا ہے۔ اس کے پھول چھوٹی چھوٹی کٹوریوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور صبح جس وقت سورج نکلتا ہے خود بخود کھل جاتے ہیں جس وقت تک ان پر دھوپ رہتی ہے یہ برابر کھلے رہتے

ہیں۔ سایہ آتے ہی یہ بند ہو ہو کر کلیوں کی شکل میں تبدیل
ہو جاتے ہیں۔ دوسرے دِن پھر یہی کلیاں کھل جاتی ہیں۔
اسی طرح سے مدّت تک ہر روز یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔
شہد کی مکھیاں سورج نکلنے سے پہلے اِن کے گرد ہو جاتی
ہیں۔ اور اِن کے کھلتے ہی شہد چوسنا شروع کر دیتی ہیں۔
طریق کاشت۔ کیاریوں اور گملوں میں نہایت آسانی کے ساتھ
اِس پھول کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ بیجوں[1] کے ذریعہ پنیری
پیدا کر کے اگر گملوں میں لگانی ہو تو بارہ بارہ انچہ کے ایک
ایک گملے میں تین تین پودے لگا دیں۔ اگر کیاریوں میں لگانی
ہو تو پودوں کا باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہو۔ وہ یہ ہے کہ
پودے بہت جلد پھیل کر درمیانی جگہہ کو روک لیتے ہیں۔ اگر
گھنے لگائے جاوینگے تو پھول کم اور چھوٹے ہونگے۔ خشک موسم
میں روزمرّہ پانی دینا چاہیئے۔ اور آٹھویں دسویں پودوں کے گرد
احتیاط سے زمین گوڈ دینا اور خس و خاشاک دُور کر دینا بہت
ضروری ہے۔ اکثر اصحاب کیاریوں میں اِسکے بیجوں کو چھڑکواں بو
دیتے ہیں۔ پودے نکل آنے پر اِس طرح سے چھانٹ دیتے ہیں
کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ نو نو انچہ کے قریب رہ جاتا ہے +
عام کیفیت۔ جس وقت پودوں پر پھول بالکل ختم ہو جاویں تو
بہتر یہ ہے کہ پودوں کو اُکھاڑ دیا جاوے۔ ورنہ یہ بیفائدہ جگہہ

[1] چونکہ بیج بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اِس لئے انہیں ریت کے ساتھ ملا کر
بونا چاہیئے تاکہ پوست کے حسب دستور دوری پر پھیلیں +

کو روکتے چلے جاوینگے۔ اِن کے بیج دوسری مرتبہ بونے کے
لیئے کام آسکتے ہیں۔ مگر ہر سال تازہ ولایتی بیج بوئے جائیں
تو بہت بہار دیتے ہیں :۔

Torenia

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ٹورے نی آ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ٹورے نی آ (ل)	

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے جولائی تک	مارچ سے جولائی تک

بیان و استعمال۔ ٹورے نیا نہایت خوبصورت پھول ہوتا ہے۔ اور اِس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ اِسکی کاشت زیادہ تر مُعلق ٹوکریوں اور بر آمدوں کے گملوں میں کیجاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے تراوت اور سایہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا لیں۔ جب پنیری تین چار انچہ اُونچی ہو جاوے تو اُسے گملوں یا کیاریوں میں جہاں

چاہیں لگا سکتے ہیں۔ بارہ بارہ انچہ کے ایک ایک گملے میں پانچ پانچ پودوں سے زیادہ نہیں لگانے چاہئیں۔ کیاریوں میں ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب ایک ایک فٹ کے رہنا چاہیئے۔ خشک موسم میں روز مرہ دونوں وقت پودوں کو پانی دینا چاہیئے۔ بلکہ گملوں کو دو دو انچہ گہری طشتریوں میں رکھکر طشتریوں کو پانی سے لبریز کر دینا چاہیئے تاکہ گملوں کے پیندے برابر تر رہیں اور نیچے کی جانب سے پودوں کو تراوٹ پہنچتی رہے۔ دسویں بارھویں ضرور نکائی کرا دینی مناسب ہے ورنہ خار و خس کے پیدا ہو جانے کا احتمال ہے *

عام کیفیت۔ اگر برآمدوں میں جگہ نہو تو گملوں کو کسی سایہ دار درخت کے نیچے رکھ سکتے ہیں مگر درخت حد سے زیادہ گنجان نہیں ہونا چاہیئے ورنہ ہوا اور روشنی کی کمی کے باعث پودوں کو نقصان پہنچیگا *

Zinnia

(Youth and Old age)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	یوتھ اینڈ اولڈ ایج (ل) زِن نی آل

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جون۔ جولائی۔ اگست	مئی۔ جون۔ جولائی

بیان و استعمال۔ دراصل یہ ایک قسم کا ولایتی گیندا ہے۔ یوں تو اسے سارے سال جس وقت چاہیں بو سکتے ہیں مگر جون جولائی اس کے بونے کے لئے بہت اچھے مہینے ہیں ٭

طریق کاشت۔ پہلے بیجوں کے ذریعہ پنیری لگانی چاہئے جب پودے چار انچ کے قریب اونچے ہو جاویں تو انہیں اکھاڑ کر خواہ کیاریوں میں لگا دیں یا گملوں میں۔ گملوں میں اگر لگانے ہوں تو بارہ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں۔ اگر کیاریوں میں لگانے ہوں تو ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں روزمرہ پانی دینا چاہئے۔ اور دسویں بارھویں زمین کو ضرور گوڑ دینا [illegible]

عام کیفیت۔ اِس پھول کی کاشت کے لئے ایسی جگہ انتخاب کرنی چاہیئے جہاں سایہ مُطلق نہو۔ گملے بھی کُھلی جگہ رکھنے چاہئیں ٭

مُندرجہ ذیل پھُول اگرچہ موسمِ سرما کے پھُولوں میں شمار کئے جاتے ہیں لیکن یہ تمام موسمِ گرما میں بھی پھُول دیسکتے ہیں بشرطیکہ انہیں ماہ جنوری میں بو دیا جاوے ٭

Gaillardia
(Blanket Flower)

گے لیرڈیا

Sunflower

اقسام سورج مکھی

Petunia

پی ٹیونی آ

[پی ٹیونیا کے بیج ماہ جنوری میں خاص ولایتی نہیں بونے چاہئیں۔ صرف وہ بیج بو سکتے ہیں کہ جنہیں ولایتی بیجوں کی فصل سے حاصل کیا گیا ہو]

Marigold

گیندا

[ولایتی گیندے اور دیسی گیندے کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ انہیں بالعموم میدانوں میں ستمبر سے اکتوبر تک بویا جاتا ہے۔

یہ فصل موسم سرما کی کہلاتی ہے۔اگر انہیں جون و جولائی میں میدانوں میں بو دیا جاوے تو موسم برسات میں یہ برابر پھول دیتے ہیں۔پہاڑوں میں انہیں ستمبر اکتوبر اور پھر مارچ سے مئی تک بو سکتے ہیں۔

فصل آیندہ میں ان سب پھولوں کا موقعہ مناسب پر مفصل ذکر کیا جاویگا

فصل دوم

موسم سرما کے پھول

چونکہ موسم سرما کے پھول اور موسموں کی نسبت بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے طریق کاشت کے ضمن میں بغرض سہولیت ناظرین اختصار سے کام لیا جاویگا۔ خاص خاص الفاظ کی ذیل میں تشریح کی جاتی ہے:-

(۱) بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر

تشریح۔ گملوں۔ صندوقوں وغیرہ میں حسب ترکیب مُتذکرہ باب اوّل پنیری طیّار کر لیں۔ جب پودے قریب چار چار انچہ اونچے ہو جاویں تو انہیں سر شام یا ابر کے دن اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ پنیری لگاکر اعتدال کے مُطابق پانی فی الفور دینا چاہئیے +

(۲) گملوں کے انچہ۔ مثلاً ۶۔ انچہ کے گملے۔ ۱۲۔ انچہ کے گملے وغیرہ وغیرہ

تشریح۔ گملوں کے اوپر کے دائرہ کے قُطر جتنے انچہ کے ہوتے ہیں اُتنے ہی انچہ کے وہ گملے کہلاتے ہیں +

(۳) فاصلۂ باہمی و فاصلۂ چو گرد

تشریح۔ فاصلۂ باہمی سے مُراد ایک پودے کا دُوسرے پودے تک فاصلہ ہے۔ مثلاً اگر دو پودے آمنے سامنے ہیں اور اُنکی دُوری ایک فٹ ہے تو یہ کہا جاویگا کہ اِن کا فاصلۂ باہمی ایک فٹ ہے۔ فاصلۂ چوگرد سے مُراد یہ ہے کہ ایک پودے کا دُوسرے پودے تک اگر چاروں طرف سے فاصلہ دیکھا جاوے تو یکساں ہو۔ مثلاً اگر یہ کہا جاوے کہ فاصلہ چوگرد ۲ فٹ ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ چاروں طرف سے ایک پودے کا دُوسرے پودے سے دو دو فٹ فاصلہ رہنا چاہئے +

(۴) آبپاشی

تشریح۔ آبپاشی سے مُراد روز مرّہ دونوں وقت یا ایک وقت یا دُوسرے تیسرے جیسا موقعہ ہو مشک۔ دستی فوّاروں یا نالیوں کے ذریعہ گملوں یا کیاریوں کو پانی دینا ہے +

(۵) نکائی

تشریح۔ نکائی سے مُراد گملوں یا کیاریوں کو کھرپی یا ربی سے گوڈ دینا اور اُن میں سے خود رو روئیدگی اور گرے پڑے پتّوں کو نکال دینا ہے +

Abronia
(Sand Verbena)
N. O. ... ... Nyctaginsceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	سینڈوربی نا (ا) ایب رونی آ (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اخیر ستمبر سے شروع نومبر تک	اپریل و مئی

بیان۔ پھول نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور بہت کچھ گل وربی نا سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کی بیل چلتی ہے مگر یہ دو تین بالشت سے زیادہ نہیں بڑھتی۔ گملوں اور کیاریوں دونوں میں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے ؂

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر ۱۲ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں پودوں کا چوگرد فاصلہ ۹ انچ سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ خشک موسم میں آبپاشی دوسرے تیسرے دن اور گمائی آٹھویں دسویں دن لازمی ہے ؂

عام کیفیت اس کی بعض اقسام خوشبودار ہوتی ہیں۔ اور کسی کے پھول گلابی۔ کسی کے زرد اور کسی کے سرخ ہوتے ہیں ؂

Abutilon

(Chinese Bell-flower)

N. O. ... ... Malvaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جھمکہ	چائنیز بل فلاور (ل) اے بیوٹی لون

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر و اکتوبر	اپریل و مئی

بیان ـ یہ خوبصورت پودے قریب قریب سارے سال پھول دیتے ہیں ؛

طریق کاشت ـ بیج بوکر پنیری کے ذریعہ ـ

فاصلہ چوگرد ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ ـ

آبپاشی ـ خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن

گنکائی ـ دسویں بارھویں دن ـ

عام کیفیت ـ یہ پھول جھمکوں کے مشابہ ہوتے ہیں ـ اسی لیئے ان کا نام گلِ جھمکہ رکھا گیا ہے ؛

Acanthus
(Bear's foot)

N. O. ... ... Acanthaceae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	بیرس فٹ (۱) اکن تھس۔

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودے محض تزئینِ باغ کے لیئے لگائے جاتے ہیں
ان کے پتّے اور چھوٹے پھول بہت خوبصورت ہوتے
ہیں۔ پودوں کی بلندی ۲ فٹ سے چار فٹ تک ہوتی ہے۔
طریقِ کاشت۔ بیج بوکر پنیری کے ذریعہ زمین میں لگانے چاہئیں
فاصلۂ باہمی ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ۔
آبپاشی۔ خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن۔
گُڈائی۔ دسویں بارھویں دن۔
عام کیفیت۔ یہ پودے بالکل کشادہ جگہ لگانے چاہئیں
جہاں سایہ نام کو بھی نہو۔

Acroclinium

N. O. ...	... Compositæ
ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	اک رو کلائی نی ام دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔	وسط مارچ سے اخیر مئی تک ۔

بیان نہایت خوبصورت رنگ برنگ کے پھول ہوتے ہیں +

طریق کاشت ۔ بیج بو کر پنیری کے ذریعہ ۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے اور ۹ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں ۔ کیاریوں میں فاصلہ چوگرد چھ چھ انچہ ہونا چاہیئے +

آبپاشی ۔ خشک موسم میں روز مرہ ۔

نکائی ۔ ساتویں آٹھویں دن ۔

عام کیفیت ۔ بعض اشخاص اِن پھولوں کو ولایتی السی کے پھول کہتے ہیں +

Adonis fios

(Pheasant's Eye)

N. O. ... ... Ranuuaulacess

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	فی زینٹ آئی (ا) اڈونس فلاس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر و اکتوبر	مارچ - اپریل -

بیان - پودے بہت خوشنما اور پھول سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں*

طریق کاشت - اور سایہ دار جگہ انھیں مطلوب ہے - بیج بوکر پنیری کے ذریعہ بارہ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں - اور کیاریوں میں ہر ایک پودے کا فاصلہ چوگرد قریب چھ چھ انچ کے ہونا چاہئے *

آبپاشی - خشک موسم میں روز مرہ - بلکہ دونوں وقت -

گُنکائی - دسویں بارھویں دن -

عام کیفیت - کیاریوں میں گنجان پودے بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں *

Agathœa

(Blue Marguerite)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	بلیو مارگیو رایٹ (ا) اگسے تھی آدل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ- اپریل- مئی-

بیان و استعمال- اِن پھولوں کا رنگ صاف آسمانی ہوتا ہے۔ اور یہ گل سن ریا سے جس کا موقعۂ مناسب پر ذکر آئیگا بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں +

طریق کاشت- بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر- بارہ بارہ انچہ کے ایک ایک گملے میں ایک ایک پودا لگانا چاہیئے اور کیاریوں میں فاصلہ باہمی ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے-

آبپاشی- خشک موسم میں روز مرہ-

کھائی- دسویں بارھویں +

عام کیفیت- جہاں تک ممکن ہو سکے شروع اکتوبر میں اسکے بیج بو دینے چاہئیں تا کہ فروری میں پھول بہار دیں +

Ageratum

(Cœlestinum)

N. O. ... ... Compositæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
اے جی رے ٹم (ل)	

موسمِ کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ - اپریل -	اگست سے اکتوبر تک

بیان - یہ پودا کیاریوں میں لگانے کے لیئے عین موزوں ہے اس پر بہت پھول آتے ہیں - اور وہ دیر تک کھلے رہتے ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہو گا - کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ ہونا چاہیئے +

آبپاشی - خشک موسم میں روز مرّہ -

گُڈائی - بارھویں - پندرھویں -

عام کیفیت - جب تک پودے تناور نہ ہو جاویں اُنہیں تیز دھوپ سے بچانا چاہیئے +

Agrostemma
(Rose Campion)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
روز کیمپی ان (۱)، اگ راس ٹم ماڈل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک۔	اکتوبر

بیان۔ اس پھول کی کئی قسمیں ہیں۔ سب کی ایک طرح کی ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو فٹ اونچی بیلیں چلتی ہیں۔ کسی کے پھول سفید ہوتے ہیں اور کسی کے سُرخ +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ گملوں میں ان پودوں کو نہیں اگانا چاہیئے۔ بصرف کیاریوں کے لئے یہ موزوں خیال کئے جاتے ہیں۔ فاصلہ باہمی پندرہ پندرہ انچ کافی ہے۔ حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ اور نکائی کرتے رہیں +

عام کیفیت۔ پودے جب بڑھکر گنجان ہو جاتے ہیں تو نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں +

Alonsoa

(The Mask flower)

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ماسک فلاور (ا) الن سوآ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔ اس پودے کے پھول نہایت خوبصورت ہوتے ہیں اور اپنے موسم میں خوب پھولتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین تین پودے ہونے چاہئیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہو۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں عین ضروری ہے +

عام کیفیت۔ اِن پودوں کو کبھی گنجان نہیں لگانا چاہئے +

Aloysia
(Lippia)
(Lemon-Scented-Verbena)
{ Verbena Citriodora or Triphylla }

N. O. ... ... Verbenaceae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	لے من سینٹڈ وربی نا (الائےسی آدل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر	مارچ۔ اپریل۔ مئی

بیان۔ اس پودے میں پھول نہیں آتے۔ اس کی کاشت صرف اسکے خوبصورت اور خوشبودار پتّوں کے لئے کی جاتی ہے۔ پتّوں سے نہایت دلفزا نارنجی کے چھلکوں جیسی خوشبو آتی ہے۔ درحقیقت بہت اچھی چیز ہے +

طریقِ کاشت۔ بیجوں اور قلموں دونوں ذرایع سے اسکی کاشت کرسکتے ہیں۔ خشک موسم میں روز مرّہ دونوں وقت اسے پانی دینا چاہئے۔ برسات میں گملوں کو ہرگز باہر نہ رکھیں ورنہ پودے فی الفور خشک ہو جاوینگے۔ آئینہ گھر یا برآمدوں میں رکھنے سے پودے

بیچ جاتے ہیں +
عام کیفیت اگر خوشبو لینی ہو تو آہستہ سے پتّوں پر ہاتھ پھیر کر سونگھیں چُٹکی سے مَلنے یا دبانے سے بُہت کچھ خوشبو زائل ہو جاتی ہے +

Alyssum

(Floss flower—Sweet Alysson)

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	فلاس فلاور الائی سن (ا) الائی سم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک۔

بیان۔ پھُول بُہت چھوٹے چھوٹے خُوبصُورت سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔اور اِن میں سے بُہت عُمدہ خوشبو نکلتی ہے۔ ایک ایک پودا پھیل کر قریب دو دو فٹ کی جگہہ گھیر لیتا ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔بارہ۱۲ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہونگے۔کیاریوں میں پودوں کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ ہونا چاہیئے۔دسویں بارھویں گُلائی اور

خشک موسم میں روزمرّہ پانی دینا بہت ضروری ہے +
عام کیفیت۔ اگر اچھّی طرح سے کاشت کی جاوے تو ایک ایک
پودے سے قریب چار چار سو کے پھولوں کے گچھّے اُترتے ہیں +

Ammobium Alatum
(Winged Everlasting)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ونگڈ اے ورلاس ٹینگ۔ (۱) ام مو	+
بی ام ایلے ٹم (۲)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ یہ پودا صرف کیاریوں میں لگانے کے لئے موزوں خیال
کیا جاتا ہے۔ اِس کے پُھول چھوٹے چھوٹے سفید اور زرد رنگ
کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔ کیاریوں میں
پودوں کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔
نُگائی۔ بارھویں۔ پندرھویں اور خشک موسم میں آبپاشی دُوسرے
تیسرے دن ضرور ہونی چاہیئے +

عام کیفیت۔ اِس پودے پر پتے بہت کم آتے ہیں +

Anagallis Arvensis
(Pimpernel)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	پمپرنل (۱) اناگےلس آروین سِس

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس پودے پر پھول شوخ نیلگوں رنگ کے آتے ہیں اِس کی کاشت گملوں میں نہیں کرنی چاہیئے۔ کیاریوں کے کنارے یہ زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
کیاریوں میں فاصلہ باہمی قریب چھ چھ انچ کے ہونا چاہیئے۔
خشک موسم میں آبپاشی دوسرے تیسرے دن اور نلائی دسویں بارھویں ضرور ہونی چاہیئے +

عام کیفیت۔ اِس پھول کی کئی اقسام کی کاشت کی جاتی ہے +

Antirrhinum

(Snapdragon)

N. O. ... ... Scrophulaciaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سنیپ ڈریگن یا اینٹی ریہی نم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اخیر ستمبر اور شروع اکتوبر۔	مارچ سے جون تک۔

بیان۔اِس پودے کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ایک بلند قامت۔ ایک پست قامت۔ دونوں میں پھول خوش رنگ۔ سفید۔ زرد۔ سُرخ اور گلابی آتے ہیں +

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہوگا۔کیاریوں میں فاصلہ باہمی ایک ایک یا ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خُشک موسم میں پانی روز مرّہ یا دُوسرے دن اور مہینہ میں دو تین مرتبہ گُنکائی لازمی ہے +

عام کیفیت۔ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ اِس پودے کا جب موسم ختم ہو چکے اور بیج پختہ ہو جاویں تو وہ پھر سے

وقت جڑ سمیت اُسے اُکھاڑ لیں اور تھوڑی دیر بعد بیج نکال کر رکھ چھوڑیں۔ اِس ترکیب سے دُوسرے سال بیج بہت جلد پھُوٹ آتے ہیں اور پودے خُوب پھُول دیتے ہیں ÷

Aquilegia

(Columbine)

N. O. ... ... Ranunculaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کولم بائن (ا) اے کیوُلی جی آ (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک۔	اکتوبر

بیان۔ یہ پودا ایک مرتبہ کا لگایا ہوا مدّت تک قائم رہتا ہے۔ اِس کے پھُول بہت خُوبصُورت ہوتے ہیں ÷

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا ہونا چاہئے کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ کافی ہوگا۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں واجب ہے ÷

عام کیفیت۔ اسکے پھُول زیادہ تر سُنہری اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں ÷

Arabis

(Rock cress or Mountain snow)

N. O. ... ... Crucifers

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	راک کرس یا ماؤنٹین سنو (ارے بس رل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ - اپریل - مئی

بیان - یہ پودے درحقیقت باغات میں مصنوعی پہاڑوں پر بونے کے لئے عین موزوں ہیں۔ بہت جلد پھیل کر یہ پہاڑوں کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور اِن کے بیشمار سفید پھول دُور سے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے پہاڑ پر برف پڑی ہوئی ہوتی ہے +

طریق کاشت - مصنوعی پہاڑوں کی مٹی درست کر کے بیج بودیں بیج بونے میں یہ احتیاط رہنی چاہئے کہ کسی حصہ میں کم نہوں ورنہ بیچ بیچ میں کمی بیشی نظر آویگی اور خوبصورتی میں فرق آجاویگا۔ خشک موسم میں روز مرہ پانی دینا چاہئے +

عام کیفیت ایک مرتبہ پودے اُگ آویں پھر وہ مدت تک قائم رہتے ہیں +

Arnebia Carnuta

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ارنے بی آ کور نیوٹا۔

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودے قریب دو فٹ اونچے۔ اتنے ہی چوڑے برچھی کی مانند ہوتے ہیں۔ پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور بافراط کھلتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ کیاریوں میں فاصلہ باہمی ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی دوسرے تیسرے اور نکائی پندرھویں بیسویں لازمی ہے۔

عام کیفیت۔ اس پودے کی شاخیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ بد وضع ہونے نہ پاویں +

Artemisia Abrotanum

(Oldman)

N. O. ... ... Compositae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
اولڈمین (ا) آرٹی می سی آآب روٹے نم (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔اس پودے کی کاشت محض اس کے خوشبو دار پتوں کے لئے کی جاتی ہے۔فرحت باغ میں اس پودے کا ہونا بہت ضروری ہے

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

کیاریوں میں فاصلہ باہمی قریب دو دو فٹ کے ہونا چاہئے۔

خشک موسم میں برابر دوسرے تیسرے دن پانی دینا چاہئے۔

اور پندرھویں سولھویں نکائی بھی کرا دینی عین واجب ہے +

عام کیفیت۔روشوں کے کنارے کنارے اگر اسے لگایا جاوے تو بہت مناسب ہے +

Asperula
(Woodruff)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	وُوڈرف (ل) اس پی ریولا

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔	مارچ سے مئی تک۔

بیان۔ یہ پودے قریب ایک فٹ اُونچے اور بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اِنکے پھولوں کا رنگ سفید اور نیلگوں ہوتا ہے ❖

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں پانچ پودے کافی ہونگے۔ کیاریوں میں فاصلہ باہمی چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے

عام کیفیت۔ اِس پودے کو کیاریوں کے کنارے اکثر لگاتے ہیں

Aster.

(Callistephus hortensis.)

(Star wort)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ایسٹر (ا) سٹار ورٹ (ا) کے لس ٹی فس
+	ہارٹن سس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پھول کی بیسیوں قسمیں ایک سے ایک بڑھ کر موجود ہیں اور ہر سال کئی نئی نکل آتی ہیں۔ کسی کے پھول چھوٹے۔ کسی کے بڑے اور کسی کے بہت ہی بڑے ہوتے ہیں۔ ہر ایک قسم اپنی وضع کی نرالی ہوتی ہے۔ سب کی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہونگے اور کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ پھول نکلنے

کے موسم سے کچھ عرصہ پہلے کبھی کبھی بہت ہلکی پتلی کھاد دینے
سے بہت بڑا فائدہ متصوّر ہے مگر جب پھول کھل جاویں تو
پھر پتلی کھاد قطعی نہیں دینی چاہیئے۔ خشک موسم میں پانی روزمرّہ
اور سنچائی آٹھویں دن کرا دینی عین مناسب ہے ✣
عام کیفیت۔ اگر پھولوں کو کسی نمایش گاہ میں بھیجنا مدّ نظر ہو
تو ایک شاخ پر صرف تین چار عمدہ عمدہ کلیاں رہنے دیں۔
باقی سب نوچ دینی چاہیئیں۔ ایک قسم کے بارہ ماسی ایسٹر
ہوتے ہیں جنہیں انگریزی میں میچل ماس ڈے زیز
(Michaelmas Daisies.) کہتے ہیں
یہ بہت افراط سے پھولتے ہیں اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ انہیں
اس ملک میں وسط ستمبر میں بونا چاہیئے ✣

Asparagus, Plumosus Nanus.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	اس پے رے گس پلیوموسس نے نس

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے کی مثالیں بہت پتلی اور جھکی ہوئی ہوتی

ہیں مگر اس کے پتّے نہایت خوش نما ہوتے ہیں۔ یہ گلدستوں میں لگانے اور کئی طرح سے کمروں کے سجانے کے کام میں آتے ہیں ۔

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ کاشت صرف گملوں میں کرنی چاہئے۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ آبپاشی خشک موسم میں روز مرّہ اور نکاسی پندرھویں سولھویں ضرور ہونی چاہیئے ۔

عام کیفیت۔ موسم گرما میں اِس پودے کو تمازتِ آفتاب سے بچانے کے لئے آئینہ گھر میں رکھدینا چاہیئے ۔

Bœria

N. O. ... ... Compositæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
(بی ریا دل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اگست۔ستمبر

بیان۔ یہ پودا بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اِس کے پھول شوخ زرد رنگ کے ہوتے ہیں ۔

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں۔کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ ہونا چاہئے۔خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور نکائی مہینہ میں دو تین مرتبہ لازمی ہے*

عام کیفیت۔اس پودے کے تنہ پر باریک باریک بال سے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے یہ بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں*

Bartonia

(Golden Barton's flower)

N. O. ... ... Loasaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
گولڈن بارٹنس فلاور (یا) بارٹونی آرلی	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔اس پودے کے پھول بہت عمدہ سنہری رنگ کے ہوتے ہیں*

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔خشک

میں آبپاشی روز مرّہ دونوں وقت اور گُڈائی آٹھویں دسویں لازمی ہے
عام کیفیت۔ اِس پودے کی کاشت ہرگز ایسی جگہہ نہیں کرنی
چاہئیے جہاں سایہ ہو بالکل کھلی جگہہ جہاں دُھوپ اچھی طرح سے آتی
ہو اِس کی کاشت کے لئے موزوں خیال کی جاتی ہے +

Bellis Perennis.

(Daisy.)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ڈیزی (ڈ) بے لس پیری نس (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	مارچ۔ اپریل

بیان۔ اِس پھول کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک اکہری دُوسری
دوہری۔ دونوں اقسام نہایت خوبصورت ہوتی ہیں +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں اور کیاریوں میں
انکا باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئیے۔ خشک موسم میں
آبپاشی دونوں وقت اور گُڈائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ اِس پودے کی جگہہ کئی مرتبہ تبدیل کر دینی چاہیئے ورنہ یہ بہت جلد ناقص ہو جاتے ہیں۔ بیس ۲۰ پچیس ۲۵ دن کے بعد انہیں ایک گملے سے نکالکر دوسرے گملے میں یا ایک کیاری سے اکھاڑ کر دوسری کیاری میں لگا دینا کچھ وقّت طلب بات نہیں ہے +

Bocconia.

(Plume Poppy)

N. O. ... ... Papaveraceae.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	پلیوم پپی (۱) بوک کونی آ۔ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔	مارچ سے مئی تک۔

بیان۔اِس پودے کی کاشت بالخصوص اِس کے خوبصورت پتّوں کے لئے کی جاتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ اسی طرح سے چھوٹی چھوٹی دائرہ نما کیاریوں میں ایک ایک پودا لگانا چاہیئے۔

خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی پندرھویں سولھویں بہت ضروری ہے ÷

عام کیفیت۔اس پودے کو انگریزی میں بعض اصحاب ٹری کے لن ڈائمن بھی کہتے ہیں ÷

Brachycome

(Swan River Daisy)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
÷	سوان ریور ڈیزی (ا) برے چی کوم

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔یہ خوبصورت پودے قد میں نو سے بارہ انچہ تک اونچے ہوتے ہیں۔ان کے پھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں۔مثلاً سفید۔زرد۔گہرے۔نیلگوں وغیرہ ÷

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں چار پانچ پودے کافی ہیں۔کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔خشک موسم میں

آبپاشی روز مرّہ اور گرمائی دسویں بارھویں واجبات سے ہے ✣
عام کیفیت۔ اِس پودے کا پھول بہت کچھ گل رسنارے ریا سے مشابہت رکھتا ہے ✣

Browallia

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بروویلی آ (ل)	✣

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ	اکتوبر

بیان۔ یہ پودا بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے پھول زیادہ تر سفید اور شوخ نیلگوں رنگ کے ہوتے ہیں ✣
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں چار پانچ پودے کافی ہیں اور کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گرمائی دسویں بارھویں ضروری ہے ✣
عام کیفیت۔ یہ پودے اگر کیاریوں میں اکٹھے لگائے جاویں تو بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں ✣

Briza.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بری زا (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک۔	اکتوبر۔

بیان۔ یہ نہایت خوبصورت آرایشی گھاس ہے۔ اس کی کاشت محض باغ یا برآمدوں کی زیب و زینت کے لئے کی جاتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچہ کے گملے میں آٹھ یا نو پودے ہونے چاہئیں اور کیاریوں میں فاصلۂ باہمی چار چار انچہ کافی ہے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں ضرور ہونی چاہئے +

عام کیفیت۔ مہینہ میں ایک مرتبہ راکھ میں کسی قدر نمک ملاکر اس کی جڑوں میں دیدینا بہت مفید ثابت ہوگا +

Cacalin.

(The Tassel flower)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ٹےسل فلاور (ک) کے کے لی آدل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔ کوئی باغیچہ اِس پھُول سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ پھُولوں کا رنگ زیادہ تر شوخ۔ نارنجی رنگ کا ہوتا ہے۔ اور بعض اقسام کے پھُول سُرخ بھی ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ جہاں یہ پودے لگانے ہوں وہاں زمین درست کرکے بیج بو دیں۔ پنیری کے ذریعہ اِن کی کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔ جب بیج تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو جس جگہہ گھنے ہوں وہاں سے چھانٹ دیں۔ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ آٹھ آٹھ انچہ کافی ہے۔ خُشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ۔ اور نُکائی دسویں بارھویں ضرُور ہونی چاہیئے +

عام کیفیت۔ اِس پودے پر پھُول بکثرت آتے ہیں +

Caladium

N. O. ... ... Aroideæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کے لے ڈی ام (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔اس پودے کی کاشت محض اس کے خوشنما پتّوں کے لئے کی جاتی ہے۔اسکی اقسام روز افزوں ترقی پر ہیں +

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔کیاریوں میں اس کی کاشت نہیں کرنی چاہئے۔موسم سرما میں بالعموم اسے درختوں کے سایہ کے نیچے اور موسم گرما و برسات میں اسے آئینہ گھروں میں رکھتے ہیں۔خشک موسم میں پانی روز مرہ دینا چاہئے۔ اور نکائی پندرھویں سولھویں مستقل ہو گی +

عام کیفیت۔اسکے پتّے برابر بارہ مہینہ ہرے بھرے رہتے ہیں

Calandrinia

(Rock Purslane)

N. O. ... ... Portulacaceae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
راک پرسلین (۱) کے لن ڈری نی آ ڈل ۔	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
اپریل	اکتوبر

بیان ۔ یہ پودے بہت جلد زمین پر پھیل جاتے ہیں ۔ اور انکے پھول نہایت خوبصورت گلابی و گلناری رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت ۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر ۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین یا چار پودے کافی ہیں ۔

کیاریوں میں باہمی فاصلہ ۶ سے ۹ انچہ تک ہونا چاہئے ۔

خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ ۔ اور گمکائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت ۔ ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ کبھی کبھی پودوں کی جڑوں میں پتلی کھاد دیدینے سے پھول خوب کھلتے ہیں +

Calceolaria.

(Slipper wort)

N. O. ... ... Scrophulariaceæ.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سلپرورٹ (ا)کل سی اوے ری آ)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	ستمبر

بیان - یہ پھول نہایت خوش رنگ اور شاندار ہوتا ہے - مگر اس کی کاشت میں تردد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے *

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر -

پنیری جب تین چار انچہ اونچی ہو جاوے تو اُسے اکھاڑ کر ایک ایک پودا چھ چھ انچہ کے ایک ایک گملے میں لگا دیں جب پودے کسی قدر کشیدہ قامت ہو جاویں تو ایک ایک پودا آٹھ آٹھ انچہ کے ایک ایک گملے میں لگاویں - جب پودے خوب تناور ہو جاویں تو ایک ایک پودا بارہ بارہ انچہ کے ایک ایک گملے میں لگا دینا چاہئے - کوہر اور پالے سے بچانے کے

لئے اِن کو اکثر آئینہ گھروں میں رکھدیتے ہیں۔یا سایہ دار درختوں کے نیچے۔کیاریوں میں ان کی کاشت نہیں کرنی چاہئے خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور ٹھنکائی آٹھویں دسویں ہونی ضروری ہے ✤

عام کیفیت پہاڑوں میں اس پھول کی بدرجۂ کمال کاشت ہو سکتی ہے✤

Calendula.
(cape Marigold.)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی گیندا	کیپ میری گولڈ(کے لن ڈیولا دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط اکتوبر	مارچ

بیان۔اِس پھول کی اِس وقت کئی خوش وضع قسمیں ہیں اور برابر ہر سال نئی سے نئی نکلتی چلی آتی ہیں ✤

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ اس کی پنیری نہیں لگانی چاہئے۔جس جگہ مستقل طور پر پودے لگانے مدّ نظر ہوں وہاں بیج بونے چاہئیں۔جب پودے کسی قدر اونچے ہو جاویں تو گہنے

اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ رہ جاوے۔ اگر گملوں میں لگائے جاویں تب بھی بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا رہنا چاہئیے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں ہونی عین واجب ہے ؛

عام کیفیت۔ میدانوں میں اسے وسط اکتوبر سے پیشتر نہیں لگانا چاہئیے

Calliopsis or Coreopsis
(Tick seed)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ٹِک سیڈ (ا) کوری آپ سس (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ بلحاظِ رنگ یہ نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور اِس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ دیر تک ٹھہرتا ہے ؛

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین چار پودے کافی ہیں اور کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور نکالیٔ آٹھویں دسویں لازمی ہے +
عام کیفیت۔ اگر غور و پرداخت رکھی جاوے تو یہ پودا تمام موسم گرما میں پھول دیتا رہتا ہے +

Campanula

(The Bell flower)

N. O. ... ... Companmlacess

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	بیل فلاور (ا) کم پے نیولا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک	مارچ۔ اپریل۔

بیان۔ اِس پودے پر پھول بافراط آتے ہیں اور خوبصورت گھنٹوں کی شکل کے ہوتے ہیں +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ آٹھ انچہ سے بارہ انچہ تک ہونا چاہیئے۔ خشک

موسم میں آٹھویں دسویں گُڑائی کرا دینا اور روز مرّہ پانی دلوا دینا بہت ضروری ہے*

عام کیفیت۔ اِس پھُول کو انگریزی میں کنٹر بری[1] بل بھی کہتے ہیں*

(Candytuft.)

Iberis

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کین ڈی ٹفٹ (۱) آئی بیرس (۲)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک	مارچ - اپریل

بیان۔ بہت خوبصورت اور مشہور و معروف پھُول ہے۔ پھُولوں کا رنگ بالعموم سفید براق یا ارغوانی ہوتا ہے*

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں اور کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گُڑائی دسویں بارھویں عین واجب ہے*

[1] (Canterbury Bell)

عام کیفیت - اِس پھُول کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں - گلدستوں میں لگانے کے لئے اکہری زیادہ پسند کی جاتی ہے*

Carnation.

(Dianthus Caryophyllus)

N. O. ... ... Caryophyllaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کارنے شن (۱) ڈای اَن تھس کے ری او فائی لس (ل)	+
	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
شروع مارچ سے اخیر اگست تک	وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان - یہ مشہور و معروف پھُول علاوہ خوبصورت ہونے کے خوشبو دار ہوتا ہے - یورپ میں اس کی خاص قدر کی جاتی ہے - چنانچہ ہر سال کئی مقامات میں خاص اسی پھول کی نمائشیں ہوتی ہیں تاکہ اِس کی ترقی کا عوام کو حال معلوم ہو سکے - اِس کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں عمدہ ہوتی ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر یا قلموں کے ذریعہ وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک خواہ بیج بو دیں یا پُرانے پودوں سے

قلمیں۔ کاٹ کر لگائیں۔ دونوں طریق سے پودے پیدا
ہو جاتے ہیں۔ اگر بیج بوویں تو یہ خیال رکھیں کہ جہاں پنیری
دو تین انچہ اونچی ہو جاوے فی الفور نکال لیں۔ اور ایک ایک
پودا ایک ایک چھوٹے گملے میں لگاویں۔ جب ان چھوٹے
گملوں میں پودے کسی قدر کشیدہ قامت ہو جاویں تو انکی
تبدیلی اور بڑے گملوں میں کر دینی چاہئے۔ بارہ انچہ کے ایک
گملے میں تین چار پودے کافی ہیں۔ اور کیاریوں میں باہمی
فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں
روز مرہ آبپاشی اور دسویں بارھویں نکائی لازمی ہے *
عام کیفیت۔ پہاڑوں میں اس پھول کے بونے کا سب سے
عمدہ وقت ماہ جون ہے *

Centaurea Cyanus

(Corn flower)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کارن فلاور (۱) سن ٹاور یا کیانس (۲)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں۔ کسی کا رنگ گلابی

ہوتا ہے کسی کا نیلا اور کسی کا سفید۔سب اپنی اپنی جگہہ بہار دیتے ہیں +

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے اور کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔خشک موسم میں دوسرے تیسرے آبپاشی اور پندرھویں سولھویں گُڈائی لازمی ہے +

عام کیفیت۔اکثر اصحاب اس کے نیلے پھول کو انگریزی میں بلیو باٹل بھی کہتے ہیں +

Ceutaurea Moschata

(Sweet Sultan)

N. O. ... ... Compositæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سویٹ سلطان (۱) سن ٹاور سیاماس چے ٹال)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔اس پھول کے رنگ۔زرد۔اجولی اور سرخ ہوتے ہیں

بڑی خوبی اِس میں یہ ہے کہ اگر غور و پرداخت کیجاوے
تو پھول دیر تک قائم رہتے ہیں*
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں کیاریوں
میں باہمی فاصلہ آٹھ آٹھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔
خشک موسم میں حسب ضرورت پانی دینا بہت ضروری
ہے اور دسویں بارھویں نکائی بھی عین واجب ہے*
عام کیفیت۔ اسی پودے کی ایک اور قسم ہوتی ہے جسکی
کاشت محض اُس کے روپہلی پتوں کے لئے کی جاتی ہے۔
اِس کا لاطینی نام سن ٹاڈریا کینڈی ڈس ما۔ ہے*

Centranthus Macrosiphon.

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سن ٹرین تھس مے کروسی فن (ل)	*

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان اِس پودے پر خوبصورت گلابی اور ارغوانی پھول آتے ہیں*
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن آبپاشی اور پندرھویں سولھویں گُڈائی بہت ضروری ہے*

عام کیفیت۔ اس پودے کا قد قریب ڈیڑھ فٹ کے ہوتا ہے*

Chamæpeuce.

(The fish-bone thistle.)

N. O. ... ... Compositæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
فش بون تھسل (ا) چے مے پیوس (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
اپریل سے جون تک	اکتوبر

بیان۔ یہ پودا اکثر روشوں کے کنارے یا سبزہ زار کے قریب آرایش کی غرض سے لگایا جاتا ہے۔ اس کے پتّے دھاری دار اور پھول نہایت خوبصورت ہوتے ہیں*

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

پودے روشوں کے کنارے بہت دور دور لگانے چاہئیں۔

خشک موسم میں روز مرّہ پانی دینا چاہئیے۔اور دسویں بارھویں گڈائی کرا دینی کافی ہو گی۔

عام کیفیت۔اِس کا قد دو فٹ سے تین فٹ تک ہوتا ہے۔

Chenopodium Atriplicis
(Good King Henry)
N. O. ... ... Chenopodiaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	گُڈ کنگ ہنری (ا)چی نوپوڈی ام
+	اٹ ری پلی سز۔

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک۔

بیان۔اس پودے کی کاشت بالخصوص اِس کے خوبصورت اور رنگ برنگ کے پتّوں کے لئے کی جاتی ہے۔اِس کے تنے کو بعض اوقات ترکاری کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور پتّوں کو بطور سلاد۔

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔یا مستقل جگہ بیج بو کر۔بعد از اں گھنے پودے چھانٹ سکتے ہیں۔کیاریوں

میں باہمی فاصلہ پانچ پانچ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے
اسے اِن روشوں کے کنارے دُور دُور لگایا جاوے تو انسب
ہے۔ خشک موسم میں دُوسرے تیسرے دن آبپاشی اور
پندرھویں سولھویں نکائی ضرُوری ہے +
عام کیفیت۔ اِس پودے کا قد بالعموم ۳½ سے ۴½ فٹ
تک ہوتا ہے +

Chorizema

N. O. ... ... Leguminoseæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	(چوری زی مارل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا کشیدہ قامت اور بہت خوبصورت ہوتا ہے +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں
باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک
موسم میں آبپاشی روزمرّہ اور نکائی دسویں بارھویں اشد ضروری ہے

عام کیفیت۔ یہ پودا قد میں قریب چار فٹ کے بلند ہوتا ہے

Cineraria.

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سین اے رے ری آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر	مارچ سے مئی تک۔نیز۔ اگست۔ ستمبر

بیان۔ پھول بہت خوبصورت اور خوش رنگ ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں پھولوں کے گملوں کو بالعموم آئینہ گھر یا گنجان سایہ دار درخت کے نیچے رکھتے ہیں۔ اسی طرح سے موسم گرما میں۔ صرف موسم بہار کے شروع میں گملوں کو رفتہ رفتہ باہر نکالتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

اِس کی کاشت صرف گملوں ہی میں کرنی چاہئے۔جب پنیری تین چار انچہ اونچی ہو جاوے تو اُسے نکال کر ایک ایک پودا ایک ایک چھوٹے گملے میں لگادیں۔جب پودے کسیقدر کشیدہ قامت ہو جاویں تو انہیں اور بڑے گملوں میں ایک

ایک کر کے تبدیل کر دیں۔ دسویں بارھویں گڑائی اور خشک
موسم میں روز مرّہ آبپاشی ہونی چاہیئے +
عام کیفیت۔ اِس پھول کے گملوں کو کبھی کبھی موسم سرما
میں پتلی کھاد ضرور دیدینی چاہیئے +

Clarkia.

N. O. ... ... Onagraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کلارکی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس پھول کی بلحاظ رنگ و جسامت کئی قسمیں ہیں
اور سب کی سب خوش وضع معلوم ہوتی ہیں +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں
میں باہمی فاصلہ ۹ انچہ سے بارہ انچہ تک ہونا چاہیئے۔
خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گڑائی دسویں بارھویں
بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ اِس پھول کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں +

Clerodendron
(The Glory tree)

N. O. ... ... Verbenaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کلی روڈن ڈرن ڈل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ آرایشی پودا ہے۔ تزئین باغ کے لیئے لگایا جاتا ہے۔ گو اِس کے پھول بھی اچھے خوش نما ہوتے ہیں مگر زیادہ تر اِس کی کاشت اسکے پتے اور شاخوں کی خوبصورتی کیلئے کیجاتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ دو دو فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گڑائی پندرھویں سولھویں اشد ضروری ہے +

عام کیفیت۔ اِس پودے کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ سُرخ پھول

کے پودے زیادہ پسند کئے جاتے ہیں *

Clianthus

(The Desert Pea or Glory Pea)

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ڈے زرٹ پی یا گلوری پی (ا)
+	کلائی آن تھس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	مارچ - اپریل

بیان - یہ پودا نہایت خوش نما پودوں میں سے ایک ہے۔ اس کے پھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں *

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ گملوں یا کیاریوں میں جہاں یہ پودے لگانے مدِ نظر ہوں زیادہ طاقت ور کھاد نہ دیں۔ صرف پتوں کی کھاد میں موٹا ریت ملا کر دینا کافی ہے۔ جب پنیری تین چار انچہ اونچی ہو جاوے تو ایک ایک پودا ایک ایک چھوٹے گملے میں لگا دیں۔ جب ان میں پودے کچھ طاقت پکڑ جائیں

تو اُنہیں نکال لیں۔اور بڑے بڑے گملوں میں ایک
ایک کرکے لگا دینا چاہئے۔سایہ میں پودوں کو کبھی نہیں
رکھنا چاہئے۔دُھوپ اور روشنی ان کی جان ہے۔خشک
موسم میں ہفتہ میں دو مرتبہ پانی دیدینا اور پندرھویں سولھویں
گُڑائی کرا دینا تکتفی ہو گا +

عام کیفیت۔یہ قد میں ۹ انچہ سے ۱۸ انچہ تک ہوتے ہیں +

Clintonia.

N. O. ... ... Lobeliaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کلن ٹونے آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ اپریل

بیان۔ اِس پودے کے پھول زیادہ تر چمک دار نیلگوں رنگ
کے ہوتے ہیں۔ایک پھول میں کئی رنگ بھی ہوتے ہیں +
طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
اِس کی کاشت صرف گملوں میں کرنی چاہئیے اور گملے
پانی سے بھری ہوئی مٹی کی طشتریوں میں ہر وقت رہنے

چاہئیں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ خشک موسم میں روزمرہ دونوں وقت آبپاشی اور پندرھویں سولھویں نکائی اشد ضروری ہے +

عام کیفیت۔ اِس پودے کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم کے پھول بالکل سفید ہوتے ہیں +

Coleus.

(Flame Nettle)

N. O. ... ... Labiateae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
فلیم نے ٹل (۱) کولس (۲)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	ماہ فروری۔ جولائی سے وسط اکتوبر تک

بیان۔ اِس پودے کی کئی اقسام ہیں۔ اور اِن سب کی کاشت محض انکے خوبصورت اور دلکش پتّوں کے لیئے کی جاتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ نیز قلموں کے ذریعہ زیادہ تر اِس کی کاشت قلموں کے ذریعہ کی جاتی ہے اور کی جانی چاہیئے۔ وجہ یہ ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ کے

اندر پودے طیار ہو جاتے ہیں۔ بہار۔ برسات اور خزاں تینوں موسموں میں اس کی قلمیں بآسانی اُگ جاتی ہیں۔ قلمیں چھوٹے چھوٹے گملوں میں لگانی چاہئیں جنہیں بسہولیت تمام باہر رکھ سکیں۔ قلموں کو تیز دُھوپ اور کوہر سے بچانا اشدّ ضروری ہے جب چھوٹے گملوں میں پنیری طیار ہو جاوے تو اُس کی بڑے گملوں میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ دسویں بارھویں گُڈائی اور خُشک موسم میں روزمرّہ آبپاشی لازمی ہے*

عام کیفیت۔ ماہ نومبر میں یہ پودا عین عالم شباب پر ہوتا ہے۔ اور اُس وقت اس کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے*

Collinsia

(Collin's flower)

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کالنس فلاور (۱) کولن شیا (۲)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے پر خوبصورت سفید اور ہلکے ارغوانی رنگ کے پھول آتے ہیں*

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین چار پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے
خشک موسم میں روز مرّہ آبپاشی اور دسویں بارھویں گُڈائی
بہت ضروری ہے ۔
عام کیفیت۔ یہ پودا قد میں قریب پندرہ انچ کے بلند ہوتا ہے ۔

Convolvulus Minæ

(Morning glory)

N. O. ... ... Convolvulaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مارننگ گلوری (ا) کن ول ویُولس مائی آئل،

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اسکے پھول نیلگوں۔ گہرے نیلگوں اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر
بارہ انچہ کے ایک گملے میں چار پانچ پودے کافی ہیں اور کیاریوں
میں باہمی فاصلہ ۶ انچہ سے ۹ انچہ تک ہونا چاہیے۔ خشک موسم

میں آبپاشی روز مرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں بُہت ضرُوری ہے*
عام کیفیت۔ مُعلّق ٹوکریوں میں بھی اِسکی کاشت کی جاتی ہے*

Casmos Bipinnatus

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
(کاس مس بای پن نے ٹس (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
جُون جولائی	اکتوبر

بیان۔ اِس پودے کے پھُول نہایت خُوبصورت۔ گلابی۔ گُلناری اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں*
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
گملوں میں اِس کی کاشت نہیں کرنی چاہئے۔ کیاریوں میں پودوں کا باہمی فاصلہ نو نو انچہ کافی ہے۔ خُشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں ضرُور ہونی چاہئے*
عام کیفیت۔ اِس پودے کے پتّوں کا کٹاؤ بہت خوشنما ہوتا ہے*

Delphinium

(Dolphin flower, or Larkspur)

N. O. ... ... Ranunculaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	لارک سپر یا ڈولفن فلاور (یا) ڈل فی نی ام (دل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ بہت خوبصورت۔ کشیدہ قامت پودا ہوتا ہے۔ اور اس کے پھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اسکی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں۔ دوہری اقسام زیادہ پسند کیجاتی ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے اور کیاریوں میں پودوں کا باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں دوسرے دن آبپاشی اور دسویں بارھویں گڈائی بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ یہ پودا قد میں ایک فٹ سے تین فٹ تک ہوتا ہے +

Dianthus
(Indian Pinks)

N. O. ... ... Caryophyllaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	انڈین پنک (ا) ڈائی این تھس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں۔ پھولوں کی بلحاظ رنگ کئی اقسام ہیں اور اِس میں ذرہ شُبھہ نہیں ہے کہ یہ پھول اعلیٰ درجہ کے آرائشی اور خوشنما پھولوں میں سے ایک ہے۔ اگر اِس کی غور و پرداخت میں کوتاہی نہ کی جاوے تو یہ سارے سال پھول دیتا رہتا ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں صِرف ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں بھی پودوں کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور نکائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت یہ پودا قد میں قریب ایک فٹ کے بلند ہوتا ہے +

Dianthus Barbatus

(Sweet William)

N. O. ... ... Caryophyllanceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سویٹ ولیم (ا) ڈائی آن تھس بار بے ٹس (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک نیز ستمبر و اکتوبر	اکتوبر

بیان۔ اعلےٰ درجہ کے خوبصورت پھولوں میں سے ایک ہے
اس کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں
میں اس کی کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔ گملوں کو برابر کھلی
جگہہ رکھنا چاہیئے جہاں سایہ نہو۔ خشک موسم میں آبپاشی
روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں عین واجب ہے +
عام کیفیت۔ اکثر یہ پھول بونے سے دوسرے سال پھول دیتا
ہے۔ لہذا اسے گملوں سے اکھاڑ کر پھینکنا نہیں چاہیئے +

Digitalis

(Fox Glove)

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	فاکس گلوو (ا) ڈی جی ٹے لس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔ اِس پودے کی ایک ایک شاخ پر اِس قدر پھول آتے ہیں کہ سارا پودا پھولوں کی چھڑیاں دکھائی دینے لگتا ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ اور کیاریوں میں بھی باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ اِس کے پھول گلدستوں میں لگانے کے لئے عین موزوں ہیں +

Dodecatheon
(Shooting Star)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
شوٹنگ سٹار (ا) ڈوڈسی کے تھی ان (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ یہ نہایت خوبصورت پودا ہوتا ہے اور اس کے پھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور جھکائی دسویں بارھویں ضروری ہے

عام کیفیت۔ اس پودے کا قد دس انچہ سے ۱۶ انچہ تک ہوتا ہے +

Eschscholtzia

(Californian Poppy)

N. O. ... ... Papaveraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گلِ لالہ	کے لی فورنی ان پاپی (ا) اس چشولٹ زیی آ (ل)
+	

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔یہ پھول اقسامِ گلِ لالہ میں سے ایک ہے۔اس کی خوبصورتی قابلِ دید ہے۔

طریق کاشتبیجوں کے ذریعہ۔اس کی پنیری ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ نہیں لگانی چاہئے۔بلکہ بیج وہیں بونے چاہئیں جہاں پودے مستقل طور پر رکھنے مدِ نظر ہوں۔بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے رہنے دیں۔کیاریوں میں گھنے پودوں کو اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہو۔خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں ضرور ہونی چاہئے÷

عام کیفیت ۔ گو پنیری کے ذریعہ بھی یہ پودا ہو جاتا ہے مگر اِس طریق سے پودوں پر پوری بہار نہیں آتی ◆

Eutoca

N. O. ... ... Hydrophyllaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
یُوٹوکا (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان ۔ اِس پودے کے پھُول زردی مائل نیلگوں ۔ گہرے نیلگوں اور کئی رنگوں کے ہوتے ہیں ◆

طریق کاشت ۔ بجنسہٖ وہی ہے جو کے لی فورنی ان پاپی (گُل لالہ) کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے ◆

عام کیفیت ۔ اِس پھُول کی کاشت کے لیئے بہُت طاقتور مٹّی اور کھاد نہیں ہونی چاہیئے ◆

Fuchsia

(Ear-ring flower)

N. O. ... ... Ornagraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ائیر رنگ فلاور (یا) فیوشیا (فخ شی آ)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ - اپریل

بیان - اس پھول کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں - اور دونوں بہت شاندار ہوتی ہیں *

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر - بارہ انچ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں - کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچ کے قریب ہونا چاہئے - خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں ضروری ہے *

عام کیفیت - اس کے دوہرے پھول زیادہ پسند کئے جاتے ہیں

Gaillardia

(Blanket flower)

N. O. ... ... Compositae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	بلینکٹ فلاور (ا) گیل لیرڈیا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ - اپریل - نیز ستمبر - اکتوبر

بیان - اِس پھول کی اگر خبر رکھی جاوے اور حسب ضرورت اسے پانی ملتا رہے تو قریب قریب سارے سال یہ پھولتا رہتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ میدانوں میں اسے ہر سال ماہ اکتوبر میں بویا جاوے ۞

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے - کیاریوں میں بھی باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیے خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے ۞

عام کیفیت - اِس پودے کا قد قریب ڈیڑھ فٹ کے ہوتا ہے ۞

Gamolepis tagetis

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	گےمولی پس ٹےجی ٹس (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ - اپریل

بیان - اس پودے پر اکہرے نہایت شوخ زرد رنگ کے پھول آتے ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر -

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں - کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک فٹ ہونا چاہیئے - آبپاشی اور نکائی خشک موسم میں دسویں بارھویں عین واجب ہے +

عام کیفیت - اِس پودے کا قد قریب ۹ انچہ کے ہوتا ہے +

Gaura Grandiflora

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	گئورا گرین ڈی فلورا

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - اِس پودے پر بکثرت سفید اور نہایت خوبصورت پھول

آتے ہیں۔

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں
میں باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ سے کم نہیں ہونا چاہیئے
خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں
بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ یہ پودا قد میں قریب دو فٹ کے اونچا ہوتا ہے +

Genista

(Broom)

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	بروم (ا) گے نس ٹا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا بذاتہ نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور اس پر
پھول نہایت افراط سے پیدا ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں اور کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی دوسرے تیسرے دن اور گرما میں دسویں بارھویں اشد ضروری ہے۔

عام کیفیت۔ اس پودے کے پتے بالعموم سفیدی مائل سبز ہوتے ہیں۔

Geraniums
(Crane's bill)

N. O. ... ... Geraniacese

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کرینیس بل (یا) جی رے نی ام (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ۔ اپریل

بیان۔ یہ پھول قریب قریب بارہ مہینے برابر کھلا رہتا ہے۔ ایک دفعہ کا لگایا ہوا مدت تک قائم رہتا ہے۔ اس کی اکہری اور دوہری دونوں قسمیں ہوتی ہیں۔ دوہری قسم پھولوں کی زیادتی کے باعث نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ کسی کا رنگ گلابی اور کسی کا گلناری ہوتا ہے۔

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر یا قلموں کے ذریعہ

بالعموم اس کی قلمیں لگائی جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ چند ماہ میں اُن پر پھول آ جاتے ہیں۔ اگر بیجوں کے ذریعہ کاشت منظور ہو تو گملے میں بیج بو کر اُسے ایسی کوٹھری میں رکھدیں کہ جہاں ہوا اور روشنی کا گزر نہ ہو سکے۔ یعنے روشندان اور دروازے اُس وقت تک بند رہیں جب تک کہ بیج پھوٹ آویں۔ بیج کے روئیں دار حصہ پر مٹی نہیں ڈالنی چاہئے ‡

عام کیفیت۔ برسات۔ بہار اور خزاں تینوں موسموں میں اسکی قلمیں لگا سکتے ہیں۔ قلمیں اگر گملوں میں لگائی جاویں تو بہت بہتر ہے

Gesnera

N. O. ... ... Gesneraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	جس نی را دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر۔	مارچ

بیان۔ اس پھول کے کئی رنگ ہوتے ہیں اور سب کی چمک دمک دیکھنے کے قابل ہوتی ہے ‡

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

جب پودوں کی مُستقل جگہہ تبدیلی کر دی جاوے تو خُشک موسم میں دونوں وقت اچھی طرح سے پانی دینا چاہیئے۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں۔ دسویں بارھویں گُڈائی بُہت ضرُوری ہے۔ میدانوں میں اسے سُورج کی تیز شعاع سے بچانا چاہیئے +

عام کیفیت۔ مُلکِ جرمن میں اِس پھُول کی خصُوصیت کے ساتھ کاشت کی جاتی ہے +

Gilia

N. O. ... ... Polemoniaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
گی لی آ (ل)	+

موسمِ کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ	اکتوبر

بیان۔ اِس پست قد پودے پر کئی رنگ کے پھُول اِس کثرت سے آتے ہیں کہ کچھ ٹھیک نہیں رہتا۔ گملوں میں اِسکی کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیاریوں میں یہ پُوری بہار دیتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ کافی ہے۔ خشک موسم میں پانی روزمرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں ضرور ہونی چاہئے ✦
عام کیفیت۔ پھولوں کے رنگ سُرخ۔ گلابی۔ سفید۔ بنفشی اور بسنتی وغیرہ اقسام کے ہوتے ہیں ✦

Godetia

N. O. ... ... Onagraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	گوڈے ٹی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ نہایت خوش وضع اور خوش رنگ پھول ہوتا ہے۔ رنگوں کے لحاظ سے اِس کی بہت سی قسمیں ہیں اور سب کی سب قابلِ تعریف ہیں ✦
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ۱۲ انچہ سے ۱۵ انچہ تک ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں

بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ جب پودے مضبوط ہو جاویں تو ہفتہ میں دو مرتبہ انہیں پتلی کھاد دینا لازمی ہے۔ اِس ترکیب سے پھول بہت بڑے بڑے ہونگے +

Hedysarum

(French Honeysuckle, Maltese clover)
(Red satin flower.)

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	فرنچ ہنی سکل یا مال ٹیز کلوور یا ریڈ سے ٹن
+	فلاور (ا) ہے ڈی سے رم (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔ اس پودے پر پھول زیادہ تر سرخ اور سفید آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ ۹-۹ انچ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گوڈائی دسویں

بارھویں لازمی ہے ٭
عام کیفیت۔ اِس پودے کو جاڑا پالا سردی گرمی کم گزند پہنچاتی ہے ٭

Helianthus

(Sunflower)

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُورج مکھی	سن فلاور (ا) ہے لی ان تھس

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جولائی و ستمبر و اکتوبر	مارچ سے جُون تک

بیان و استعمال۔ سُورج مکھی کا پھُول ایک مشہور و معرُوف پھُول ہے اور اِس کی صفات سے عوام النّاس بہت کچھ واقف ہیں در اصل اِسکی دو قسمیں ہوتی ہیں یعنے۔ اکہری اور دوہری - اِن ہر دو اقسام کی بھی کئی جُداگانہ قسمیں موجُود ہیں اور ہر سال نئی نکلتی آتی ہیں۔ ہمارے مُلک میں اِس کی کاشت باغیچوں میں محض پھُول کی خوبصورتی دیکھنے کے لیئے کی جاتی ہے مگر ممالک غیر میں اسے دیگر مطالب کے حصُول کے لیئے بھی بوتے ہیں۔ ایک انگریزی رسالہ موسُومہ جرنل آف اپلائیڈ سائنس کا سُورج مکھی کی

کاشت کی افزونی کے لئے بہت زور دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس کی کاشت پر خصوصیت کے ساتھ متوجہ ہونا چاہئے۔ وجہ یہ ہے کہ اس سے بے شمار فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اسکی تحریر کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"وہ لکھتا ہے کہ ایک ایکڑ زمین میں بآسانی تمام پچیس ہزار سورج مکھی کے پودے لگ سکتے ہیں۔ ہر ایک پودے کا فرق ایک دوسرے سے بارہ انچہ رہیگا۔ یہ کافی ہے سورج مکھی کے پھول شہد کی مکھیوں کو بڑے زور سے اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور وہ اس سے بے بہا کثیر مقدار میں شہد چوستی ہیں۔ چنانچہ آس پاس بہت سے شہد کے چھتے دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ ان سے شہد نکال سکتے ہیں۔ بالاوسط فی ایکڑ ۵۰ بُشل بیج بر آمد ہوتے ہیں جن سے ۵۰ گیلن تیل نکل سکتا ہے۔ یہ تیل خواص میں زیتون کے تیل کے برابر ثابت ہوا ہے۔ زیتون کا تیل کمیاب ہے اور یہ افراط سے مہیا ہو سکتا ہے۔ سورج مکھی کا تیل جل سکتا ہے اور بہت عمدہ روشنی دیتا ہے۔ صابون کے کارخانوں میں اس کا بہت خرچ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تیل سے جو صابون بنایا جاتا ہے وہ اعلےٰ درجہ کا قرار دیا جاتا ہے۔ نقاشی اور مصوری کے کام میں بھی یہ کار آمد ہوتا ہے۔

۵۰ گیلن تیل کے علاوہ پندرہ سو پونڈ کھل نکلتی ہے۔ یہ درحقیقت بہت قیمتی چیز ہے۔ اسے مویشیوں کو کھلاتے ہیں اور وہ اس خوراک سے مضبوط اور فربہ اندام ہو جاتے ہیں۔ سورج مکھی کے پتوں اور خشک ڈنڈوں کو جلا کر کھاد کا کام لے سکتے ہیں۔ اس کھاد کے ذریعہ زمین کو پوٹاش کی کافی مقدار بہم پہنچ سکتی ہے۔ پوٹاش پودوں کی خوراک کا جزو اعظم ہے اگر سورج مکھی کے ڈنڈوں سے سن کی طرح ریشہ نکالا جاوے تو وہ نہایت ملائم ریشم کے مانند نکلتا ہے۔ اور مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔"

مندرجۂ بالا کیفیت سے صاف ظاہر ہے کہ ایک ایکڑ زمین سے کس قدر دولت پیدا کر سکتے ہیں۔

سورج مکھی کی کاشت ملک روس اور جرمن میں بہت زیادہ کی جاتی ہے۔ ان ملکوں میں لاکھوں ایکڑ زمین سورج مکھی کے زیر کاشت ہے۔ اس کے بیجوں سے چالیس فیصدی نہایت شیریں تیل نکلتا ہے۔ اور اسکی کھلی مویشیوں کو اَور کھلوں کے ساتھ ملا کر کھلائی جاتی ہے۔ سب سے اوّل اس کاشت کی جانب روسی کاشتکاروں نے توجہ کی۔ بعد ازاں جرمن والوں نے اس پُر منفعت کام کو فی الفور اختیار کر لیا۔ سورج مکھی کے تیل کی یورپ میں بہت مانگ رہتی ہے۔ اوّل تو یہ کئی خانگی مطالب میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دویم کپڑوں اور

اُونی کار خانوں کی نازک کلوں میں دیا جاتا ہے۔ پہلے زیتون کا تیل اِس کام کے لیئے استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر وہ کمیاب ہونے کی وجہ سے بہت مہنگا پڑتا تھا۔ آخر کار سُورج مُکھی کے تیل نے اُس کمی کو پُورا کر دیا۔ چونکہ اِسکا نرخ بھی زیتون کے تیل کی نسبت بدرجہا ارزاں ہوتا ہے اِس لیئے عوام نے اِس نئی چیز کو ہزار غنیمت سمجھا

ہمارے مُلک میں بھی پارچہ بافی کے کار خانے روز بروز کھُلتے جاتے ہیں اور کامل اُمید ہے کہ انہیں خاطر خواہ ترقی ہوگی۔ اِن کار خانوں میں ظاہر ہے کہ ہزاروں من تیل کا خرچ ہوتا ہے۔ اگر ہمارے مُلک میں سُورج مُکھی کا تیل نکلنے لگے تو باہر سے منگوانے کی کچھ ضرورت نہ رہے۔ بلکہ حسب گنجائش ہزاروں من تیل ممالکِ غیر کو بھیجا جا سکتا ہے۔ رُوسی کسان سُورج مُکھی کے پودے سے ایک بیش قیمت پوٹاش نکالتے ہیں جو ادویات وغیرہ میں بہت کام آتی ہے۔ پودے کا بقیہ حصّہ کھاد کے کام میں آتا ہے۔ پتّے سڑ کر ایسی عُمدہ کھاد بن جاتے ہیں کہ خود سُورج مُکھی کی کاشت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے مُلک میں سُورج مُکھی کی کاشت ہر جگہ بہ آسانی تمام ہو سکتی ہے۔ پہلے زمین کو خُوب جوت کر اُس میں بوسیدہ گوبر اور سڑی ہوئی پتّی کی کھاد

دینی) چاہیئے زاں بعد ہموار زمین پر دو دو فٹ کے فاصلہ پر
تخم بو دینے چاہئیں۔ جب وہ پھوٹ آویں تو کمزور پودوں کو
اکھاڑ کر پھینک دیں اور اُن کی جگہہ تناور پودے لگا دیں۔
اگر کچھ جگہہ بچ رہے تو بعد میں اور تخم بو دیں۔ اِس طرح
سے ایک مہینہ کے اندر سُورج مکھی کے پودے بہت بڑے
بڑے ہو جاوینگے اور بہت جلد انپر پھُول آ جاوینگے۔ کبھی کبھی
اِن کی جڑوں میں لکڑی کی راکھ ڈالنی چاہیئے تا کہ کیڑے
مکوڑوں کے گزند سے محفوظ رہیں۔
ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ سُورج مکھی کی کاشت
ہندوستان میں بہ آسانی تمام ہر دل عزیز ہو سکتی ہے بشرطیکہ
چند با رسوخ اشخاص شروعات کر دیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ
سُورج مکھی کے بیجوں سے جو تیل نکلتا ہے وہ کھانے کے
مطالب کے لئے زیتون اور بادام روغن سے بدرجہا نفیس
اور اعلےٰ رُتبہ کا ہے۔ بہت عُمدہ جلتا ہے۔ کپڑے اور اُونی
کارخانوں میں بہت خرچ ہو سکتا ہے۔ صابون بنانے میں
استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اِس تیل کے صابون میں وہ
صفات پیدا ہو سکتی ہیں جو اور تیلوں کے صابون میں موجود
نہیں ہیں۔ اِس کو جما کر بتیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ اس کے
پتے تنباکو کی بیڑیوں پر پیسے جا سکتے ہیں۔ اور تجربہ سے ثابت

ہوا ہے کہ اگر خاص سورج مکھی کے پتّوں کی بیڑیاں بنا کر پی
جاویں تو وہ دافع کف اور بلغم ہیں۔ اِس کے پھولوں کی
زردی سے زرد رنگ۔ رنگنے کے کام کے لیئے بہت عمدہ
نکل سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ رنگ پکّا ثابت
ہوا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ فی ایکڑ بیس ہزار پودے
لگائے جا سکتے ہیں۔ جن میں سے بالاوسط ۵۰ گیلن تیل
نکل سکتا ہے۔ اگر پودوں کو بے اندازہ بڑھنے نہ دیا جاوے
اور میانہ قد کے رکھے جاویں تو تخم بہت زیادہ نکلینگے۔
بہترین کھاد اِس کے لئے پُرانی عمارات کا چونہ۔ پُرانی عمارات
کی مٹّی اور کوئلوں کا چورہ بیان کیا گیا ہے۔ اِسکے پتّوں
پر دوسرے تیسرے دن پانی چھڑکتے رہیں۔ ہمارے خیال میں
یا تو مشک سے یہ کام لیا جا سکتا ہے یا کسی بڑے فوّارے
سے۔ ناکارہ گھاسیں اِس کے کھیت میں نہایت مُضر ثابت
ہوئی ہیں کیونکہ یہ اصلی پودوں کی خوراک کو خود جذب کر جاتی
ہیں۔ کھیت ایسے ہونے چاہئیں جن میں دھوپ کا اچھی طرح
سے گزر ہو سکے آس پاس سایہ کے اسباب نہوں سورج کی روشنی
اگر اِن پودوں کو کافی ملتی رہے تو تخم بہت پیدا ہوتے ہیں *

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔

گملوں میں صرف پست قامت اقسام لگانی چاہئیں۔

بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ۱۲- انچ سے ۱۶- انچ تک ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں چوتھے پانچویں آبپاشی اور دسویں بارھویں گُڑائی بہت ضروری ہے عام کیفیت۔ سایہ کے نیچے اس پھول کی کسی حالت میں کاشت نہیں کرنی چاہیئے ؛

Helichrysum

(The Immortalle or Golden Moth Wort)

N. O. ... ... Compositae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	گولڈن ماتھ ورٹ (ا) اے لی کرائی زم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پھول میں کئی طرح کے رنگوں کی جھلک ہوتی ہے۔ کلیاں کھلتے ہی اگر کاٹ لی جاویں اور ٹھنڈی جگہہ سایہ میں خشک کر لی جاویں تو سالہا سال یہ پھول جوں کے توں بنے رہتے ہیں انکے رنگ اور شکل و شباہت میں سر مو فرق

نہیں آتا۔

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری اگا کر
بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ رہنا چاہئے۔
خشک موسم میں آبپاشی ہر روز اور گوڈائی دسویں
بارھویں حسب ضرورت کیجئے۔

عام کیفیت۔ اس پھول کا رنگ اور خوشبو دونوں نہایت عمدہ ہوتی ہیں۔

Heliotrope

(Cherry Pie-or-Turnsole)

N. O. ... ... Boraginaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
-	چیری پائی یا ٹرن سول (ہیلی او ٹروپ دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پھول اگر پودے اچھی حالت میں رہیں تو خاصی

بہار دیتا ہے۔ اگر پودے بد وضع جھاڑ دار اور زیادہ اُونچے ہو جاویں تو پھُول بہت چھوٹے۔ کم اور بد رنگ آتے ہیں۔ پتّے البتّہ زیادہ خُوبصُورت ہوتے ہیں ٭

طریق کاشت۔ بیجوں اور قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت باَسانی ہو سکتی ہے۔ شرُوع فروری سے مارچ تک اور جولائی سے لیکر اخیر اکتوبر تک اس کی قلمیں لگا سکتے ہیں۔ اَور کھیتوں میں اگر لگائی جاویں تو سایہ اور پانی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ بیج ستمبر اور اکتوبر میں بونے چاہئیں۔ جب پنیری دو تین انچہ اُونچی ہو جاوے تو اُکھاڑ کر خواہ گملوں میں لگاویں یا کیاریوں میں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے اور کیاریوں میں بھی باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے خُشک موسم میں پانی دونوں وقت اور نُلائی آٹھویں دسویں اشد ضرُوری ہے ٭

عام کیفیت۔ اگر کبھی کبھی پودوں کو پتلی کھاد دیدی جاوے تو پھُول خُوب کھِلتے ہیں ٭

Heuchera Sanguinea

N. O. ... ... Saxifragaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہیوچے راسن گیونی آ (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان - اِس پودے پر زیادہ تر شوخ سُرخ رنگ کے پھُول آتے ہیں بلحاظ خوبصورتی یہ پھُول اِس قابل ہے کہ ہر ایک باغیچہ میں بویا جاوے ؞

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ ہنیری لگا کر - بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے - کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے - خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں بُہت ضروری ہے ؞

عام کیفیت - یہ پودا قد میں نو انچہ سے ۱۸ انچہ تک ہوتا ہے ؞

Hibiscus

(African Ketmia)

N. O. ... ... Malvaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جُونا۔	اف ری کن کٹ می آ(ا)، ہا ئی بِس کس (ل)،

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔ پھُول شوخ زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور مرکز ارغوانی ہوتا ہے*

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئیے خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے*

عام کیفیت۔ اگر کبھی کبھی اسے پتلی کھاد دیدی جاوے تو پھُولوں کا رنگ خُوب کھِلتا ہے*

Holly hock

(Holy hoke)

N. O. ... ... Malvaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُل خیرا	ہالی ہک (۱)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ

بیان۔ پھول گلابی رنگ کا بہت خوبصورت ہوتا ہے ✦

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ اس کی پنیری ہرگز نہیں لگانی چاہیئے جہاں مستقل طور پر پودے لگانے منظور ہوں وہیں بیج بونے واجب ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ڈھائی فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ پودوں کے گنجان ہو جانے سے خوبصورتی میں فرق آ جاتا ہے۔ خشک موسم میں دوسرے تیسرے آبپاشی اور دسویں بارھویں گُڈائی ضروری ہے ✦

عام کیفیت۔ اس کے بیج دیسی ادویات میں بھی استعمال کیئے جاتے ہیں ✦

Honesty

(Lunaria Biennis)

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	آنس ٹی (ل) لیونیریا بی آبائی ان نس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - بہت خوبصورت پودا ہوتا ہے - اس کی خشک پھلیاں گول اور چپٹی روپیہ کے برابر ہوتی ہیں - اور اس درجہ شفاف کہ وار پار نظر آتا ہے - یورپ میں انہیں موسم سرما میں گلدانوں وغیرہ میں سجاتے ہیں ۔

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر -
بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے - کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو انچ سے ۱۴ انچ تک رکھ سکتے ہیں - خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور سنکائی دسویں بارھویں ضرور ہونی چاہئے

عام کیفیت - پھلیوں کے خوشوں کی بڑی تجارت ہو سکتی ہے

Impatiens Sultani

(Touch-me-not or Zanzibar Balsam)

N. O. ... ... Geraniaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ٹچ می ناٹ یا زن زی بار بالسم (ل)
+	ام پے ٹی انس سلطانی (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا بہت خوشنما مضبوط اور جلد بڑھنے والوں میں سے ایک ہے اسکے پھول سرخ گلناری رنگ کے ہوتے ہیں اور ایک ایک شاخ پر اس افراط سے پھولتے ہیں کہ تمام پودا پھولوں سے لد جاتا ہے۔ اسپر لطف یہ ہے کہ کئی مہینوں تک پھول کھلتے رہتے ہیں

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ دس دس انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ کبھی کبھی پودے کی جڑ میں اگر پتلی کھاد دیدی جاوے تو یہ بہت مفید ثابت ہو گی ٭

Ipomopsis Elegans

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	آئی پو ماپ سس اے لے گینس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ پھولوں کا رنگ زرد۔ نارنجی یا سُرخ نارنجی ہوتا ہے ٭
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
گملوں میں اس کی کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور گوڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے ٭
عام کیفیت۔ پودے کا قد بالعموم قریب دو فٹ کے ہوتا ہے ٭

Jacobæa
(Senico Elegans)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	جے کوبیا۔ سے نی کو ایلی گنس (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس پودے کے پتے بالخصوص قابل دیکھنے کے ہوتے ہیں۔ اِس کے پھولوں کا رنگ شوخ ارغوانی اور سفید ہوتا ہے۔

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں پانچ پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں روز مرہ آبپاشی اور دسویں بارھویں گُڈائی لازمی ہے۔

عام کیفیت۔ پھول کھلنے سے دس بارہ دن پیشتر بہت ہلکی پتلی کھاد پودوں کی جڑوں میں دیدینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

Kaulfussia Ameloides

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کال فش یا اے می لائڈس (دل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ پودا پست قد گل ایسٹر کے پودے کی مانند ہوتا ہے۔ پھول شوخ نیلگوں۔ سرخ اور سیاہی مائل اودے رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گوڈائی آٹھویں دسویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ پھول کھلنے سے پہلے کسی قدر ہلکی پتلی کھاد جڑوں میں دینی بہت مفید ہوتی ہے +

Larkspur

N. O. ... ... Ranunoulaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	لارک سپر (لا)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط اکتوبر سے وسط دسمبر تک	مارچ سے مئی تک

بیان۔ بہت مشہور اور خوبصورت پھول ہے۔ اس کی اکہری اور دوہری اقسام دونوں ہوتی ہیں۔ دوہری اقسام کے پھول جسوقت کھلتے ہیں تو پودے پھولوں کی عجیب وغریب چھڑیاں نظر آنے لگتے ہیں۔ کسی کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔ کسی کا ارغوانی۔ کسی کا نیلا اور کسی کا سفید*

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے*

عام کیفیت۔ اس پھول کے تازہ ولایتی بیج اخیر اکتوبر میں بونے چاہئیں۔ البتہ ولایتی بیجوں کی فصلوں سے حاصل کئے ہوئے

بیج اخیر ستمبر اور شروع اکتوبر میں بو سکتے ہیں ڈل فی نم (Delphinium) بھی اسی پھول کی ایک قسم ہے ؛

Leptosiphon

N. O. ... ... Polemoniaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
؛	لپ ٹوسی فن

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے کے پھول زرد۔ ارغوانی اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں یہ گول کیاریوں میں کاشت کیلئے اچھا سمجھا جاتا ہے

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی دوسرے تیسرے اور نکائی دسویں بارھویں عین واجب ہے ؛

عام کیفیت پنیری کے ذریعہ یہ پودے اچھے نہیں ہوتے اسلئے بہتر یہ ہے کہ انہیں مستقل جگہ بوویں۔ کہنے پودے اندازہ کے مطابق چھانٹ سکتے ہیں

Limnanthes

N. O. ... ... Geraniaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
لائم نین تھس (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ یہ پودے کسی قدر بیلدار ہوتے ہیں۔کیاریوں اور مصنوعی پہاڑوں پر لگانے کے لیئے عین موزوں خیال کیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں عین واجب ہے +

عام کیفیت۔ پھول بالعموم زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ نیز ان میں بہت عمدہ خوشبو ہوتی ہے +

Linaria

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
لائی نے ریا (ا)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ یہ پودے چھ انچہ سے ڈیڑھ فٹ تک اُونچے ہوتے ہیں اور ان پر بہت خوش رنگ پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں پانچ پودے کافی ہیں۔کیاریوں میں پست قامت اقسام کا باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ اور بلند قامت کا ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ کبھی کبھی پودوں کی جڑوں میں تھوڑی سی پتلی کھاد بہت سے پانی میں ملا کر دیدینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے +

Linum

(Flax)

N. O. ... ... Linaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی السی	فلیکس (د) لائی نم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ پھول کئی رنگ کے نہایت شوخ اور خوش وضع ہوتے ہیں گملوں کی نسبت کیاریوں میں اسکی کاشت زیادہ موزوں خیال کیجاتی ہے

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ جہاں تک ہو سکے پنیری کے ذریعہ اس کی کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ مستقل جگہ بیج بونے چاہئیں۔ خواہ گملوں میں خواہ کیاریوں میں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گوڈائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے *

عام کیفیت۔ گملوں کی نسبت کیاریوں میں اس پھول کی کاشت زیادہ انسب خیال کی جاتی ہے *

Lupinus

(Lupin)

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	لیوپین (۱) لیوپای نس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے جون تک

بیان - اس پودے پر خوبصورت - نیلے - گلابی - سفید - اور زرد رنگ کے پھول آتے ہیں ؞

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - گو اس کی پنیری ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگا سکتے ہیں مگر اس طریق سے پودوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے - بہتر یہ ہے کہ جہاں اس کی کاشت مد نظر ہو وہیں بیج بوئے جاویں تاکہ پودوں کو اکھاڑنے کی ضرورت نہو مگر جہاں بیج بوئے جاویں وہاں سایہ قطعی نہیں ہونا چاہیئے - بالکل کھلی جگہ ہو تاکہ دھوپ خوب آسکے - بیجوں کو بونے سے پہلے اگر چھ گھنٹہ تک گرم پانی میں بھگو دیا جاوے تو بیج بہت جلد پھوٹ آتے ہیں - پانی ایسا گرم ہونا چاہئے جسمیں

ہاتھ سہولیت کے ساتھ دیا جا سکے۔ کیاریوں میں پودوں کا باہمی فاصلہ نو۹ نو۹ انچہ کافی ہے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ یا دُوسرے دن اور نکائی دسویں بارھویں ضرور ہونی چاہئے ✤
کیفیت۔ گملوں میں اِس پودے کی کاشت زیب نہیں دیتی ✤

Malope Grandiflora

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مے لوپ گرین ڈی فلورا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتُوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس پودے پر بڑے بڑے اکھرے گلناری اور سفید پھول آتے ہیں ✤
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ کافی ہے۔ گملوں میں اِس کی کاشت زیب نہیں دیتی۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ یا دُوسرے دن اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے
عام کیفیت۔ اِس پودے کا قد ڈیڑھ فٹ سے دو فٹ تک ہوتا ہے ✤

Marigold

Tagetes Erecta (African Marigold)
Tagetes Patula (French Marigold)
N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گیندا۔ ہزارہ	مے ری گولڈ (ٹے جی ٹس ای رک ٹا و ٹے جی ٹس پے ٹیولا (ل)
+	

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اگست سے اکتوبر تک نیز جون جولائی	مارچ سے مئی۔ و ستمبر اکتوبر۔

بیان۔ ہمارے گیندے یا ہزارہ کو انگریزی میں افریکن میری گولڈ کہتے ہیں۔ ولایتی گیندے کو جس کا پھول بہت چھوٹا اور کم شوخ ہوتا ہے۔ **فرنچ میری گولڈ** کہتے ہیں۔ ولایتی گیندے کی روز بروز ایک سے ایک نئی قسم نکلتی چلی آتی ہے۔ علاوہ تزئین باغ اور گلدستوں میں لگانے کے ترکاریوں میں مصالحہ کے طور پر بھی اس کے پھول استعمال کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے اور کیاریوں

میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے خشک
موسم میں آبپاشی روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +
علیم کیفیت۔ اس پودے کا قد ایک فٹ سے لیکر تین فٹ
تک ہوتا ہے +

Mathiola Bicornis

(Night scented stock)

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	نائٹ سینٹڈ سٹاک (۱) میتھی اولا بائی
+	کارنس (۱)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔	مارچ سے مئی تک۔

بیان۔ اس پودے پر نہایت خوبصورت اور خوشبودار پھول آتے
ہیں۔ پھولوں کا رنگ گلابی اور سوسنی ہوتا ہے +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ بہتر یہ ہے کہ اسکی پنیری ایک
جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ نہ لگائی جاوے۔ وجہ یہ ہے
کہ پودوں کے تنمیہ میں فرق آجاتا ہے۔ گملوں یا کیاریوں میں

جہاں پودے مستقل طور پر اگانے مدِ نظر ہوں وہیں بیج بونے چاہیئیں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی آٹھویں دسویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ اِس کے پھول گلدستوں میں بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور جس کمرہ میں اِس کے گلدستے رکھے جاتے ہیں وہ معطّر ہو جاتا ہے +

Mesembryanthemum Crystallinum

(Ice Plant)

N. O. ... ... Ficoideæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	آئیس پلینٹ (آ) می سم بری ان تھی مم کرس
+	ٹے لی نم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا بیل کی طرح اپنے چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ اِس کے پتّے گُداز ہوتے ہیں۔ اور شاخوں پر ایسا معلوم ہوتا

ہے کہ ولایتی مصری کے دلنے چھٹے ہوئے ہیں یا برف کی قلمیں جمی ہوئی ہیں۔ پھولوں کا رنگ بالعموم زرد گلابی اور سفید ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ اس پودے کی کاشت بالخصوص مصنوعی پہاڑوں پر کی جاتی ہے۔ سایہ کے نیچے یہ اچھی طرح سے نشوونما نہیں ہوتا بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک یا دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ یہ پودا زیادہ تر کھانے کی میزوں کی سجاوٹ کے مصرف میں آتا ہے +

Mignonette

(Reseda Odorata)

N. O. ... ... Resedaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مگنی اونٹ (فرانسیسی) ری سی ڈا اوڈورے ٹا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر سے دسمبر تک	مارچ سے ستمبر تک

بیان۔ اس پودے پر بہت خوبصورت پھول آتے ہیں اور انکی

خوشبو بھینی بھینی ہوتی ہے۔اہلِ یورپ اسے بہت پسند کرتے ہیں
طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ مگر اس کی پنیری ایک جگہہ
سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ نہیں لگانی چاہئے بلکہ جہاں مستقل طور
پر پودے لگانے منظور ہوں وہیں بیج بونے چاہئیں۔بارہ انچہ
کے ایک گملے میں صرف چھ پودے رہنے دیں۔اگر زیادہ ہوں
تو نکال دیں نکالے ہوئے پودے بھی اور جگہہ لگا سکتے ہیں مگر
اِن کے پھول رُتبے میں کمتر ہوتے ہیں) کیاریوں میں باہمی
فاصلہ چھ چھ انچہ کافی ہے۔خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور
نُلائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔جب پودے پر پھول آنے شروع ہوں تو انہیں
نوچ دینا چاہئے اور ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ پتلی کھاد پودوں
کی جڑوں میں دینا ضروری ہے۔غرضیکہ پھول آنے سے ایک
مہینہ تک جس قدر غنچے یا پھول نظر آویں نوچ دیئے جاویں۔
ایک مہینہ کے بعد ایسے عمدہ اور بھاری پھول آوینگے کہ دیکھنے
کے قابل ہونگے۔پتلی کھاد صرف ایک مہینہ تک جب تک کہ
ابتدائی پھول نوچتے رہیں دینی کافی ہے۔بعد میں اسکی چنداں
ضرورت باقی نہیں رہتی +

Memulus
(Monkey flower)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	منکی فلاور(ا)یمی میولس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک نیز ستمبر اکتوبر

بیان۔ بہت خوبصورت پھول ہوتا ہے۔ پھول کے وسط میں بعینہ ایک سرخ زبان ہوتی ہے اور جب پھول کثرت سے کھلتے ہیں تو اِن کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے +

طریق کاشت۔ چوڑی طشتریوں میں جن کے پیندوں میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور جنہیں عام طور پر مالی لوگ پرچ کہتے ہیں، بیج بونے چاہئیں۔ چونکہ بیج بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اِس لئے بونے سے پہلے کسی قدر موٹا ریت ان میں ملا لینا چاہئے۔ بدیں وجہ کہ طشتریوں کی سطح پر سہولیت سے چھڑکواں بوئے جا سکیں اور یہ سطح پر مناسب دوری پر گریں بیج بوئے جانے کے بعد پانی اوپر سے فوارے یا مشک کے ذریعہ

ہرگز نہیں دینا چاہئے۔ بلکہ طشتریوں کے پیندوں کو کسی پانی سے
بھری ہوئی ناند یا حوض میں نصف غرقاب کر دیں تاکہ پانی نیچے
سے اُوپر کو چڑھے جب دیکھیں کہ طشتریوں کی مٹّی تر ہو گئی ہے تو
اُنہیں پانی سے نکال لیں۔ اِس ترکیب سے اصل غرض یہہ
ہے کہ بہت ننھے ننھے بیج مٹّی میں زیادہ دب نہ جاویں۔ اگر اُوپر
سے مُشک یا فوّارہ سے پانی دیا جاویگا تو بیج بہت نیچے چلے
جاوینگے اور نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ پھُوٹ نہیں سکینگے۔ اندر ہی اندر گل
سڑ جاوینگے۔ نیچے سے پانی دینے سے یہ فائدہ مُتصوّر ہے کہ مٹّی
آخری تہ سے پانی سے تر ہو کر جمتی چلی جاتی ہے۔ جب اُوپر تری
پہنچتی ہے تو بیج اپنے ٹھکانے پر رہ جاتے ہیں۔ نیچے گڑ نہیں
جاتے۔ جب پودے دو دو انچہ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو اُنہیں
نکال کر چھوٹے چھوٹے گملوں میں دو دو چار چار کر کے لگا دیں۔
جب یہ ذرہ اور بڑے ہو جاویں تو اور بڑے گملوں میں تبدیل
کر دیں۔ تین تبدیلیوں کے بعد بارہ انچہ کے ایک گملے میں چار
پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں
ہونا چاہیئے۔ خُشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور نکائی دسویں
بارھویں لازمی ہے ✤

عام کیفیت۔ طشتریوں کی مٹّی میں بالُو ریت کا ایک جزو اشدّ
ضرورکی ہے۔ اسی پھُول کی ایک اور قسم ہوتی ہے جسے لاطینی

زبان میں می میولس ماس سچے ٹس Mimuls Moschatus
اور انگریزی میں مسک Musk کہتے ہیں۔ اس کے پھولوں میں
دل فزا خوشبو ہوتی ہے ÷

Myosotis

(Forget-me-not or Scorpion grass)

N. O. ... ... Boraginaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
×	فارگٹ می ناٹ یا سکارپی ان گراس (ا) مایوسوٹس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ بہت مشہور پودا ہے۔ اسکے پھول بہت شفاف۔ نیلے
رنگ کے ہوتے ہیں ÷

طریق کاشت۔ چونکہ یہ پودا نیم آبی شمار کیا جاتا ہے اسلئے
بہتر یہ ہے کہ گملوں یا طشتریوں میں بیج بوکر انہیں اسطرح
سے پانی کے بھرے ہوئے کونڈوں یا ناندوں میں رکھدیں

کہ طشتریاں ⅓ حصّہ ہر وقت پانی کے اندر رہیں۔ جب پنیری طیار ہو جاوے تو نکال کر گملوں یا کیاریوں میں لگا دیں۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچ سے کم نہیں ہونا چاہیے۔
خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارہویں لازمی ہے
عام کیفیت۔ اِس پودے کی ہر سال کئی نئی قسمیں نکل آتی ہیں۔ تفاوتِ باہمی پودے کی جسامت اور رنگ میں پایا جاتا ہے۔

Nasturtium
(Tropæolum Majus)
Indian Cress

N. O. ... ... Tropœolaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	انڈین کرس (ا) نس ٹرشن (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ مشہور پودا در حقیقت باغ کی بہار سمجھا جاتا ہے۔ جب وقت اِسکے زرد۔ سُرخ اور ارغوانی پھول کِھلتے ہیں تو تمام تختہ پھولوں

سے بچھا ہوا نظر آتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک بلند قامت اور ایک پست قامت۔یہ پودے خواہ گملوں میں ہوں یا کیاریوں میں بہت جلد پھیل جاتے ہیں۔پتوں کا ذائقہ چرپرا اور ترش ہوتا ہے۔اس کے بیجوں کی پھلیوں کا آچار ڈالا جاتا ہے اور یہ سرکہ میں بھی استعمال کی جاتی ہیں +

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ اگر بونے سے پہلے تین چار گھنٹہ بیجوں کو گرم پانی میں بھگو دیا جاوے تو بہتر ہے دیسی بیجوں کو ستمبر میں جب چاہیں بو سکتے ہیں مگر ولایتی بیجوں کو ماہ اکتوبر کے وسط سے پہلے نہیں بونا چاہیئے۔نیز گملوں یا کیاریوں میں زیادہ اور طاقت ور کھاد دینے کی ضرورت نہیں۔صرف پتوں اور بوسیدہ گوبر کی کھاد کافی ہوگی۔اس میں بالو ریت کا جزو لازمی ہے۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودے سے زیادہ نہ لگاویں اور کیاریوں میں بھی باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گڈائی دسویں بارھویں اشتد ضروری ہے +

عام کیفیت۔اگر اس پودے کی غور و پرداخت رکھی جاوے تو جون تک پھولتا رہتا ہے۔گھاس کے نیچے اسکے پودے دبے ہوئے سال بھر قائم رہتے ہیں اور گرے ہوئے بیج اپنے موسم میں

خود بخود پھوٹ آتے ہیں۔ ان پودوں کو بھی کام میں لا سکتے ہیں*

Nemophila
(Californian Blue Bell)
or
(Love grove of North America)

H. O. ... ... Hydrophyllaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کے لی فورنی ان بلیو بل۔ لو گرو وآف نارتھ
+	امے ری کا (۱)، نی مو فائی لا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا زیادہ تر کیاریوں کے کنارے کنارے یا لہریہ دار کیاریوں میں لگایا جاتا ہے۔ گملوں میں اس کی کاشت کم کی جاتی ہے۔ پھول صاف نیلے رنگ کے ہوتے ہیں*

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ اس کی پنیری ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ نہیں لگانی چاہیئے بلکہ مستقل جگہ بیج بو کر گھنے پودے اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ رہ جاوے۔ بارہ انچہ کے ایک

گملے میں تین پودے کافی ہونگے۔ خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن آبپاشی اور بارھویں پندرھویں نکائی لازمی ہے +

عام کیفیت۔ جب تک خاصی ٹھنڈ نہ پڑنے لگ جاوے اور دھوپ کی تیزی کم نہ ہو جاوے۔ اِس پودے کے بیج نہیں بونے چاہئیں +

Nycterinia Selaginoides

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
×	نائک ٹی رنی آسی ے جی نائڈس (دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس پودے پرستاروں کی مانند گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچ کے ایک گملے میں چھ سات پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں اشد ضروری ہے

عام کیفیت۔ یہ پودا قد میں قریب ایک فٹ کے ہوتا ہے +

Nicotiana Affinis
(Scented Tobacco)

N. O. ... ... Solanaeeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مشک - تمباکو	سینٹڈ ٹوبےکو (ا) نائی کوٹی آنا ایفی نس (ل)

موسم کاشت.

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - یہ تمباکو محض باغ کی خوبصورتی اور خوشبو کے لئے بویا جاتا ہے۔ اس کے پھول بڑے بڑے نہایت خوشنما سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی خوشبو کا یہ حال ہے کہ ایک چھوٹی سی کیاری تمام باغ کو معطر کر دیتی ہے ۔

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - پنیری لگا کر ۔

بارہ انچ کے گملے میں دو پودے کافی ہیں - کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے - خشک موسم میں آبپاشی دوسرے - تیسرے اور تکانی بارھویں پندرھویں اشد ضروری ہے

عام کیفیت - سوداگران تخم کی فہرستوں میں اس تمباکو کی کئی اور بھی قسمیں پائی جاتی ہیں ۔

Œnothera.

(Evening Primrose)

N. O. ... ... Onagraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ایوننگ پرم روز(ا) ای نوتھی را (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے ستمبر تک

بیان۔ اِس پودے کا قد چھ انچہ سے لیکر تین فٹ تک ہوتا ہے۔ اِسکے پھولوں کے رنگ کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ بالعموم سفید۔ گلناری یا زرد رنگ کے پھول کھلتے ہیں اور شام کے وقت اِن پر عجیب بہار ہوتی ہے۔ پھولوں سے نہایت دلفزا خوشبو نکلتی ہے جس سے باغ مہک جاتا ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

گملوں میں صرف پست قامت اقسام کی کاشت کرنی چاہئیے بارہ انچہ کے ایک گملے میں چار پانچ پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں پست قد اقسام کا باہمی فاصلہ چھہ چھہ انچہ اور بلند قامت کا ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ

اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ سوداگران تخم کی فہرستوں میں اس پھول کی کئی اقسام ایک سے ایک بڑھکر پائی جاتی ہیں۔ ترکیب مندرجہ بالا سے سب کی کاشت بآسانی کی جا سکتی ہے +

Oxalis rosea

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	اوگزے لس روزی آ

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک نیز ستمبر و اکتوبر

بیان۔ اس پودے پر بکثرت شوخ گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین چار پودے کافی ہونگے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئیے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں اشد ضروری ہے +

عام کیفیت۔ اس پودے کی زرد قسم کی بالضرور کاشت کرنی چاہئیے۔ مصنوعی پہاڑوں پر موسمِ بہار میں بسنت کھل جاتا ہے۔ اس کی

سفید قسم بھی خوبصورت ہوتی ہے +

Pansy

Viola Tricolor

Butterfly flower Heartsease

N. O. ... ... Viciacea

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
×	پینسی۔ بٹرفلائی فلاور۔ ہارٹس ایز (یا وایولا ٹرائی کلر دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پھول کی اقسام سوداگران تخم کی فہرستوں میں بیسیوں پائی جاتی ہیں۔ باینہمہ ہر سال دس بارہ اور نئی نکل آتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ پھول ہر ایک ملک میں ہر دلعزیز ہو گیا ہے۔ سکاٹ لینڈ۔ جرمن اور فرانس کے کاریگر بالخصوص شب و روز اس کے رنگ اور وضع کو ترقی دینے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ انہیں اس کام میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں تمام اقسام کی کاشت بدرجۂ کمال کی جا سکتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔ بیج بوکر پانی دینے
کے بعد گملوں کے اُوپر شیشے کے چوکھٹے یا اُتنے ہی چوڑے دُوسرے
گملے ٹوپی کی طرح ڈھک دیتے ہیں تاکہ بیج جلد پھوٹ آویں۔
پانی دینے کے وقت گملے اُوپر سے ہٹا دیتے ہیں۔ پانی دیکر پھر
رکھدیتے ہیں مگر یہ امر لازمی نہیں ہے۔ جب پودے دو تین
انچ اُونچے ہو جاویں اُنہیں اُکھاڑ کر چھوٹے چھوٹے گملوں میں
دو دو تین تین لگا دیں۔ جب یہ اچھی طرح سے جڑیں پکڑ جاویں
اور کچھ بڑھنے لگیں تو تیسرے چوتھے انہیں بہت ہلکی پتلی کھاد
دیدینی چاہیئے۔ خاص اس پودے کے لئے تازہ گائے کے گوبر کو
پانی میں خوب گھول کر اور اُسے نتار کر پودوں کی جڑوں میں دینا
بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب پودے خوب تناور ہو جاویں تو
اُنہیں بڑے گملوں میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ آٹھ انچ کے ایک
گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچ
سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ بڑے گملوں میں کیاریوں میں تبدیلی
کرنے کے بعد جب تک کہ پھول نہ کھلنے لگیں تیسرے چوتھے
تازہ گائے کے گوبر کی ہلکی کھاد جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے دیدینا
ضروری ہے۔ جب پھول کھلنے لگیں اُس وقت پتلی کھاد قطعی
بند کر دیں۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں
بارھویں لازمی ہے۔

عام کیفیت۔ ولایتی بیجوں کی فصل سے بیج حاصل کر کے احتیاط سے رکھ چھوڑنے چاہئیں۔ دُوسرے سال انہیں ماہ ستمبر میں بو دیں۔ ولایتی بیجوں کی فصل سے پہلے ان کی فصل طیّار ہو جاتی ہے ✣

Papaver
(Poppy)

N. O. ... ... Papaveraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُل لالہ	پاپی (ا) پے پے ور دل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ عام پوست کے پھُول کو گُل لالہ کہتے ہیں مگر اہلِ یورپ نے اِس مشہور پھُول کی بیسیوں ایک سے ایک بالا اقسام اِیجاد کر دی ہیں انہیں دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ایک اکہری دُوسری دوہری۔ دونوں قابلِ تعریف ہیں ✣

طرِیق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ اسے پنیری کے ذریعہ کاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جہاں پھُول لگانے مدّ نظر ہوں وہیں بیج

بو دیں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچہ سے کم نہیں ہونا
چاہیئے۔چھانٹے ہوئے پودے بھی کہیں کہیں لگا سکتے ہیں اور
یہ بھی پھول دیجاتے ہیں۔خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ
اور گرمی میں دسویں بارھویں بہت ضروری ہے ٭
عام کیفیت۔چونکہ اس کے بیجوں کو جہاں تک ہو سکتا ہے
چیونٹیاں نہیں چھوڑتیں۔اس لئے اگر بیج گملوں میں بوئے
جاویں تو انہیں پانی کی طشتریوں میں رکھنا چاہیئے۔کیاریوں کو
پانی سے کسی قدر تر رکھ سکتے ہیں ٭

Penstemon

(Beard Tongue)

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	بے اَرڈ ٹنگ (ڈ) پن سٹی من (ل)

موسمِ کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔یہ پھول گُل گلا کسی آنا کی مانند ہوتا ہے۔اور اس پر

نیلے۔ گلابی اور گلناری داغ ہوتے ہیں۔
طریق کاشت ۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں
میں باہمی فاصلہ ۹۔ ۹۔ انچ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔
خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں
بہت ضروری ہے۔
عام کیفیت ۔ یہ پھول اگر غور و پرداخت رکھی جاوے تو تمام
موسم گرما و برسات میں کھلتے رہتے ہیں۔

Petunia

N. O. ... ... Solanaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	پی ٹیونی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر	مارچ سے جون تک۔ نیز ستمبر۔ اکتوبر

بیان ۔ اس پھول کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اکہری اور دوہری۔
دوہری اقسام نہایت شاندار اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ پھولوں کا
رنگ سفید۔ گلابی اور سرخ ہوتا ہے۔ کوئی فرحت باغ اس سے

خالی نہیں ہونا چاہیئے۔
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ پنیری لگاکر۔ تازہ ولایتی بیجوں
کی پنیری طیار کرنا کسی قدر مشکل کام ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گملوں
کو بھر کر اُن کی سطح عین ہموار اور صاف کردیں تاکہ مٹی کی ڈلیاں
نام کو بھی باقی نہ رہ جاویں۔ پھر فوارے سے پانی دیدیں تاکہ مٹی
تر ہو جاوے۔ دوسرے دن بیج بوکر پانی ہرگز نہ دیں۔ گملے کے
اُوپر ایک شیشہ ڈھک دیں تاکہ سطح کی حرارت یکساں رہے۔
شیشہ کے اُوپر رُوشنی کو روکنے کے لئے اگر کاغذ بھی رکھدیا جاوے
تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کاغذ کو اُڑنے سے بچانے کے لئے کچھ وزن
رکھ سکتے ہیں۔ جسوقت دیکھیں کہ بیج پھوٹ آئے ہیں فی الفور شیشہ
اور کاغذ دُور کردیں اور گملوں کو کشادہ جگہ رکھدیں تاکہ سایہ نہ پڑے
ولایتی بیجوں کی فصل سے حاصل کئے ہوئے بیجوں کی کاشت میں
ہرگز اِس قدر تردد نہیں کرنا پڑتا۔ اُن کا تو یہ حال دیکھا گیا ہے
کہ بیج ہوا سے کیاریوں میں جھڑ کر گر پڑتے ہیں۔ دُوسرے سال
اُنہیں کیاریوں کو صاف کرکے مالی گوڑ دیتے ہیں۔ اور پانی دیدیتے
ہیں خود بخود پودے پھُوٹ آتے ہیں۔ تاہم اِس قسم کے بیجوں کی
پنیری طیار کرکے جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ بارہ انچہ کے ایک
گملے میں ایک پودا کافی ہے کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک
فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ

اور گُنکائی دسویں بارھویں لازمی ہے ✤

عام کیفیت۔ اگر موسم گرما میں سایہ اور پانی کی کمی نہو تو پھول برابر موسم برسات کے وسط تک کھلتے رہتے ہیں ✤

Phlox Drummondii

(Phlox)

N. O. ... ... Polemoniaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	فلاکس (ا) فلاکس ڈرمنڈی (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پھول کی خوبصورتی۔ عمدگی رنگ اور نزاکت کی جس قدر تعریف کی جاوے تھوڑی ہے۔ اس کا لطف کیاریوں میں دیکھنے کے قابل ہوتا ہے جہاں اس کا تختہ کھلا ہوا ہو۔ رنگ کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ سفید۔ گلابی۔ گلناری۔ سیاہی مائل سُرخ وغیرہ وغیرہ۔ وسط میں ایک دائرہ ہوتا ہے جس سے آفتاب کی شعاعوں کی مانند چاروں طرف باریک خط بر آمد ہوتے ہیں ✤

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں چار پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو ۹ نو ۹ انچہ سے کم نہیں ہونا
چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ انتہا دوسرے
تیسرے دن اور گڈائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے
سایہ میں اس کی کاشت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے +
عام کیفیت۔ اس پھول کی ایک دوہری قسم بھی نکل آئی
ہے۔ اس کا پھول دیر تک قائم رہتا ہے +

Picotee

N. O. ... ... Caryophyllaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	پی کوٹی (۱)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پھول بہت کچھ گل کارنیشن کی وضع کا ہوتا ہے
طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو گل کارنیشن کے بارہ میں لکھا گیا ہے
عام کیفیت۔ اس پھول کی دوہری اقسام بھی سوداگران تخم

کی فہرستوں میں پائی جاتی ہیں +

Platystemon

N. O. ... ... Papaveraceæ

یہ پھول اقسام گل لالہ میں سے ایک ہے۔ لہذا نام۔ موسم کاشت۔ طریق کاشت وغیرہ سب وہی ہیں جو گل لالہ کے باب میں لکھے گئے ہیں +

Polygonum

N. O. ... ... Polygonaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	پولی گونم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا جسوقت اچھی طرح سے پھولتا ہے تو پھولوں کا ایک جھاڑ معلوم ہوتا ہے۔ پتّا مشکل سے نظر آتا ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں

باہمی فاصلہ تین تین فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ چونکہ اِس پودے کی شاخیں بیلوں کی طرح پھیل جاتی ہیں اِس لئے خوبصورت ستونوں پر انہیں چڑھا دیتے ہیں +

Primula

Primrose

N. O. ... ... Primulaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	پرم روز (ا) پریمیولا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔ نومبر	اگست۔ ستمبر

بیان۔ یہ پھول نہایت مشہور ہے اور اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ہر مُلک میں یکساں ہر دل عزیز ہے۔ اِس کی کاشت میں خاص توجہ اور دائمی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گو پہاڑوں پر یہ پُوری بہار دیتا ہے مگر میدانوں میں بھی اکثر پھُولتا ہے +

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں اسکی کاشت فضول ہے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور لگائی بارھویں پندرھویں اشد ضروری ہے +
عام کیفیت۔ اگر پہاڑوں میں اگست ستمبر میں بیج بوئے جاویں اور پودوں کو موسم سرما میں شیشہ کے چوکھٹوں کے ذریعہ سردی سے بچا لیا جاوے تو موسم بہار میں پھول کھلنے شروع ہو جاتے ہیں +

Pyrethrum

Golden feather or Feverfew

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	گولڈن فیدر۔ فی ورفیو (ا) پائری تھرم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے کے پھول بھی بہت خوبصورت آتے ہیں مگر اس کے پتے زیادہ خوش نما ہوتے ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر -
(بیج بہت بیقاعدہ طور پر دیر میں پھوٹتے ہیں)
بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین چار پودے کافی ہیں
کیاریوں میں باہمی فاصلہ چار چار انچہ سے کم نہیں ہونا
چاہیئے - خشک موسم میں آبپاشی روزمرّہ - نکائی دسویں
بارھویں اور پتّوں کو بارھویں پندرھویں چھانٹ دینا
اشد ضروری ہے +
عام کیفیت - سایہ میں ہرگز اسکی کاشت نہیں کرنی چاہیئے -
سوداگران تخم کی فہرستوں میں اس پودے کی کئی قسمیں
پائی جاتی ہیں +

Ranunculus asiaticus

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
رے نن کیولس ایشی آٹکس	

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان - یہ خوبصورت پھول کئی قسم کے رنگوں سے ملبوس ہوتے
ہیں اسکی دوہری اور نیم دوہری اقسام بہت خوشنما

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں چار پانچ پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں اس کی کاشت موزوں نہیں ہوتی۔ خشک
موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں اشد
ضروری ہے ÷

عام کیفیت۔ چونکہ اس پودے کا قد بہت پست ہوتا ہے
اس لیئے گملوں کو نمایاں جگہہ رکھنا چاہیئے تاکہ یہ اپنی پوری
بہار دے سکیں ÷

Rhodanthe

N. O. ... ... Compositae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	رہوڈین تھی (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے پر گلناری۔ ارغوانی اور بہت صاف
شفاف سفید رنگ کے پھول کھلتے ہیں اور دیر تک قائم
رہتے ہیں۔ پودے کا قد بالعموم ایک فٹ کے قریب ہوتا ہے

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں چار پانچ پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ اِس پھول کی کاشت ہرگز سایہ کے اندر نہیں کرنی چاہیئے۔ بالکل کھلی جگہہ ہونی چاہیئے جہاں دھوپ اچھی طرح سے آتی ہو +

Romneya

The White Californian Perennial Poppy

N. O. ... ... Papaveraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گلِ لالہ (سفید)	وہائیٹ کے لی فورنی ان پی ری نی ال پاپی
+	(۱) روم نے آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ پودا قد میں دو فٹ سے چار فٹ تک ہوتا ہے۔

اسپر سفید رنگ کے پھول آتے ہیں اور یہ بہت عرصہ تک قائم رہتے ہیں ✣

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ گملوں میں اس کی کاشت موزوں نہیں خیال کی جاتی۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گوڈائی دسویں بارھویں اشد ضروری ہے ✣

عام کیفیت۔ اس کے بیج بعض اوقات بہت دیر میں پھوٹتے ہیں اسلیئے جلد مایوس نہیں ہونا چاہیئے ✣

Salpiglossis

Tube tongue

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	ٹیوب ٹنگ (ا) سال پی گلاسس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے پر نہایت خوش نما اور مختلف رنگوں

کے پھول کھلتے ہیں۔ مارچ سے کھلنے شروع ہوتے ہیں۔ شروع موسم برسات تک برابر کھلتے رہتے ہیں *

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گوڈائی آٹھویں دسویں لازمی ہے *

عام کیفیت۔ پودوں کا قد بالعموم قریب دو فٹ کے ہوتا ہے

Salvia

Flowering Sage

N. O. ... ... Labiatæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	فلاورنگ سیج (ا) سپل وی آر (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ - اپریل

بیان۔ یہ پودا دو ڈھائی فٹ تک قد میں ہو جاتا ہے۔ بارہ مہینہ برابر ہرا رہتا ہے۔ اور اگر اس کی اچھی طرح سے

غور و پرداخت کی جاوے تو قریب قریب سارے سال پھولتا رہتا ہے۔ بعض کے پھول آسمانی لاجوردی اور بعض کے سُرخ عقیق رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔

بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور نکائی دسویں بارھویں اشد ضروری ہے +

عام کیفیت۔ سوداگرانِ تخم کی فہرستوں میں اسکی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ بعض اس درجہ پھولنے والی ہیں کہ ایک ایک پودے پر دو دوسو پھولوں کے گچھّے شمار کئے جاتے ہیں +

Sanvitalia

N. O. ... ... Compositæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	اسین وی ٹے لی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اگست سے اکتوبر تک	مارچ - اپریل

بیان۔ کیاریوں کے کناروں پر لگانے کے لئے یہ پودا عین

موزوں خیال کیا جاتا ہے۔اس کے پھول شوخ بسنتی رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
بارہ انچہ کے ایک گملے میں تین چار پودے کافی ہیں۔
کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئیے
خشک موسم میں آبپاشی روز مرّہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

Saponaria

Calabrian Soap Wort or Bouncing Bet

N. O. ... ... Caryophyllaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کے لے بری ان سوپ ورٹ یا باؤنسنگ
+	بٹ (ا) سے پونے ری آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان اس پودے پر ستاروں کی مانند اسقدر سفید اور گلابی پھول

آتے ہیں کہ پودے بالکل پھولوں سے لدے ہوئے معلوم ہوتے ہیں +
طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر - گملوں میں اسکی
کاشت موزوں خیال نہیں کی جاتی - کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک
ایک فٹ کافی ہے - خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور گڈائی
دسویں بارھویں اشد ضروری ہے +
عام کیفیت - کیاریوں کے کنارے لگانے کے لئے بھی
یہ پودا بہت عمدہ شمار کیا جاتا ہے +

Scabiosa

(Mourning bride)
(Pincushion flower)
(Devil's bit)

N. O. ... ... Dipsacaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مورننگ برائیڈ یا پن کشن فلاور یا
+	ڈیولس بٹ (اسکیبی اوسا ڈل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر - اکتوبر	اگست - ستمبر

بیان - بہت عمدہ مختلف رنگ کے پھول ہوتے ہیں - اسکی

دوہری اقسام زیادہ پسند کی جاتی ہیں ÷

طریق کاشت ۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ گملوں میں اسکی کاشت موزوں خیال نہیں کیجاتی۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ پندرہ انچہ سے اٹھارہ انچہ تک رکھ سکتے ہیں۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گُڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے ÷

عام کیفیت ۔ اس پودے کا قد بالعموم دو فٹ سے تین فٹ تک ہوتا ہے ÷

Silene

Campion

Catchfly

N. O. ... ... **Caryophyllaceæ**

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
+		کیمپی ان یا کیچ فلائی (ا) سی لین (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں		پہاڑوں میں
اکتوبر		مارچ سے جون تک

بیان ۔ اس پودے پر بہت خوش نما سفید اور گلابی رنگ

کے پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ اس کی پنیری نہیں لگانی چاہئے۔ بلکہ مستقل جگہہ بیج بونے چاہئیں۔ بارہ انچ کے ایک گملے میں تین پودوں سے زیادہ نہ رہنے دیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچ کافی ہے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت

Schizanthus

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	سکی زن تھس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس پودے پر بہت خوبصورت سوسنی۔ ارغوانی۔ گلابی اور سفید تتلیوں کی مانند پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔ بارہ انچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور

نکائی آٹھویں دسویں ضروری ہے +
عام کیفیت۔ اِس پودے کا قد بالعموم ڈیڑھ فٹ تک ہوتا ہے +

Sphenogyne Speciosa

انگریزی یالاطینی نام	ہندوستانی نام
سفی نوگائن سپی کی اوزا (دل)	x

موسمِ کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ اِس پودے پر نہایت خوبصورت اکھرے زرد پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔ بارہ اِنچ کے ایک گملے میں تین پودے کافی ہونگے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو اِنچ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +
عام کیفیت۔ اِس پودے کا قد بالعموم ایک فٹ تک ہوتا ہے +

Solanum

Nightshade

N. O. ... ... Solanaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	نائٹ شیڈ (۹) سولےنم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
وسط اپریل سے اخیر جون تک	اپریل - مئی

بیان۔ اس پودے کی کاشت بالخصوص اسکے خوبصورت پتوں اور رنگ برنگ کے پھلوں کے لئے کی جاتی ہے۔ گلدستوں میں لگانے اور میزوں وغیرہ کے سجانے کے لئے اسکے پھل نہایت موزوں ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پھلوں کے رنگ مُختلف ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ کسی گملے یا طشتری میں بیج بو کر پنیری طیار کرنی چاہیئے۔ جب یہ دو تین انچ اونچی ہو جاوے تو اُکھاڑ کر گملوں اور کیاریوں میں لگا سکتے ہیں۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ خشک موسم میں آبپاشی تیسرے چوتھے اور [illegible]

دسویں بارھویں اشد ضروری ہے +

عام کیفیت - اگر بڑے بڑے پھل حاصل کرنے ہوں تو ایک شاخ پر تین چار پھل چھوڑدیں باقی نوچ ڈالیں زیادہ پانی اس کے حق میں مُضر ثابت ہوتا ہے +

Statice (Syn. Taxanthema)

Sea Lavender

N. O. ... ... Plumbaginaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سی لونڈر(ا) سٹےٹس یا ٹیکزن تھی ما (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - اس پودے کی کاشت زیادہ تر اسکے خوبصورت پتوں اور پھولوں کی کلغیوں کے لئے کی جاتی ہے - پھولوں کی کلغیاں مختلف رنگوں اور وضع قطع کی ہوتی ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر - بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے - کیاریوں میں باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے - خشک موسم میں

آبپاشی روز مرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے +
عام کیفیت۔اس پودے کا قد بالعموم ۱۸ انچہ سے لیکر ۲۴ انچہ تک ہوتا ہے +

Stock

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سٹاک (ک)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔اعلٰے درجہ کے خوشنما اور خوشبودار پھولوں میں سے ایک ہے۔اس کی دوہری اقسام نہایت پسند کی جاتی ہیں۔پھولوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔اور ہر ایک کی خوبصورتی کی جسقدر تعریف کی جاوے کم ہے +
طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ۔گو اسے پنیری کے ذریعہ کاشت کرتے ہیں مگر انسب یہ ہے کہ جہاں مستقل طور پر پودے لگانے مدنظر ہوں وہاں بیج بوئے جاویں۔پنیری کے ذریعہ کاشت میں پودے پورے طور پر نشو و نما نہیں ہوتے۔بارہ انچہ کے ایک

گملے میں ایک پودا کافی ہے۔کیاریوں میں باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ اگر آیندہ فصل کے لیئے بیج حاصل کرنے منظور ہوں تو اُن پودوں سے لینے چاہیئں جنہیں گملوں میں لگایا گیا تھا کیاریوں کے پودوں کے بیج آیندہ سال عمدہ پودے پیدا نہیں کرتے +

Streptocarpus
(Cape Primrose)

N. O. ... ... Gesneraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کیپ پرم روز (ا) سٹرپ ٹو کارپس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
جنوری ۔ تا ۔ جولائی	جنوری ۔ تا ۔ جولائی

بیان۔اِس پودے کی اگر غور و پرداخت برابر رکھی جاوے تو یہ دیر تک قائم رہتا ہے۔اور پھول دیتا رہتا ہے۔پھول بہت خوبصورت اور خوش رنگ ہوتے ہیں۔اِس کے پتے بھی نہایت خوشنما ہوتے ہیں اِسلئے گلدستوں وغیرہ میں لگائے جاسکتے ہیں +

طریق کاشت - بجنسہ وہی ہے جو گُل گلاکزی نی آ کے بارہ میں لکھا گیا ہے +

Tydæa

N. O. ... ... Gesneraceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ٹاڈی آ (ل)

بیان - اِس پودے پر نہایت شوخ اور خوش رنگ پھول بڑی افراط سے آتے ہیں +

موسم کاشت اور طریق کاشت - بجنسہ وہی ہے - جو گُل گلاکزی نی آ کے بارہ میں لکھا گیا ہے +

Verbena
(Vervain)

N. O. ... ... Verbenaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	وروین (ا) وربی نا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اعلےٰ درجہ کے خوش نما اور خوش رنگ پھولوں میں سے ایک ہے۔ پودے بہت جلد پودینہ کی طرح پھیل جاتے ہیں + اور اُن پر اِس کثرت سے پھول آتے ہیں کہ کیاریوں کے تختے بالکل پھولوں کے تختے بن جاتے ہیں۔ ہر سال اِس پھول کی ایک سے ایک نئی قسمیں نکلتی چلی آتی ہیں۔ ہر ایک فرحت باغ میں اِس پھول کی کاشت لازمی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر نیز دابہ کے ذریعہ یعنی شاخوں کی گانٹھوں کو جہاں سے پتے پھوٹتے ہیں مٹی میں پودینہ کی طرح ذرہ دبانے سے وہیں جڑیں پھوٹ آتی ہیں اور نئے پودے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اکثر اصحاب درخت نیم کی سیکھوں

سے پتے جُدا کر کے اِس پودے کی شاخوں کی گانٹھیں داب دیتے ہیں۔ بہت جلد جڑیں پھُوٹ آتی ہیں۔ اِس ترکیب سے ایک تو پودے پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ دُوسرے گانٹھیں خُوب دبی رہتی ہیں ادبھرنے نہیں پاتیں۔ نیم کی سینکھوں کو بشکل ∩ جُھکا کر زمین یا گملے میں دابا جاتا ہے۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں کیاریوں میں باہمی فاصلہ نو نو انچہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ خشک موسم میں اگر گملوں میں پودے ہوں تو آبپاشی روز مرہ۔ اگر کیاریوں میں ہوں تو تیسرے چوتھے مگر نکائی دسویں بارھویں اشدّ ضرُوری ہے ؛

عام کیفیت۔ اگر اِس پودے کی برابر غور و پرداخت رکھی جاوے تو قریب قریب سارے سال پھُول دیتا رہتا ہے ؛

Veronica

(Speedwell or Cancerwort)

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سپیڈول یا کین سرورٹ (وی رونی کا)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ نہایت خوبصورت اور خوش رنگ پھول ہوتے ہیں +

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔
بارہ انچ کے ایک گملے میں ایک پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئیے خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور گڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ یہ زیادہ تر کیاریوں کے کنارے کنارے بغرض آرائش لگایا جاتا ہے +

Virginian Stock

Malcolmia Maritima

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	ورجی نی ان سٹاک (یا) میل کومیا میری ٹائما (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ پھول بہت خوبصورت۔ زرد۔ سفید اور شوخ سرخ رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر۔ بارہ انچ کے ایک گملے میں پانچ چھ پودے کافی ہیں + کیاریوں میں باہمی فاصلہ چھ چھ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئیے۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور منکائی آٹھویں دسویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ یہ پودا کیاریوں میں کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسپر کثرت سے پھول آتے ہیں۔ جب پودے پھولوں سے لدے ہوئے ہوتے ہیں تو کیاری کا تختہ عجب بہار دیتا ہے +

Waitzia

N. O. ... ... Compositae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ویٹ زی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - اِس پر بالعموم شوخ بسنتی رنگ کے پھول کھلتے ہیں اور دیر تک قائم رہتے ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر - بارہ انچ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں - کیاریوں میں باہمی فاصلہ ۹-۹ انچ سے کم نہیں ہونا چاہئے - خشک موسم میں آبپاشی روزمرّہ اور گُڈائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت - اِس پودے کا قد ایک فٹ سے لے کر دو فٹ تک ہوتا ہے +

Wallflower

(Cheiranthus Cheiri)

N. O. ... ... Cruciferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کرن پھول	وال فلاور (۱) چے رن تھس چیری (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
ستمبر اکتوبر	مارچ سے مئی تک ۔ نیز ستمبر اکتوبر ۔

بیان ۔ اس خوبصورت پھول کی اکہری اور دوہری دونوں اقسام ہوتی ہیں ۔ بعض اقسام میدانوں میں پہلے سال پھول نہیں دیتیں ۔ اکہری اقسام اکثر پہلے ہی سال پھول جاتی ہیں ۔ کیاریوں میں صرف اکہری بھوری اقسام کی کاشت کرنی چاہیئے ÷

طریق کاشت ۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر ۔

بارہ انچ کے ایک گملے میں دو تین پودے کافی ہیں ۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ۹-۹ انچ سے کم نہیں ہونا چاہیئے ۔ خشک موسم میں آبپاشی روزمرہ اور نکائی دسویں بارھویں لازمی ہے ÷

عام کیفیت ۔ اگر اس پودے کی برابر غور و پرداخت کی جاوے تو ماہ مئی کے اخیر تک پھول دیتا رہتا ہے ÷

Whitlavia

N. O. ... ... Hydrophyllaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	وہٹ لے وی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان ۔ اس پودے پر لاجوردی اور سفید رنگ کے پھول گھنٹوں کی مانند آتے ہیں ؎

طریق کاشت ۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگا کر ۔
گملوں میں اس کی کاشت موزوں خیال نہیں کی جاتی کیاریوں میں باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچ سے کم نہیں ہونا چاہیئے ۔ خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور سرما میں دسویں بارھویں لازمی ہے ؎

عام کیفیت ۔ اس پودے کا قد بالعموم ڈیڑھ فٹ تک ہوتا ہے ؎

Wigandia

N. O. ... ... Hydrophyllaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	(وائی گین ڈی آ)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان: یہ پودا پہاڑوں میں ایک مرتبہ لگا لگایا ہوا مدت دراز تک بہار دیتا ہے۔ میدانوں میں اس کی کاشت محض سرمائی پھولوں کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ اس کے پتوں کی خوبصورتی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔ بارہ انچ کے ایک گملے میں پودا کافی ہے۔ کیاریوں میں باہمی فاصلہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور صفائی دسویں بارھویں لازمی ہے +

عام کیفیت۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پتے گملوں میں لگائے جاسکتے ہیں +

CLIMBERS

Ampelopsis

(Virginian Creeper)

N. O. ... ... Ampelideae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	ورجی نی ان کری پر (یا) ام پی لاپ سس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - ممالک یورپ میں یہ بیل نہایت مشہور ہے۔ ہمارے پہاڑوں میں یہ اکثر دیواروں اور پشتوں پر چڑھا دی جاتی ہے۔ خوب بہار دیتی ہے ؎

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - جہاں بیل لگائی ہو وہیں بیج

بو دیں۔ کمزور پودوں کو نکال دیں۔ باقی صحت ور پودے خود بخود
پھیل جاوینگے۔ جب کبھی ان کے گرد خار و خس زیادہ ہو جاوے تو
گڑائی کرا دینی چاہئے۔ اور خشک موسم میں حسب ضرورت پانی دلوا
دینا مناسب ہے تاکہ بیلیں تمازتِ آفتاب سے جھلس نہ جاویں
پہاڑوں پر اس جانب توجہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔
عام کیفیت۔ یہ بیل جفاکش اور سخت جان ہے۔ سردی گرمی
کو یکایک خاطر میں نہیں لاتی ؎

Antigonon
(Mountain Rose of the West Indies)
or
(The Sandwich Island Creepeer)

N. O. ... ... Polygonaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ماؤن ٹین روز آف دی ویسٹ انڈیز۔ دی سینڈ
+	وچ آئی لینڈ کریپر (ا) ان ٹی گونن (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
موسم برسات	موسم برسات

بیان۔ پھول بہت خوبصورت گلابی اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ بیج مستقل جگہ بونے چاہئیں۔ خاروخس زیادہ ہو جانے کی صورت میں نکائی کرا دینی چاہیئے اور حسب ضرورت پانی دلوا دینا کافی ہے۔ زیادہ تردد کرنا فضول ہے +

عام کیفیت۔ یہ بیل اس ملک کے ہر ایک حصہ میں بآسانی تمام اقامت گزیں ہو جاتی ہے +

Bigonia

(The Trumpet flower)

N. O. ... ... Bignoniaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سون	ٹرمپٹ فلاور (۱) بائی گونی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ بیل بارہ مہینہ برابر ہری رہتی ہے۔ پھول بالعموم زرد رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ حسب ضرورت پانی دیدینا اور نکائی کرا دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ جس زمین میں یہ بیل لگائی جاوے اس میں ریت

کا جُزو اگر کم ہو تو خود شامل کر دینا چاہیئے۔ ریت کے ساتھ اگر گلا ہوا سن اور کسی قدر تالاب کی سیاہ مٹی بھی ملا دی جاوے تو بہت بہتر ہے +

Cobaea

Mexican Ivy Plant

N. O. ... ... Polemoniaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	میک زی کن آئی وی پلینٹ (ا) کوبی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	اکتوبر و اپریل و مئی

بیان۔ نہایت خوبصورت اور خوب پھیلنے والی بیل ہے۔ پھول گھنٹوں کی مانند بالعموم ارغوانی اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ پنیری لگاکر۔
خشک موسم میں کبھی کبھی پانی دلوا دینا اور ناکارہ خاروخس سے پاک کرا دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ اس بیل کو میدانوں میں ہر سال بیجوں کے ذریعہ بونا چاہیئے +

Habrothamnus

Cestrum

N. O. ... ... Solanaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہیب روتھیم نس (ل) سسٹرم (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ اس بیل کے پھول سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ پتّوں کی اندرُونی جانب اور شاخوں پر باریک باریک روئیں ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ بیج مُستقل جگہ بونے چاہئیں حسب ضرورت پانی دیدینا چاہیئے۔ اور کبھی کبھی گوڈ دینا بہت مُفید ہے +

عام کیفیت۔ یہ بیل سدا سبز رہتی ہے۔ موسمِ خزاں میں اس کا پت جھڑ نہیں ہوتا +

Humulus Japonicus

Japanese Hap

N. O. ... ... Urticaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
جاپانیز ہاپ (ل) ہیومیولس جے پونی کس (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اکتوبر

بیان۔ اس بیل میں بڑا وصف یہ ہے کہ یہ بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ پتے خوبصورت اور گھنے ہوتے ہیں۔ برآمدوں اور جعفریوں پر چڑھانے کے لئے عین موزوں ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔

عام کیفیت۔ زیادہ بارش اور خشکی اور موذی کرم اسے بہت کم گزند پہنچا سکتے ہیں +

Kennedya

The Native Bean flower of Australia

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	نے ٹوبین فلاور آف آسٹریلیا (ل)
+	کن نے ڈی آ (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
برسات	برسات

بیان۔ اِس بیل کے پھول نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ زیادہ تر گلدستوں میں لگائے جاتے ہیں؂

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔
چونکہ بیج موسم برسات میں لگائے جاتے ہیں۔ لہٰذا خار وخس کو وقتاً فوقتاً صاف کر دینا ضروری ہے؂

عام کیفیت۔ یہ بیل ہمیشہ سرسبز رہتی ہے؂

Lathyrus

Everlasting Pea

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
	ایورلاسٹنگ پی (ل) لے تھی رس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس بیل کو دیواروں پر چڑھا دیتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں پھول ہی پھول نظر آنے لگتے ہیں۔ اس کے خوبصورت پھول گلدستوں میں بھی لگائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ ایسی زمین میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرنی چاہئے کہ جس میں تراوت زیادہ ہو۔ پانی اسے چوتھے پانچویں ضرور دینا چاہئے۔ زیادہ خشک اور گرم موسم میں روزمرہ پانی دینا اشد ضروری ہے +

عام کیفیت۔ میدانوں میں اسے ایسی جگہ لگانا چاہئے کہ جہاں زیادہ بارش اور دھوپ میں اسے کسی قدر پناہ مل سکے۔ یہ بیل ہمیشہ سرسبز رہتی ہے +

Laphospermum

N. O. ... ... Scrophulariaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	لوفوس پرمم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان - اس بیل کے پھول اور پتے دونوں نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس پر پھول گلابی اور ارغوانی رنگ کے اس کثرت سے آتے ہیں کہ کچھ ٹھیک نہیں رہتا +

طریق کاشت - زمین کو گہری کھود کر اور خوب پانی سے تر کرکے بیج بونے چاہئیں۔ خشک موسم میں پانی کا خاص خیال رکھیں +

عام کیفیت - بعض عالمان علم نباتات اسے مارنڈیا سکین ڈنس بھی کہتے ہیں +

Maurandya

N. O. ... ... Scrophulaviaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مارنڈیا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ اعلےٰ درجہ کی خوبصورت بیلوں میں سے ایک ہے۔ اسے زیادہ تر معلق ٹوکریوں اور چھوٹی چھوٹی جعفریوں پر چڑھاتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔

عام کیفیت۔ خشک موسم میں کم از کم دو وقت پانی ملنا چاہیئے۔

Mina Lobata

N. O. ... Convulaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مائی نالوبیٹا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ اس بیل پر خوبصورت شوخ سرخ رنگ کے پھول آتے

ہیں۔ بعد میں یہ رفتہ رفتہ صاف نارنجی رنگ میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔
عام کیفیت۔ یہ بیل بہت جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے پتّے گھنے ہوتے ہیں +

Myrsiphyllum

Smilax

The Wreath Lily

N. O. ... ... Liliaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
مرسی فائی لم یا سمائی لکس (ل)	+

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
مارچ سے مئی تک	اگست۔ ستمبر

بیان۔ بہت خوبصورت پھول ہوتے ہیں +
طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ گملوں میں پنیری لگاکر۔ جب پودے تین انچ ہوجاویں تو انہیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر چھوٹے چھوٹے گملوں میں ایک ایک کرکے لگاویں۔ جب پودے خوب تناور ہوجاویں تو انہیں کیاریوں میں قطاروں پر چھ چھ

انچہ کے فاصلہ پر لگا دیں۔ قطاروں کا فاصلہ متوازی ایک ایک فٹ سے کم نہو۔ بارہ انچہ کے ایک گملے میں دو پودے کافی ہیں خشک موسم میں آبپاشی روز مرہ اور نکائی آٹھویں دسویں بہت ضروری ہے +

عام کیفیت۔ جب تک پھول نہ آویں پودوں کو چوتھے پانچویں پتیلی کھاد دینا لازمی ہے +

Passiflora

The Passion flower

N. O. ... ... Passifloraceæ

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
+		پیشن فلاور (ا) پے سی فلورا (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں		پہاڑوں میں
اکتوبر		مارچ سے مئی تک

بیان۔ اِس بیل پر بہت خوبصورت اور بافراط پھول آتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ معمولی غور و پرداخت کافی ہوگی +

عام کیفیت۔ یہ بیل تھوڑے ہی دنوں میں بہت پھیل جاتی ہے +

Phaseolus

Greek creeper or Snail flower

N. O. ... ... Leguminosæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	گریک کریپر یا سینیل فلاور (ا) فے
+	سی اوس (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
موسم برسات	مارچ سے مئی تک۔ نیز اگست۔ ستمبر۔

بیان۔ اس کے پھول بہت خوشنما اور خوشبو دار ہوتے ہیں +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ اس کی کاشت گملوں میں بھی کیجاسکتی ہے مگر کیاریوں میں زیادہ آسانی ہوتی ہے +

عام کیفیت۔ اس بیل کی بعض اقسام کے پھول میدانوں میں ماہ اگست میں کھلتے ہیں +

Rhynchospermum

Chinese Ivy, Chinese Jessamine

N. O. ... ... Apocynaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	چائی نیز آئی وی - یا چائی نیز جیسے مِن (ا) رنچو کوس پرمم (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
موسم برسات	موسم برسات

بیان - بہت خوبصورت اور خوشبودار پھول ہوتے ہیں - عادات میں یہ بیل بہت کچھ بعض اقسام چنبیلی سے مطابقت رکھتی ہے +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - غور و پرداخت معمولی ہے +

عام کیفیت - میدانوں میں موسم گرما میں اس کے پھول بڑی بہار دیتے ہیں +

Tecoma

Trumpet Creeper

N. O. ... ... Bignoniaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ٹرم پیٹ کری پر (ا) ٹی کوما (ل)

موسم کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر۔ نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان۔ یہ بیل زیادہ تر دیواروں یا بانس کی جعفریوں پر چڑھائی جاتی ہے۔ گرمی۔ سردی یا بارش کی زیادتی اِس کو گزند نہیں پہنچا سکتی۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بذاتہ بہت سخت جان ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔

عام کیفیت۔ یہ بیل بہت ہی جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور بارہ مہینے برابر سرسبز رہتی ہے +

Thunbergia

N. O. ... ... Acanthace

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	تھن برگی آ (ل)

موسم - کاشت

میدانوں میں	پہاڑوں میں
اکتوبر - نومبر	مارچ سے مئی تک

بیان - اِس کے پھول سفید - زرد اور نارنجی وغیرہ رنگ کے ہوتے ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - بہتر یہ ہے کہ بونے سے پیشتر بیجوں کو تین چار گھنٹہ تک شیر گرم پانی میں بھگو دیا جاوے +

عام کیفیت - نرم اور کسی قدر ریتلی زمین میں یہ بیل خوب ہوتی ہے - اگر زمین سخت ہو تو بالو ریت کا جزو شامل کر دینا چاہیئے +

Tropæolum
Lobbianum

N. O. ... ... Tropæolaceæ

ہندوستانی نام		انگریزی یا لاطینی نام
+		ٹروپلی اولم

موسم کاشت

میدانوں میں		پہاڑوں میں
ماہ اکتوبر		مارچ سے مئی تک

بیان - اس بیل کو بالعموم جعفریوں - مصنوعی پہاڑوں یا لوہے کی جالیوں پر چڑھاتے ہیں - یا اس طرح سے زمین میں لگاتے ہیں کہ بیل بڑھکر کسی ایسے گملے پر پھیل جاوے جو کسی اونچی جگہہ رکھا ہو اور اسمیں اور کوئی خوبصورت پودا لگا ہو +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - خشک موسم میں پانی دینے کا خاص خیال رکھنا چاہئے +

عام کیفیت - اسی ساتھ کی ایک اور بیل ہوتی ہے جسے انگریزی میں کناری برڈ کریپر Canary bird creeper کہتے ہیں - یہ بیل بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے - اس پر پھول بکثرت آتے ہیں +

پچیدہ بیلیں

HONEY SUCKLE

Lonicera brachyopoda
„ Chinensis
„ Japonica
„ Aurea reticulata
„ Sempervirens

یہ بیل سدا سبز رہتی ہے۔ اور اس کے پھولوں کی خوبصورتی اور
خوشبو کی تعریف محال ہے۔ جس وقت اس پر پھول کھلتے
ہیں تو دور دور تک ہوا معطر ہو جاتی ہے۔ گلدستوں میں اس
کے پھول لگائے جاتے ہیں اور ان سے تمام کمرہ مہک جاتا ہے
کوئی فرسٹ باغ اس بیل سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ باغ
کے محراب دار دروازوں پر اسے چڑھا سکتے ہیں جعفریوں پر درختوں
پر غرضیکہ ہر جگہ یہ بہ آسانی پھیل جاتی ہے ؎

طریق کاشت۔ داب کے ذریعہ۔ جڑ کے پاس کی نئی شاخوں کو جھکا کر زمین میں داب دیتے ہیں۔ بہت جلد جڑیں پھوٹ آتی ہیں یہ عمل موسم برسات کے شروع میں کرنا چاہئے۔ جب جڑیں طاقتور ہو جاویں تو بیلوں کو جدا کر کے جہاں جی چاہے لگا سکتے ہیں۔ وسط ماہ جنوری میں اسکے تھانولے کھود کر نئی مٹی اور بوسیدہ گوبر کی کھاد ضرور دیدینی چاہئے۔ خشک موسم میں دوسرے تیسرے دن اسے پانی دینا اشد ضروری ہے۔ مہینہ میں ایک دو مرتبہ اگر جڑوں کے گرد گنائی ہو جاوے تو بہت بہتر ہے۔

مدھو مالتی

Hiptage Madablota

ہپ ٹیج میڈا بلوٹا

اس بیل پر زرد رنگ کے نہایت خوشبودار پھول آتے ہیں۔ موسم برسات میں قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

ہچکی

Quisqualis indica

کو اس کے لیس ان ڈی کا

یہ بیل نہایت خوبصورت ہوتی ہے۔ اور بارہ مہینے برابر سرسبز رہتی

ہے۔ پھول خوشبودار اور سفید سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔
موسم برسات میں قلموں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں۔
اس بیل کی اور بھی قسمیں ہیں مگر یہ بہت مشہور ہے۔
بیجوں سے بھی اِن کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ مگر اوّل تو بیج
بعض اوقات مشکل سے ملتے ہیں۔ دوم دیر میں پودے
طیّار ہوتے ہیں +

Ornamental Gourds

آرائشی کدو

N. O. ... ... Cucurbitaceae.

آرائشی کدوؤں کی کاشت محض ان کی عجیب و غریب شکلوں کے لئے کی جاتی ہے - جب تک یہ بیلوں میں لگے رہتے ہیں نہایت دلکش معلوم ہوتے ہیں - بعد ازاں انہیں خشک کرکے کمروں اور برآمدوں میں لٹکا دیتے ہیں - ہر شخص کی خواہ مخواہ ان پر نگاہ پڑتی ہے - بعض اقسام کو خشک کرکے سجانے کے ساز و سامان بنائے جاتے ہیں +

طریق کاشت - بیجوں کے ذریعہ - جب بیلیں پھیلنے لگیں تو انہیں جعفریوں یا اونچے درختوں پر چڑھا دیں - خشک موسم میں پانی دینے کا خاص خیال رکھنا چاہئے +

تاریخ کاشت - ان کدوؤں کو میدانوں میں وسط فروری سے شروع اپریل تک بو سکتے ہیں - پہاڑوں میں انہیں شروع مارچ سے اخیر جون تک بونا چاہئے +

فصل دوم

Ornamental Cactus

N. O. ... Cacteceæ

آرایشی ناگ پھنیاں

فرحت باغ میں آرایشی اقسام کی ناگ پھنیاں محض زینتِ چمن کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ اِن کی صورتیں ایسی کشش رکھتی ہیں کہ کیا مجال ہے کہ کوئی اِن کے پاس سے گزرے اور تھوڑی دیر کے لئے کھڑا نہو جاوے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ خشک موسم میں پانی دیدینا اور کبھی کبھی گملوں کو خار وخس سے پاک کر دینا کافی ہے +

میدانوں میں بیج ماہ اکتوبر میں بو سکتے ہیں اور پہاڑوں میں مارچ سے مئی تک +

فصل سوم

Ornamental Grasses

آرائشی گھاسیں

ہر ایک فرحت باغ میں موقعہ بموقعہ آرائشی گھاسوں کا ہونا ضروری نہیں بلکہ لازمی ہے۔ تمام آرائشی گھاسیں خوشنمائی میں پھولوں سے کم دلکش نہیں ہوتیں۔کئی آرائشی گھاسیں پھولوں کے ساتھ گلدستوں میں لگائی جاتی ہیں +

طریق کاشت۔بیجوں کے ذریعہ۔موسم کاشت۔میدانوں میں ماہ اکتوبر پہاڑوں میں مارچ سے مئی تک۔ان کی پنیری طیّار کرکے جہاں جی چاہے لگا سکتے ہیں۔خشک موسم میں پانی دینے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور تر موسم میں ان کے پاس خار و خس نہ اُگنے دیں +

چند آرائشی گھاسوں کے انگریزی اور لاطینی نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

Arundo Donax	(Distaff can e)
ارنڈو ڈونکس (ل)	ڈس ٹاف کین (ا)
Avena Sterilis	(Animated Oat)
اے وی نا سٹے رے لس (ل)	اے نی مے ٹڈ اوٹ

Briza Maxima (Pearl grass or Quaking grass)

بری زامگ زی ما (ل)   پرل گراس یا کوے کنگ گراس (ل)

Coix Lachrymæ (Job's tears)

کائکس لچ ری می (ل)   جابس ٹی ارز (ل)

Gynerium Argenteum (Pampas Grass)

جائی نی ری ام ارجن ٹی ام (ل)   پم پس گراس (ل)

Hordeum Jubatum—Squirrel tail grass

ہوردی ام جیو بے ٹم (ل)   سکیورل ٹیل گراس (ل)

Stipa Pinnata—Feather grass

سٹائی پاپن نے ٹا (ل)   فے در گراس (ل)

Miniature Maize

می نی ایچر میز (ل)

Striped leaved Maize

سٹرائیپڈ لیوڈ میز (ل)

فصل چہارم

Ferns

N. O. ... ... Filices

اقسام فرن

فرحت باغ کے شایقین اقسام فرن کی قدر و منزلت کسی حالت میں پھولوں سے کم نہیں کرتے۔ عالمانِ علم نباتات کی رائے یہ ہے کہ اقسام فرن سے ہی انواع و اقسام کے پھول پیدا ہوئے ہیں۔ فرن کو مرطوب اور سرد مقامات مرغوب ہیں۔یہی وجہ ہے کہ پہاڑوں اور مرطوب جنگلات میں یہ خودرو پائی جاتی ہے۔میدانوں میں کنوؤں کے اندر جہاں ہر وقت تراوت اور سایہ رہتا ہے۔ایک قسم کی فرن بہ افراط پیدا ہو جاتی ہے۔ ہندوستانی زبان میں اسے ناگر موتھا کہتے ہیں۔اور انگریزی میں میڈن ہیئر فرن Maiden Hair Fern
اِس وقت تک فرن کی اقسام تعداد میں بہت زیادہ دریافت ہو چکی ہیں۔ اور ہر سال نئی سے نئی دریافت ہوتی جاتی ہیں۔ اقسام فرن کو زیادہ تر معلّق ٹوکریوں۔ معلّق گملوں۔ معلّق طشتریوں اور آئینہ گھر میں

گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ سوائے زور کی بارش کے دن کے روزمرّہ دو وقت آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے ۞

طریق کاشت - بیجوں یا جڑوں کے ذریعہ۔ زیادہ تر فرن جڑ سمیت اُکھاڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لگائی جاتی ہے۔ پہاڑوں سے بھی اسی طرح چھوٹے چھوٹے گملوں میں لاکر میدانوں میں لگاتے ہیں۔ بیجوں کے ذریعہ بھی فرن پیدا کرسکتے ہیں۔ چونکہ بیج بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی قدر ریت ملا کر گملے کی سطح پہ ہموار چھڑکنے چاہئیں۔ بعد ازاں گملے پر ایک کاغذ رکھکر اُوپر سے شیشہ کا ٹکڑا یا شیشہ کا چوکھٹا رکھدیں۔ دُوسرے تیسرے برابر دیکھتے رہیں۔ جب بیج پھوٹ آویں تو کاغذ اور آئینہ کے رکھنے کی کچھ ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جب بنیری کسی قدر اُونچی ہو جاوے تو اسے بہ آہستگی اُکھاڑ اُکھاڑ کر چھوٹے چھوٹے گملوں میں لگاویں۔ جب ان چھوٹے چھوٹے گملوں میں فرن کشیدہ قامت ہو جاوے تو اُن میں سے اُکھاڑ کر جہاں جی چاہے لگا سکتے ہیں۔ نگائی دسویں بارھویں اور خشک موسم میں پانی دو تین مرتبہ دن میں دینا چاہیئے۔ جن گملوں یا طشتریوں میں فرن لگانی مدِ نظر ہو اُنہیں پہلے صاف کرا کے اُن کے سُوراخوں پر ٹھیکریاں رکھوا دی جاویں۔ بعد ازاں ان ٹھیکریوں کے اُوپر اینٹوں کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گملے کے نصف تک بھر دیئے جاویں۔ اِن پر نارجیل کے جٹا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں یا پُرانی کائی کی ایک تہ

بچھادی جاوے۔ اس تہ پر مرکب مٹی طشتریوں کے لب سے ایک
انچہ نیچے تک بھر دیں۔ مرکب مٹی کے طیار کرنے کی ترکیب یہ ہے
کہ تین حصہ خالص پتوں کی کھاد ہو۔ ایک حصہ لکڑی کے اَن بجھے
کوئلوں کا چورہ اور دو حصے کنکروں کے ریزے اِن سب کو باہم خوب
آمیز کر دیں۔ اِس مرکب مٹی کو گملوں یا طشتریوں میں بھر کر خوب
اُوپر سے پانی چھڑک دیں تاکہ مٹی بیٹھ جاوے۔ طشتریوں میں اگر
فرن لگانی منظور ہو تو اینٹوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی ایک
تہ کافی ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ طشتریوں کی گہرائی زیادہ نہیں ہوتی۔
اگر پہاڑوں سے فرن بقچہ میں لپیٹ کر میدانوں میں کاشت
کی غرض سے آوے تو اُسے لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک
طشت میں سرد پانی پاس رکھ لینا چاہیئے۔ اور فرن کے مرجھائے
ہوئے یا دبے ہوئے یا ہاتھ سے ملے ہوئے پتوں کو کاٹ کر
علیحدہ رکھدیں۔ فرن کی جڑوں کو سرد پانی میں قدرہ ڈبو کر گملوں
یا طشتریوں میں ایک ایک جڑ ایک ایک انچہ کے فاصلہ پر۔ یا اگر
بڑی قسم کی فرن ہو تو گملوں یا طشتریوں کی وسعت کے اندازہ
سے رکھتے چلے جاویں۔ بعد ازاں فرن کے مرجھائے ہوئے اور
کٹے ہوئے پتوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے جڑوں کے اُوپر تہ
کے طور پر بچھا دیں۔ اِن پتوں کی تہ پر آدھ انچہ اُونچی مرکب مٹی
کی تہ جسکے طیار کرنے کی ترکیب ابھی لکھی جا چکی ہے بچھانی چاہیئے

بلکہ پتوں کی تہ یا مرکب مٹی کی تہ گملے یا طشتری کی ساری سطح پہ نہیں بچھانی چاہئے۔ بلکہ جڑوں کے اوپر۔ جب تمام جڑوں کے اوپر مٹی بچھادی جاویگی تو گملے یا طشتری کی سطح پہ نزدیک نزدیک چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں نظر آنے لگینگی۔ ان ڈھیریوں کے نیچے سے بہت جلد فرن کے نئے پتے پھوٹ آوینگے۔ ڈھیریوں کے درمیان جو نیچی جگہ رہ جاوے اس میں کنکر کے ریزے اور کوئلوں کے ٹکڑے رکھ دینے چاہئیں۔ ابتداء میں فرن کو دن میں تین مرتبہ پانی ملنا چاہئے بعد میں دو مرتبہ کافی ہے میڈن ہیر فرن کی معلق ٹوکریوں یا گملوں کے اوپر چھوٹی چھوٹی خوبصورت ہانڈیاں باندھ دی جاتی ہیں۔ اور ان کے پیندے میں بہت ہی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دئے جاتے ہیں اور ان میں تنکے پھنسا دئے جاتے ہیں۔ ان سوراخوں سے آہستہ آہستہ پانی فرن کے گملوں یا طشتریوں پر ٹپکتا رہتا ہے۔ مشہور اقسام فرن کے نام یہ ہیں:-

"Adiantums" -Maiden hair"

ایڈی ان ٹمس (ل) میڈن ہیر (ا)

اس پلی نی ام Asplenium

ڈے وے لی آ Davallia

لاسٹریا Lastrea

اوس منڈا Osmunda

Pteris

ٹیرس

جس طرح سے ہمارے ملک میں کہیں کہیں یہ خیال ہے کہ گولر کا
پھول دیوالی کی رات کو کھلتا ہے اسی طرح سے یورپ میں کسی زمانہ
میں یہ عوام کا اعتقاد تھا کہ فرن کے زیج سینٹ جانس ایو یعنی
(S John's Eve) ۲۴ جون کی
رات کو خوش نصیب انسان کو دکھائی دیتے ہیں۔

فرن دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سدا سبز اور ایک برگ
افشاں۔ سدا سبز تمام سال سرسبز رہتی ہے۔ اور برگ افشاں
کے موسم سرما و گرما میں پتے جھڑ جاتے ہیں۔ برسات میں یہ بہار
دیتی ہے۔ اکثر اصحاب پہاڑوں سے اترتے وقت گملوں میں کئی
قسم کی فرن قلیوں اور اپنے خدمتگاروں سے اکھڑوا کر لے آتے
ہیں۔ درحقیقت اندھا دھند ایسا کرنا بڑی بے رحمی میں داخل ہے
کئی اقسام فرن کی ایسی ہیں کہ وہ میدانوں میں زندہ نہیں رہ
سکتیں۔ انہیں اپنے وطن مالوف سے جلا وطن کرا کے گرم ممالک میں
ہلاک کرنا بہت بری بات ہے۔ البتہ کئی اقسام فرن کی ایسی
ہیں کہ جنہیں بیدریغ پہاڑوں سے لا کر میدانوں میں لگا سکتے ہیں
ان کے میدانوں میں لانے کا بہترین موسم اگست و ستمبر کے مہینے
ہیں۔ پہاڑوں میں فرن کسی ہوشیار اور سمجھدار آدمی سے اکھڑوانی
چاہیئے۔ اور وہیں اسے گملوں میں لگوا کر کچھ دن رہنے دیں۔ بعد میں

جہاں چاہیں لیجا سکتے ہیں یا بھیج سکتے ہیں۔ ہوشیار آدمی فرن
کو ایک جگہہ سے معدوم نہیں کر دیتا بلکہ زائد لے لیتا ہے۔ باقی
چھوڑ دیتا ہے۔ کم فہم شخص سخت نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ پہاڑوں
سے فرن لانے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ فرن کو تیسرے پہر
اُکھڑوا دیں اور رات بھر اُسے بارش یا شبنم میں رہنے دیں۔ صبح
ہوتے ہی فرن کو وسط سے پکڑ کر آہستہ آہستہ جھٹکے دیں تاکہ زائد مٹی
جڑوں سے دُور ہو جاوے۔ پھر کسی ٹوکری میں فرن کی تہ بچھا دیں
اِس تہ پر کائی (Moss) کا چُورہ چھڑک دیں۔ اِس قسم کی کائی
پہاڑوں میں ہی ہوتی ہے۔ اور وہیں سے اُسے میدانوں میں استعمال
کے لئے لا سکتے ہیں۔ جب اُوپر تک تہ بہ تہ فرن بچھ جاوے تو ٹوکری کو
اُوپر سے ٹاٹ یا بوری کے ٹکڑے سے بند کر دیں میدانوں میں لاتے
ہی اُنہیں گملوں یا طشتریوں میں حسب ترکیب مُتذکرۂ صدر لگا دیں۔

پہاڑوں کے علاوہ جنگلوں میں بھی کئی قسم کی بیلدار فرن ہوتی
ہے۔ مگر پہاڑوں یا جنگلوں سے فرن اُکھاڑنے کے پیشتر تجربہ کار
اشخاص کی رائے لینی چاہیئے کہ آیا یہ قسم میدانوں میں لگ سکے گی یا
نہیں۔ اگر مشورہ کا موقعہ نہو تو تھوڑی سی مقدار تجربہ کے لئے اُکھاڑ
لینے میں مُضایقہ نہیں ہے۔

برگ افشاں فرن کا موسم سرما میں بہت جھڑ ہو جاتا ہے اِس
لئے اِس کے گملے یا طشتریاں کسی ایسے سایہ دار درخت کے نیچے

رکھ دینی چاہئیں۔ جہاں کسی قدر سردی سے بچاؤ رہے۔ گملوں یا طشتریوں کے اوپر پہاڑی کائی کی ہلکی تہ بچھاویں۔ موسم گرما میں دسویں پندرھویں گملوں اور طشتریوں کو پانی سے تر کر دیا کریں شروع موسم برسات میں اگر فرن زندہ ہوگی تو سب پھوٹ آوے گی۔ در اصل فرن کو بارش اور سرد ہوا زیادہ مرغوب ہے اس لئے اکثر باغیچوں میں موسم برسات میں سایہ دار درختوں کے نیچے فرن کے گملے رکھ دئے جاتے ہیں۔ یا اُن کی شاخوں سے فرن کی معلق طشتریاں لٹکا دی جاتی ہیں۔

سدا سبز فرن پر موسم گرما میں کسی قدر سستی چھا جاتی ہے ایسی حالت میں صرف یہی ہو سکتا ہے کہ پانی دو وقت کی جگہہ تین وقت دلوا دیا جایا کرے۔ موسم برسات کے شروع ہوتے ہی ان پر خود بخود رونق اور تر و تازگی آ جاتی ہے موسم گرما میں فرن کو ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہہ لگانا گویا اُسے بےموت مار دینا ہے۔ بعض اوقات فرن پر کئی قسم کی سونڈیاں حملہ کرتی ہیں۔ ایسی حالت میں خشک راکھ زیادہ مقدار میں چھڑک دیں یا تنباکو کا دھواں دیں ؛

فصل پنجم

Ornamental Palms.

آرایشی تاڑ و کھجوریں

کوئی فرحت باغ مکمّل اور قابل تعریف نہیں ہو سکتا جسمیں انواع و اقسام کے آرایشی تاڑ اور کھجوریں نہوں۔ یہ روشوں کی خوبصورتی کو دو بالا کر دیتی ہیں اور باغ کے نظارہ کو دلکش بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔ اِن کے خوش نما پتّوں کے جھکاؤ کی جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ فی زمانہ علاوہ فرحت باغ کی روشوں کے انہیں زیادہ تر کوٹھی بنگلوں کے برآمدوں میں رکھا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں کے ذریعہ۔ بیج دیر میں پھوٹتے ہیں بعض اوقات بعض سخت اقسام کے بیج تازہ گوبر میں داب جاتے ہیں اور روزمرّہ گوبر کو پانی سے تر کیا جاتا ہے۔ گوبر کو بڑی بڑی ناندوں یا گملوں میں ڈال کر کئی کئی بیج داب دیئے جاتے ہیں۔ جب وہ پھوٹ آتے ہیں تو ایک ایک پودا ایک ایک گملے میں لگا دیا جاتا ہے

بڑے پودوں کے گرد دسویں پندرھویں گُڈائی ضروری ہے۔ اور خشک موسم میں روز مرّہ نہیں تو دوسرے تیسرے دن آبپاشی لازمی ہے۔ مئی جون میں روز مرّہ دونوں وقت پانی دینا چاہیئے۔ ہر سال ان کی جڑوں میں نئی مٹی میں پتّوں کی کھاد ملا کر دینے سے بہت بڑا فائدہ متصوّر ہے۔ عمارات کا پُرانا چُونہ بھی اگر کھاد کے طور پہ دیا جاوے تو نہایت مُفید ثابت ہوتا ہے۔

آرائشی تاڑ و کھجوروں کی مشہور اقسام کے نام یہ ہیں:۔

کین پام	Canc Plam
وائن پام	Wine Palm
چائینا فین پام	China Fan Palm
ٹیلی پٹ پام	Talipot Palm
کے بیج پام	Cabbage Paim
باٹل پام	Bottle Palm
ڈیٹ پام	Da Palm
گراس پام	Grass Palm

فصل ششم

آرائشی بانس

Ornamental Bamboos

بانس اقسام گھاس میں شمار کئے جاتے ہیں۔ دُوب گھاس اور
بانس ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی لئے انگریزی میں
بانسوں کو گھاس کے درخت یعنی (Tree grasses)
کہتے ہیں۔ بانس کی صدہا اقسام اس وقت تک مُختلف پہاڑوں اور
جنگلوں میں دریافت ہوچکی ہیں اور ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔
فرحت باغ کے گرد بعض اصحاب میانہ قد کے بانسوں کی باڑ لگا دیتے
ہیں۔ مگر اس فصل میں صرف آرائشی بانسوں کا ذکر ہوگا۔ آرائشی
بانس فرحت باغ میں محض خوبصورتی کی غرض سے لگائے جاتے
ہیں۔ باغ کے کسی تختہ کے وسط میں انہیں لگا دیا جاتا ہے اور
وقتاً فوقتاً انہیں کاٹتے چھانٹتے رہتے ہیں تاکہ گھیر درست رہے
یہ بہت اُونچے نہیں ہوتے۔ ان کی بُلندی دس بارہ فٹ سے
زیادہ نہیں ہوتی۔ گھیر بھی کم ہوتا ہے۔ سال بھر برابر پتے ہرے
رہتے ہیں۔ اکثر بانسوں پر ہری دھاریاں ہوتی ہیں۔ غرضیکہ تزئین باغ

کے لیئے اِن کی کاشت بہت موزوں ثابت ہوئی ہے +

Golden Bamboo
(Bambusa Vulgaris aurea Straita)

سُنہری بانس

اِس بانس کا رنگ سُنہری ہوتا ہے اور اُسپر خُوبصُورت سبز دھاریاں ہوتی ہیں۔ اِس کے پتّے ہمیشہ ہرے رہتے ہیں۔ بانسوں کے بہت بڑھجانے پر اُنہیں کاٹکر ہوا خوری کی چھڑیاں بنا لیتے ہیں +

طریق کاشت۔ ٹونٹوں کے ذریعہ۔ اِس بانس کی جڑ کے قریب خود بخُود ٹونٹے پھُوٹتے ہیں۔ انہیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر موسم برسات یا بہار میں جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ خُشک موسم میں پانی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور سال میں ایک دو مرتبہ اگر بوسیدہ گوبر کی کھاد جڑوں میں دیدی جاوے تو بہت فائدہ متصوّر ہے۔ جگہ صاف رکھنے کے لیئے ضرُوری ہے کہ دسویں بارھویں نکائی کراتے رہیں +

(Canes)

بید

بید کی کاشت بھی فرحت باغ میں عین موزُوں خیال کی جاتی ہے یوُں تو بید کی کاشت کُشادہ جگہہ بھی کرسکتے ہیں۔ مگر باغات

میں مصنوعی پہاڑ اس کے لئے بہت مناسب ہیں۔ یہ پہاڑ بالعموم اونچے اور سایہ دار درختوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ اس لئے دھوپ چھن کر ان پر آتی ہے۔ نیز موسم سرما میں مصنوعی پہاڑوں کے پودوں وغیرہ پر کوہر اور پالا بھی کم اثر کرتا ہے۔ اگر کھلی جگہ بید کی کاشت کی جاویگی تو اس کے پتوں پر چمک دمک بہت کم ہوگی پانی کی ذرہ کمی سے اسے صدمہ پہنچیگا۔ جاڑے میں پتوں کے زرد پڑکر مرجھا جانے کا احتمال ہے۔ بید کی جڑیں یا تو جہاں یہ خود رو اُگے ہوئے ہوں وہاں سے اکھڑوا سکتے ہیں۔ یا سوداگران اشجار کے ذخیروں سے منگوا سکتے ہیں۔

جہاں بید لگائے جاویں وہاں مرکب مٹی ضرور دینی چاہیئے جسکے طیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ معمولی باغیچہ کی مٹی۔ ایک حصہ بوسیدہ پتوں کی کھاد۔ ایک حصہ بالو ریت اور ایک حصہ سڑک کے کنکروں کا چورہ۔ ان سب کو ملاکر خواہ گملوں میں بھر سکتے ہیں یا مصنوعی پہاڑوں میں ڈھائی تین فٹ کی گہرائی تک ڈال کر بید کی جڑیں لگائی جاسکتی ہیں۔ بید کو اور کسی قسم کی کھاد ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ اگر یہ مٹی گملوں میں بھری جاوے تو پہلے چوتھائی گملے میں میں کنکریاں بھر لینی چاہئیں تاکہ زائد پانی کے نکاس کی سبیل ہو جاوے۔ گملوں میں بید کی کاشت برآمدوں یا بعض اوقات گول کمروں میں سجانے کے لئے کی جاتی ہے۔

ہر سال بید کی جڑوں کے پاس بہت سے نئے ٹونٹے پھوٹ آتے ہیں۔ اِن کو جڑ سے مٹی کے گولے سمیت کھود کر جی چاہے جہاں لگا سکتے ہیں۔ مگر یہ عمل ہمیشہ موسم برسات میں کرنا چاہئے چونکہ بید بہت خار دار ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس کے ٹونٹے نکالنے کے وقت اِس کے گرد موٹا کمبل یا ٹاٹ لپیٹ دیا جاوے تو کام میں سہولیت ہو جاتی ہے۔ ٹونٹوں کو اوکھاڑتے ہی فی الفور دوسری جگہہ لگا دینا چاہئے۔ اگر بید کی کوئی شاخ کبھی زرد پڑ جاوے تو اُسی وقت اُسے کاٹ دینا چاہئے اور نئی اُسی جگہہ بہت جلد نکل آویگی۔

اگر گول کمروں میں بید کے گملے سجانے مدّ نظر ہوں تو یوں کرنا چاہئے کہ دو چار گملے صبح رکھے شام کو باہر کرا دئے۔ دوسرے دن اور نئے گملے رکھوا لئے شام کو اُنہیں نکلوا دیا۔ رات بھر کسی حالت میں بید کے گملے بند کمروں میں نہیں رکھنے چاہئیں۔ موسم برسات میں بید کے گملے ایسی جگہہ رکھوانے چاہئیں کہ جہاں اِن پر خوب اچھی طرح سے رات دن پانی پڑے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ موسم انکے بڑھنے کا ہوتا ہے +

میانہ قد کے آرائشی اشجار

Ornamental Trees and Shrubs.

فرحت باغ میں موقعہ بموقعہ آرائشی اشجار و میوہ دار درخت بھی لگائے جاتے ہیں تاکہ باغ کی رونق دو بالا ہو جاوے۔ اور مناسب مقامات پر سایہ رہے۔ آرائشی اشجار تعداد میں بہت زیادہ ہیں مگر ذیل میں ایسے اشجار کے نام دیئے جاتے ہیں جن کا فرحت باغ میں ہونا عین موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

میوہ دار درخت

الوچہ .... Plum

ترنج (Citron) فالسہ (Grewia asiatica

کمرخ Averrhoea Carambola نارنگی Oranges

لوکاٹ Loquat پیوندی آم Grafted mangoes

آڑو Peaches ناسپاتی Pears

کیلا Plantain انار Pomegranate

گلاب جامن Rose apple انگور Vine

آرائشی اشجار

آرائشی کیکر Acacia pinnata

گلابی سرس Pink siris

سمندر پھل Baringtonia actutangula

املتاس Cassia Fistula

تُن Cedrela Toona

سرو۔ شمشاد Cupressus Semfervirens

ڈیورنٹا۔ سفید و ارغوانی Duranta

یوکلپ ٹس Eucalyptus

نیم Margosa Tree

چمپہ Michelia Champaca

مولسری Mimusops Elengi

چیڑ (صرف ایک درخت کافی ہوگا) PineTree

مجنوں Weeping Willow ساگون Teak Tree

کروٹن Croton.
اِسکی کاشت صِرف اِسکے پتّوں کی خوبصورتی کیلئے کیجاتی ہے۔ اِسکی کئی اقسام ہیں:۔

لونگ مُشک Gardenia Lucida

مہندی۔ حنا Lawsonia Mermis

کاجوپت Cajuput oil Tree

مشک مہندی Myrtle

کنیر Oleanders
دو مِری اقسام سفید و سُرخ و گلابی۔

ہار سنگھار Deserted sweet-heart

زیتون Olive Tree

کیوڑہ Pandanus Odoratissimus

مونگا Rauwolfia Canescens

بگلا Rhinacanthus Communis.

چاندنی Tabernaemontana Coronaria

کامنی Murry a Exotica

ڈرک منبھی۔گل فانوس Lagerstroemia Indica

سپائی رہی ریا کوریم بوسا (کاشت بیجوں اور قلموں کے ذریعہ)
Spiraea Corymbosa

پوان سٹ یا پُل چری ما (لال پتا) (کاشت قلموں کے ذریعہ)
Poinsettia pulcherrima

بڈلے آمیڈے گس کے رن سس (پہاڑی نبات) (کاشت قلموں کے ذریعہ)
Buddleia Madagascarensis

جٹ روفا مل ٹی فائی ڈا۔ (کاشت بیجوں کے ذریعہ۔)
Jatropha Multifida

ایکے لائی فا مارجی نے ٹا۔ (کاشت قلموں کے ذریعہ)
Acalypha Marginata

گیل فی نیا نیوٹنس (کاشت قلموں کے ذریعہ)
Galphinia Nutans

رسے لیا جن سی آ (بڑے پودوں میں سے جڑدار ٹونٹے نکال کر لگا سکتے ہیں)
Russelia Juncea.

ہائی بس کس فل گی ڈس (گوڑہل) (کاشت قلموں کے ذریعہ)
Hebiscus fulgidus

اکس کی کے ریا بائی کلر (کاشت قلموں کے ذریعہ)
Excaecaria bicolor.

سالکس کیپ ریا (بید مشک) (کاشت دسمبر وجنوری میں قلموں کے ذریعہ)
Salix Caprea.

THE GOVERNMENT BOTANICAL GARDEN
N.W.P. SAHARANPUR.

باغ سرکاری سہارن پور

عوام الناس کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے میوہ جات کے
نہایت عمدہ اور صحیح و سالم درخت اور ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکاریوں کے
اعلیٰ درجہ کے تر و تازہ تخم اور تمام اقسام کے سایہ دار درخت جنکی لکڑی عمارت
کے لیئے کار آمد ہوتی ہے اور انواع و اقسام کے پھولوں کے پودے اور اُنکے
تخم اور صدہا اقسام کے گلاب کے پودے اور کئی اقسام کے زیبایشی تاڑ و کھجور
کے درخت جو محض آرایش چمن کے لئے لگائے جاتے ہیں یا برامدوں میں سجائے
جاتے ہیں اور وہ پودے جنکی جڑ پیاز کے مانند ہوتی ہے اور جنکے پھول نہایت
خوش رنگ اور خوبصورت نکلتے ہیں اور طرح طرح کی آرایشی گھاسیں کئی طرح
کے خوشنما پتے دار پودے اور بیسوں قسموں کے باغیچوں کوٹھی بنگلوں اور
مکانوں کو زیب و زینت دینے والی بیلیں اور ہر قسم کی برساتی اور بارہ ماسی
گھاسوں کے تخم وغیرہ وغیرہ باغ سرکاری سہارنپور میں فروخت کے لئے
ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا چیزوں کی فہرستیں جنمیں ہر ایک
پودے کا نام صاف طور سے مع قیمت چھپا ہوا ہے۔ بلا قیمت اور بلا محصولڈاک
ذیل کے پتہ پر درخواست کرنیسے مل سکتی ہیں ؛

المشتہر مہتمم باغ سرکاری۔ سہارنپور

GOVERNMENT HORTICULTURAL GARDEN
LUCKNOW

باغ سرکاری۔ لکھنؤ

اِس باغ سے ہر قسم کے اشجارِ چوب۔ میوہ دار درخت۔ پھولدار آرایشی درخت۔ مُختلف اقسام کے گُلاب کے پودے گُل داؤدی۔ فرن۔ زیبایشی تاڑ و کھجوریں۔ طرح طرح کی بلب اور انواع و اقسام کی دیسی و ولایتی ترکاریوں۔ مصالحہ جات اور پھولوں کے بیج مل سکتے ہیں۔

فہرستیں فرمایش کرنے سے بلا قیمت و بلا اخذِ محصولِ ڈاک آجاتی ہیں:۔ ذیل کے پتہ پر فرمایشیں بھیجنی چاہئیں:۔

مہتمم صاحب

گورنمنٹ ہارٹی کلچرل گارڈن۔ لکھنؤ

AGRICULTURAL & HORTICULTURAL SOCIETY OF INDIA. CALCUTTA.

اگریکلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا۔ کلکتہ

یہ انجمن سنہ ۱۸۲۰ء میں بمقام کلکتہ قائم ہوئی تھی۔

اغراض و مقاصدِ انجمن۔ اس انجمن کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی زراعت و چمن بندی کی ہر شاخ کی ترقی بدرجۂ اکمال ہو اور سرزمین ہند کی پیداوار کی عمدگی و افزونی کی غرض سے عوام کی بطریق معقول و مؤثر حوصلہ افزائی کی جاوے۔ اس انجمن کے متعلق ایک اعلےٰ درجہ کا کتب خانہ و عجائب خانہ ہے جس میں فنِّ زراعت و چمن بندی کے بارہ میں بہت سی کتابیں اور ہر قسم کی پیداوار کے نمونے موجود ہیں۔ ہندوستان کے ہر ایک حصّہ کے راجگان مہاراجگان۔ رانیاں۔ مہارانیاں۔ بیگمات۔ لیڈیاں۔ اعلےٰ درجہ کے یورپین و ہندوستانی افسرانِ سرکاری۔ رؤساء و اُمراء عظّام۔ تعلقہ داران و زمینداران و سوداگران وغیرہ اِس انجمن کے ممبر ہیں۔ ہر سال اِسکی جانب سے ایک نمائش خاص کلکتہ میں ہوتی ہے جسمیں طرح طرح کے پھل پھول۔ ترکاریاں اور اناج وغیرہ دُور دُور سے مقابلہ کی غرض سے آتے ہیں۔ بعد معائنہ مستحقین کو تمغے اور انعام نقد وغیرہ دیا جاتا ہے۔ کمیاب پودے نمائش گاہ میں لانے والوں کو حضور وائسرائے ہند خود دستِ مبارک سے انعام و اکرام تقسیم فرماتے ہیں۔ عوام کو اجازت ہے کہ اِس انجمن کے فاضل سکرٹری صاحب سے فنِّ زراعت و چمن بندی کے متعلق جو کچھ چاہیں دریافت کریں حتّےٰ الامکان بہت جلد جواب دیئے جاتے ہیں ✤

فوائد ممبری۔ اس انجمن کے ممبروں کو ہر سال قسم قسم کی ترکاریوں اور پھولوں کے بیج جو ہر سال تازہ انگلستان۔ امریکہ اور دیگر ممالکِ یورپ کے نامی گرامی کارخانوں سے منگوائے جاتے ہیں بقدر مناسب مُفت تقسیم کیئے جاتے ہیں۔ نیز ہر سال بقدر ۲۰ ہر ایک ممبر کو اعلےٰ درجہ کے میوہ جات کے درخت اور اشجارِ آرائشی جو خاص ممبروں کے لیئے ہی طیّار کیئے جاتے ہیں پیش کیئے جاتے ہیں ✤

شرائط ممبری۔ داخلہ ۸ سالانہ چندہ ۳۲۔ صرفِ باروانہ ۳۔ میزان ۴۳ روپیہ سال اول۔ بعد ازاں معہ صرفِ باروانہ ۳۵ سالانہ ✤ خط و کتابت صرف انگریزی میں سکرٹری اگریکلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا۔ علی پور۔ کلکتہ سے ہونی چاہیئے ✤

Cape grown Flower and Vegetable.
Seeds.

MESSRS PESTONJEE POCHAJEE POCHA.
Seedsmen and Plant merchants, 8 Napier Road
Camp Poona.

سیٹھ صاحبان کیپ کے علاقہ کی ترکاریوں اور پھولوں کے نہایت عمدہ بیج ہر ایک موسم کے بونے کے لئے تازہ منگواتے ہیں۔ سیٹھ صاحبان کا دعوےٰ ہے کہ کیپ کے علاقہ کے تخم اس ملک میں اس وجہ سے کہ یہاں کی آب و ہوا انہیں عین مطابق آتی ہے خوب نشو و نما ہوتے ہیں۔ سیٹھ صاحبان اپنے تجربہ کی بنا پر فرماتے ہیں کہ دیگر ممالک کے تخم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چونکہ سیٹھ صاحبان ہر ایک قسم کے بیجوں کو اچھی طرح سے شناخت کر سکتے ہیں اور انکے حسن و قبح کو سمجھتے ہیں اسلئے ہمیشہ اپنے خریداروں کو عمدہ مال بہم پہنچاتے ہیں۔ سیٹھ صاحبان کے کارخانہ کا فہرست فرمایش کرنے سے مفت مل سکتی ہے: فرمایش ذیل کے پتہ پر انگریزی میں بھیجنی چاہئے

مسرز پیسٹن جی پوچاجی پوچا سیڈس مین اینڈ پلینٹ مرچنٹ ۸ نیپئر روڈ۔ کیمپ پونا۔

روئی کپڑا

مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب

اس کتاب میں اُن تمام اناجوں کا بیان و استعمال و طریق کاشت ہوگا جو انسان کی خوراک میں آتے ہیں یا آسکتے ہیں۔ نیز اُن تمام پودوں کا ذکر ہوگا کہ جن کے ریشہ سے طرح طرح کے کپڑے طیار ہو سکتے ہیں۔ بہت سے ایسے جنگلی پودے ہیں کہ جن سے بیش قیمت ریشہ نکلتا ہے مگر علم نہ ہونے کی وجہ سے لوگ انکی مطلق قدر و منزلت نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے اناج ہیں کہ اس ملک کے ایک حصہ میں پیدا ہوتے ہیں مگر دوسرے حصہ کے باشندے اُنکے ناموں سے بھی ناآشنا ہوتے ہیں۔ اس کتاب میں انکا مفصل حال مع تصویرات ہوگا۔ اور کاشت کے متعلق تمام ضروری ہدایتیں اچھی طرح درج کی جاوینگی۔ زیر طیاری ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں :-

جیون لال
مینجر امپیریل بک ڈپو۔ چاندنی چوک۔ دہلی

INDIAN GARDENING AND PLANTING CALCUTTA.

انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ کلکتہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ چمن بندی - زراعت اور نخلبندی وغیرہ کا ایک ہفتہ وار انگریزی رسالہ مطالعہ کریں تو انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ کلکتہ کو شوق سے خرید کیجئے - یہ آپکو علاوہ پُر منفعت معلومات کا ذخیرہ بہم پہنچانے کے مشیر - فلاسفر اور دوست تینوں کا کام دیگا - فی الحقیقت یہ ایک بیش بہا اور بینظیر رسالہ ہے اور تمام ہندوستان میں اپنے اغراض ومقاصد اور مضامین کے لحاظ سے فرد ہے - اسکے مالک اور اڈیٹر ایک شہرۂ آفاق اور فاضل شخص ہیں جنکا نام نامی مسٹر ایچ سنٹ جان جیکسن ہے - فرمنجر صاحب کی فن باغبانی کی مشہور کتاب کی اُنہوں نے حال میں نظرثانی کی ہے اور اُس میں بہت کچھ اضافہ فرمایا ہے +

انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ - کلکتہ

ہر جمعرات کو نمبر ۲۵ - ایلیٹ روڈ کلکتہ سے شائع ہوتا ہے - چندہ سالانہ بمد پیشگی ۱۶ روپیہ مقرر ہے - ششماہی ۹ - روپیہ - سہ ماہی پانچ روپیہ - میعاد ادائگی چندہ پیشگی صرف دو ماہ ہے - ششماہی ایک ماہ - اور سہ ماہی کے لئے صرف دو ہفتہ - بعد ازاں بحساب مابعد چندہ محسوب ہوتا ہے - ایک عرصہ سے اِس میں دس بارہ صفحے چاء اور قہوہ کی کاشت اور تجارت اور مضامین زراعتی سے بھی لبریز ہوتے ہیں باین ہمہ قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا + خریداری کی درخواستیں انگریزی میں مینجر صاحب انڈین گارڈننگ اینڈ پلینٹنگ - کلکتہ کی خدمت میں ارسال کرنی چاہئیں +

[مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب]

اِس کتاب میں تمام دُنیا کے پھلوں کے بیان - استعمال - طریق کاشت اور طریق تحفظ اور تمام امور متعلقہ نہایت واضح طور پر درج کیئے گئے ہیں - عنقریب شائع ہوجائیگی ٭

فرمائشیں لالہ جیون لال صاحب مینجر امپیریل بک ڈپو چاندنی چوک دہلی کے پاس آنی چاہئیں ٭

پشپ

[بزبانِ ہندی بھاشا و بحروف دیو ناگری]

کتاب "پھول" کو بہت جلد ہندی بھاشا میں شائع کرانے کا منشاء ہے شائقین خریداری کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیج سکتے ہیں - کتاب کے طیار ہونے پر فی الفور تعمیل کی جاویگی ٭

جیون لال مینجر

امپیریل بک ڈپو

چاندنی چوک دہلی

گھاس چارہ

[مُصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب]

[بارِ دوم بعد کامل نظرِ ثانی و اضافہ]

یہ لاثانی کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک بہی خواہ ملک اسے پڑھے اور پاس رکھے۔ بالخصوص زراعت پیشہ اشخاص اور مالکانِ اراضیات و مویشیان کو اسپر خاص توجہ مبذول کرنی چاہیئے اگر یہ منظور ہے کہ اس ملک کے ہر قسم کے بے زبان مویشیوں کی حالت سُدھرے جسپر زراعت بارکشی اور ترقیِ دولت کا بہت بڑا انحصار ہے تو بہتر ہے کہ اس کتاب کو غور سے ملاحظہ فرمایا جاوے۔ دُودھ اور دُودھ سے جسقدر اشیاء طیّار ہوتی ہیں اُنکی عمدگی کا دارومدار مویشیوں کی صحت و اور غذا پر موقوف ہے۔ پس گھاس اور چارہ کی قلّت کے سبب جو تکالیف اور دقّتیں پیش آتی ہیں اُنہیں دُور کرنے کی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ فی الحقیقت اُردو اور انگریزی میں یہ اپنے قسم کی پہلی کتاب ہے اور اسکی خوبیاں صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اس کتاب پر عمل کرنے سے ہم علاوہ مویشیوں کی حالت سدھارنے کے دولتِ کثیر پیدا کر سکتے ہیں۔ لاعلمی اور ناواقفیت کے باعث چاروں میں جو نقص عائد ہوچکے ہیں وہ قطعی رفع کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کے مضامین مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

باب اول۔ تمہید۔ اقسام چارہ۔ زمین۔ آبپاشی۔ قلبہ رانی۔ سطح زمین کو ہموار کرنا۔ تخم ریزی۔ تخم اور اس کی حفاظت۔ کھاد۔ باڑ لگانا۔ نکائی یا نلائی۔ کٹائی۔ گھاس خشک کرنا گھاس کے کُپ لگانا۔ کُپ کی شکلیں۔ ہری گھاس اور چاروں کے کھتّے لگانا۔ چرائی اوزار وغیرہ وغیرہ **باب دوم** میں بارہ ماسی گھاسوں کا ذکر ہے **باب سوم** میں برساتی اور موسمی گھاسوں کا بیان ہے۔ **باب چہارم** میں مختلف اقسام کی پُر غذائیت گھاسوں مُقوّی اور مُفید چاروں کا حال اور طریق کاشت درج کیا گیا ہے۔ **قیمت** علاوہ محصولڈاک نہایت خفیف یعنی ۸ مقرر کیگئی ہے خریداری کی درخواستیں **جیون لال مینیجر امپیریل بُک ڈپو** چاندنی چوک دہلی کے پتہ پر آنی چاہئیں

عکسی قرآن مجید مطبوعۂ ولایت

نہایت صحیح چھاپہ سیسہ مطبوعۂ لنڈن

اصلی عکسی قرآن شریف سیسے کا چھاپہ مطبوعۂ لنڈن جو پہلے ایک لاکھ سے زیادہ فروخت ہو چکا ہے۔ اسیطرح پھر اصل سے چھاپا گیا ہے۔ اسکا چھاپہ نہایت عمدہ اور صاف ہے کاغذ اول درجہ کا لگایا گیا ہے۔ جلد ایسی عمدہ اور پاکیزہ ہے کہ ہندوستان میں اور کہیں بھی ایسی جلد طیار نہیں ہو سکتی۔ لکھائی اور صحت میں کوئی کلام نہیں۔ بعض لوگ نقلی قرآن شریف عکسی بیان کر کے ہندوستان میں فروخت کرتے ہیں۔ لیکن عموماً سب لوگ اصلی کے خواہاں ہیں۔ اس لیئے یہ اصلی عکسی قرآن شریف پھر تیار ہوا ہے تاکہ کوئی شخص اس سے محروم نہ رہے۔ **قیمت** فی جلد مجلد۔ عـہ بلا جلد۔ عـہ محصولڈاک ۱ر اکٹھی سو جلد کے خریدار کو نقد روپیہ پر بیس فیصدی کمیشن دیا جاویگا ۔

درخواست خریداری لالہ جیون لال صاحب منیجر امپیریل بک ڈپو۔ چاندنی چوک۔ دہلی سے کرنی چاہیئے۔

مُشکی

یہ بےنظیر ناول نہایت دلچسپ اور سلیس اُردو زبان میں قلمبند کیا گیا ہے۔ اس ناول میں ایک گھوڑے کی سرگذشت اُسی کے الفاظ میں لکھی ہے جسمیں چابک سواروں اور گھوڑے کے رکھنے والوں کے واسطے گھوڑوں کی پرورش۔ اُنکے سدھانے اور اُنسے کام لینے کے طریق نہایت خوبی کے ساتھ بطور قصہ بیان کئے گئے ہیں۔ یہ اُردو زبان میں اپنے ڈھنگ کی نرالی کتاب ہے جو بہت سے گھوڑے رکھنے والوں کو سکھاتی ہے کہ وہ کسطرح اپنے گھوڑوں سے روزمرہ پیش آویں۔ حجم اس کتاب کا ڈھائی سو صفحہ کا ہے مگر اس خیال سے کہ خاص و عام فائدہ اُٹھاویں قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر فی جلد مقرر کیگئی ہے

المشتہر۔ جیون لال مینیجر امپیریل بک ڈپو چاندنی چوک بازار دہلی ۔

زچّہ اور بچّہ

مصنفہ ڈاکٹر رام نرائن صاحب اسسٹنٹ سرجن

ریویوز

زچہ بچّہ کی خیر مانگتے ہیں — تم تو اپنے ہو غیر مانگتے ہیں
ہیں بہو بیٹیاں سبھی کو عزیز — پیار میں بھی تمیز ہے اک چیز
ہووے بچّے کسے نہیں پیارے — آنکھ ہیں یہ وہ آنکھ کے تارے
واسطے انکے صحت و آرام — مول لیتے ہیں لوگ لیکر دام

پھر کیا وجہ ہے کہ مسماتیں جاتی ہیں اور معصوم بچّے آئے دن مرے چلے جاتے ہیں یا طرح طرح کی آفتیں اُٹھاتے ہیں۔ یہی جواب ملتا ہے کہ دائیوں کی نالائقی اور ڈاکٹروں کی ناتجربہ کاری باعث ستمگاری بنی ہوئی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اب نہ کہنا اور زنہار اتنے جاہل نہ رہنا کہ وقت پر دائی گھر میں نہ آئے تو بچّے کی جان تلف ہو جائے۔ گھر کے آدمی بیٹھے دیکھا کریں ڈاکٹر رام نرائن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن نے زچّہ اور بچّہ کے بارہ میں ایک کتاب سلیس اُردو زبان میں ایسی تصنیف فرمائی ہے کہ اسکو پڑھکر ہر ایک شخص مختلف اقسام کی زچہ طرح طرح کے امراض اور اُن کی تشخیص قرار واقعی سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ بقول شخصے کہ دائی سے پیٹ چھپا نہیں رہتا ہر ایک روگ سے تمام اصحاب آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اِس نسخے میں حاملہ اور زچہ کی حفظ صحت۔ پرسوت کے عارضے۔ اُنکی تشخیص۔ اُنکے علاج مشروحاً بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کی ضخامت ۲۱۱ صفحے ہوتے ہیں۔ نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپی ہے قیمت کچھ بھی نہیں یعنی ایسی نادر شے پر ڈیڑھ روپیہ تصدق کرنے کے لائق بھی نہیں۔ میں زیادہ کیا کہوں یہی مثل ہے کہ مُشک آنست کہ خود ببوید۔ ہاں شائقین کے ملاحظہ کے واسطے مشہور اخبارات اور چند باخبر صاحبوں کی رائیں بھیج سکتے ہیں ✣

بہترین

گلزار شکسپیر

دلکش

قیمت صرف ۸ر

معزز ناظرین! محض اس خیال سے کہ آپ قدر شناس اور علم دوست ہیں اور آپ کو دلفریب اور دلکش اور دلچسپ اخلاقی ناولوں اور پاکیزہ مضامین کے پڑھنے کا شوق ہے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ کتاب جسکے دیکھنے کو مدت سے آنکھیں ترستی تھیں نہایت آب وتاب کے ساتھ قیمتی کاغذ پر خوشخط چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ کتاب کیا ہے اُردو لٹریچر کا پاکیزہ نمونہ ہے کارآمد نصیحتوں کا خزانہ ہے۔ سُبحان اللہ شکسپیر کے تین ناولوں کا نہایت پیاری زبان میں ترجمہ ہے۔ آپ اس کتاب کو شروع کر کے ختم کئے بغیر ہرگز ہاتھ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ باوجود ان خوبیوں کے ہم نے کُل ناولوں اور مضامین کے مجموعہ کی قیمت ۸ر بہت کم رکھی ہے تاکہ ہر ایک شخص فائدہ اُٹھا سکے۔ زیادہ تعریف فضول۔ ہم ہرگز اپنی زبان سے تعریف کرنا نہیں چاہتے۔ اس کتاب کی دُنیا تعریف کر رہی ہے۔ سررشتہ تعلیم کے صاحب ڈائرکٹر بہادر اور افسران نے نہایت پسند کیا ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی نے ڈھائی سو جلد خرید کی ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی قدر دانی فرمائینگے۔ اور بہت جلد ہم سے کتاب طلب کرینگے۔ اور اپنے دوستوں کو بھی ترغیب دینگے۔

امپیریل بُک ڈپو دہلی میں لالہ جیون لال جینا مینیجر سے درخواست کیجئے

تحفہ رفیق تنہائی معروف بہ گیان سیپی

ریویو (از کایستھ کانفرنس گزٹ ۳۰ اگست ۱۸۹۹ء)

اسی دفتر میں جھگڑے چکتے ہیں ساری خدائی کے
یہیں احکام سب ہوتے ہیں صادر کبریائی کے

آج ہم اس کتاب کا ریویو لکھنے بیٹھے ہیں جسکی اشاعت کی اشد ضرورت تھی - عجب نادر و لاجواب کتاب ہے ویدانت کا بہتا ہوا دریا کوزہ میں بند ہوگیا - جو کام نہ کسی سے ہوا اور نہ ہونے کی امید تھی وہ کام ہمارے لائق و فائق جناب منشی دیبی پرشاد صاحب بی - اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسط ساکن شہر بریلی نے کیا - کسی کو جام جہاں نما پر ناز ہے کسی کو آئینہ پر ناز ہے مانی اور بہزاد کو صورتگری پر فخر ہے - مگر ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو اس کتاب موسوم بہ گیان سیپی پر ناز ہے اور وہ سزاوار ہی - قلم کی مجال نہیں کہ اسکی خوبیوں کو بیان کر سکے کیسے سہل اور آسان وسایل گیان یعنے علم الہیت کے مشکل مسایل کو لکھا ہے کہ پڑھنے والا بلا مدد استاد یا گرو کے نفس مطلب کو بخوبی سمجھ جاوے اور خود اس فن کا استاد بنجاوے اگر باور نہ مانیے ایک جلد منگا لیجئے اور ملاحظہ فرمائیے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ -

کتاب قابل دید ہے انسان پر فرض ہے کہ جس مذہب میں اس نے جنم لیا ہو اپنے مذہب کی کتب کی ضرور سیر کرے مذہبی کے عقاید اور خدا شناسی کے اصولوں سے ضرور واقفیت حاصل کرے دنیا میں آکر عقبے کے مال کار پر ضرور نگاہ رکھے - انجام بینی شرط ہے -

ابھی کھلجاے دم میں ہستی موہوم کا عقدہ
حباب آسا دز اگر غافلوں کی چشم وا ہووے

مثال موج دریا مجھ میں اس میں آشنائی ہے
نہ میں اس سے جدا ہوں اور نہ وہ مجھ سے جدا ہووے

قطرہ جسکو تمنا ہو حیات جاودانی کی
فنا ہونے سے پہلے چاہیے اس کو فنا ہووے

ناظرین کہتے ہونگے کہ آخر اس کتاب میں کیا ہے - لیجیے ہم بہت اختصار کے ساتھ لکھے دیتے ہیں - مصنف صاحب نے مکالمہ کے طرز پر اسکو لکھا ہے - اس کتاب میں ۱۵۰ سوالات جگیاسو نے گیان دیو سے کئے ہیں اور گیانی مہاراج نے نہایت ہی عاقلانہ جواب سوال کے دیے ہیں - ان میں سے چند سوالات ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) جہان کسنے بنایا (۲) انسان اشرف المخلوقات ہے یا نہیں (۳) گناہ کیا چیز ہے (۴) خدا کیا ہے اور کہاں ہے (۵) خدا کیونکر نظر آسکتا ہے (۶) بہشت کیا چیز ہے اور کہاں ہے (۷) تناسخ یعنی آواگون کا مسئلہ سچا ہے یا جھوٹا (۸) مکتی یا نجات کسکو کہتے ہیں اور وہ کیونکر حاصل ہوتی ہے (۹) دان پن کیا چیز ہے (۱۰) ویراگ یعنی عشق الہی کس طرح کا ہوتا ہے (۱۱) ستیوگ کسکو کہتے ہیں - اور اسی طرح کے اور سوالات ہیں سب کا بالتصریح لکھنا محض طول دینا تصور کیا جاتا ہے -

الغرض کتاب بلحاظ چھپائی و کاغذ و مضامین کے بہ صفت موصوف ہے بایں ہمہ قیمت صرف ۱۲